منزل

ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر

[illegible]

# تفسیر مولانا شاہ عبد القادر

المعروف

# موضح القرآن

باہتمام تمام سعی الاکرام منشی محمود مرزا خان ترکمانی قادری

در مطبع جامع الاسلام دہلی طبع شد




الٰہی شکر تیرے انعاموں کا اور احسانوں کا کس زبان سے کرین جو زبان ہی کو تو نے بولنے والی بنایا اپنا نام لینے کو اور دل کو روشنی دی اپنا کلام پڑھنے کو اور اُمّت مین پیدا کیا ہمکو اپنے رسول مقبول کی جو سب نبیون سے بزرگ اور بہتر ہے اور بہت مہربانی کرنیوالا ہے اپنی اُمّت پر اور بخشانیوالا اور چھڑانیوالا ہے عذاب سے اپنی اُمّت کو قیامت کے دن اور ہر اُمّت امیدوار ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل دونون جہان کی نعمت پاوے الٰہی اپنے نبی اُمّت کے پالنے والے پر فضل وکرم سے درجے بہت بلند ہے ایسے جیسی اپنے بندے کو مدعی ہون اور اپنی مہربانی اُس پر ہمیشہ ریان کر دونون جہان مین اور اُس کی آل پاک پر اور اُس کے یارون خاصون پر اور اُس کی اُمّت کے عالمون پر جو آگے چلنے والے ہین دین کی راہ مین اور اپنے دوستون پر اور غریبون عاجزون فقیرون سب پر مہر کر اے پروردگار تمام خلقت کے - آمین یا الٰہ العالمین

اب سنو اس کام کی بات کو جو سب مسلمانون کو ضرور چاہیے کہ اپنے رب کو پہچانین اور اُس کی صفتین جانین اور اُس کے حکم معلوم کرین اور تحقیق کرین جو خدا تعالی کونسی باتون سے خوش ہوتا ہے اور کونسے کامون سے غصہ ہوتا ہے جو ان باتون کا جاننا ضرور ہے اور اُس کی خوشی کے کام کرنے بندگی ہے اور جو بندگی نکرے سو بندہ نہین ہے اور بندگی اُسے کہتے ہین کہ جو صاحب کہے اُس کام کو بے تکرار کرے اور اُس کام کی بھلائی برائی مین عقل نہ دوڑاوے کس واسطے کہ کہا ماننا ہی بھلائی ہے اور حجت لانا حاکم مین گستاخی ہے آدمی نرا انجان پیدا ہوتا ہے پھر سب چیز سکھانے سے سیکھتا ہے اور بتانے سے جانتا ہے اسی طرح خدا تعالی کا پہچاننا بھی بتانے سے اور سکھانے سے آتا ہے لیکن بتانیوالے بہتیرا بتاوین جیسا خدا تعالی نے قرآن شریف مین آپ بتایا ہو ویسا کوئی نہین بتا سکتا اور جیسا اثر اور راہ پانا خدا تعالی کے کلام مین ہے کسو مین نہین ہر کلام پاک

لہ تعالیٰ کا عربی زبان میں ہے ہندوستانیون کو اس کا سمجھنا بہت مشکل ہے اس واسطے اس
بندہ عاجز عبدالقادر کے خیال میں آیا کہ جس طرح ہمارے بابا صاحب بہت بڑے
حضرت شیخ ولی اللہ عبدالرحیم کے بیٹے سب حدیثیں جاننے والے ہندوستان کے
رہنے والے نے فارسی زبان میں قرآن کے معنی آسان کرکے لکھے ہیں اسی طرح عاجز نے
ہندی زبان میں قرآن شریف کے معنی لکھے الحمد للہ کہ یہ آرزو سنہ ۱۲۰۵ میں بارہ سو پانچ میں
حاصل ہوئی اب کئی باتیں معلوم کیا چاہیے پہلی یہ کہ اس جگہ معنی ہر لفظ کے جدا جدا ضرور نہیں
اس واسطے کہ محاورہ ہندی زبان کا اور عربی زبان کا ہرگز موافق نہیں اگر جس طرح قرآن میں لغت
میں ہے اسی طرح جدا جدا لفظوں کے معنی لکھیے تو ہرگز کسی کی سمجھ میں نہ آویں اس واسطے آیت
لکھ کر معنی لکھے ہیں اور دوسری یہ کہ یہ جو ہندی کے معنی آسان ہیں ہر ایک سے پڑھے جاتے
ہیں پر اسے بھی استادی سند چاہیے جو معنی قرآن کے بغیر سند کے اعتبار نہیں رکھتے
اور تیسرے ربط اگلی اور پچھلی آیتوں کے معنوں کو اور بات کا کاٹ جانا بغیر استاد کے معلوم
نہیں ہوتا جو قرآن شریف عرب کی زبان میں ہے وہاں کے لوگوں کو اپنی اپنی زبان کا محاورہ
معلوم ہے استاد کے محتاج نہیں اور بہت بڑے معانی اور خوبیاں قرآن شریف کی
جو بڑے عالم اور اللہ صاحب کے لوگ سمجھتے ہیں اس میں نہیں لکھیں یہ ہندی زبان میں کم
سمجھنے والوں کے واسطے آسان کرکے بیان کیے ہیں پر تب بھی بغیر استاد نہ سمجھا جاوے گا
اور کتنی چیزیں ہندی زبان میں لکھتے ہیں جو فارسی میں نہیں ہیں اس سبب فارسی خوان
اول اٹکتا ہے جب ایک جزو سمجھ کر پڑھے تو واقف ہو جاوے اور اس کتاب کا نام
موضح قرآن ہے یہی اس کی صفت ہے اور یہی اس کی تاریخ ہے آگے تو صاحب اور
مالک ہے میرا اور سب کا تیرا ہی فضل ہے مجھ پر اور سب پر اور تو ہی قبول کر اپنے کرم سے
اے بخشنے والے مہربان اے بڑے بادشاہوں کے بادشاہ یا ذوالجلال والاکرام

مطبع خادم الاسلام دہلی طبع شد

# تفسیر موضح القرآن منزل اول

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

پناہ پکڑتا ہوں اور حمایت ڈھونڈھتا ہوں خدا تعالیٰ کی بہکانے اور پھسلانے شیطان کیسے جو شیطان
کہ رحمت سے خدا تعالیٰ کے نکالا ہوا ہے اور دور کیا ہوا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک سے

## سورۃ الفاتحۃ مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وهي سبع آيات

شروع اس کتاب کا اللہ صاحب کے نام سے ہے جو اللہ صاحب بہت مہربان مہربانی کرنیوالا ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ سب تعریفیں اور بڑائیاں خاصی خاصی اور ستھری ستھری
اول سے آخر تلک جو ہوئی ہیں اور ہونگی تمام خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہیں جو پیدا کرنے والا اور پالنے والا
سب طرح کی ساری خلقت کا ہے جو الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بہت مہربان نہایت مہربانی کرنیوالا
ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ بادشاہ ہے مختار انصاف کے دن کا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ۝ تیری ہی بندگی کرتے ہیں ہم دل اور جان سے سب کو چھوڑ کر اور تجھی سے مدد چاہتے
ہیں ہم سب سے منہ موڑ کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ چلا ہمکو اور بتا اور سجھا ہمکو سیدھی راہ
ہر بات اور ہر کام میں جس راہ سے تو خوش ہو صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ راہ ان
لوگوں کی سجھا ہمکو جنپر فضل اور رحم کیا ہے تو نے ان پر غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

۷ اُن لوگون کی راہ بتا جن پر غصہ ہوا تو اور نہ بہکے ہوئے گمراہون کی راہ دکھا جنکو آمین یعنی
الٰہی ایسا ہی ہو جو اچھے لوگون کی راہ چلنے کی توفیق ملے ہمکو اور بُرے لوگون کی راہ نہ چلاوین ہم
**فائدہ** جن پر تو نے فضل کیا اُن سے چار فرقے مراد ہین نبیین وصدیقین وشہدا وصالحین
اور جن پر غصہ ہوا اُن سے یہود اور گمراہون سے نصاری مراد ہین۔ یہ سورہ خدا تعالی سے اپنے
بندون کی زبان سے بہیجا اور سکہایا اپنے بندون کو جو اس طرح کہا کرین ۔

آیاتها ۲۸۶ رکوعها ۴۰
کلماتها ۶۱۲۱ حروفها ۲۵۰۰۰
جزو ۱

## سورة البقرة مدنية | بسم الله الرحمن الرحيم | ما ثبت وسبعون آيۃ

الٓمٓ ۚ یہ حرف جدا جدا بہید ہے قرآن شریف کا اللہ صاحب اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
درمیان ہر کوئی اس بہید سے واقف نہین ہے پر بعضے عالمون نے کہا ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے یعنی
مین خدا تعالی خوب جانتا ہون کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ یہ کتاب یعنی قرآن جس کا
توریت اور انجیل مین بہیجنے کا وعدہ کیا تھا یہ وہی ہے کچھ شک اور شبہ اس مین نہین اور یہ کتاب
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ۙ —— راہ بتاوی اور سمجھاوی ہے پرہیزگارون کو جو بُرے کام کرنے سے
ڈرتے ہین سو پرہیزگار وہ لوگ ہین جو ایمان لاتے ہین یعنی یقین لاتے ہین بغیر دیکھے ان باتون پر
کہ خدا تعالی کا کوئی شریک نہین کسی کام مین اور قیامت کا دن مقرر آویگا اور پیغمبر بیشک اُسی کے
بہیجے ہوئے ہین اور قائم رکھتے ہین نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر ادا کرتے ہین اور جو ہمنے روزی دی ہے
اُن کو اس مین سے کچھ بانٹ دیتے ہین محتاجون کو وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اس پر
جو تیری طرف بہیجا ہے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن پر یقین لائے ہین اور اس پر
جو تجھ سے پہلے بہیجا ہے یعنی توریت اور انجیل پر بہی یقین لائے ہین اور قیامت کے دن کو بہی
سچ جانتے ہین یہی لوگ یقین لانے والے ہین اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ لوگ جنکا بیان کیا وہی سیدھی راہ پر ہین اپنے پروردگار کے فضل سے اور اُسکی
توفیق سے اور وہی لوگ چہٹکارا پانے والے ہین عذاب سے اور مطلب کو پہنچنے والے ہین یہ آیت
مومنون کے حق مین تہی اب آگے کی آیت کافرون کے حق مین فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہو

ص شیطان آسیب جادوگر کو گہر سے دور کرتی ہے جس گہر مین ان چیزون کا خلل ہو وہان گہر والون مینسے کوئی شخص ایکبار اسکو روزانہ پڑہ لیا کرے پہر اس گہر

یعنی جنھون نے خدا اور رسول کو نہ مانا اور قیامت کے دن کو سچ نجانا ان کو برابر ہے جو تو ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراوے ان کو یا نہ ڈراوے ان کو وہ یقین نہین لانے کے کسواسطے کہ
خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
مہر کر دی ہے خدا تعالیٰ نے ان کے دلون پر جو حق بات نہین سمجھتے اور ان کے کانون پر مہر ہے جو سچی بات
نہین سنتے اور ان کی آنکھون پر پردہ ہے جو راہ حق نہین دیکھتے اور واسطے ان لوگون کے بڑا
عذاب ہے اب کافرون کے ذکر کے پیچھے منافقون کے حق مین تیرہ ۱۳ آیتین اتری ہین وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ اور بعضے لوگ ایسے
وہ ہین جو کہتے ہین زبان سے کہ ہم ایمان لائے ہین خدا تعالیٰ پر یعنی خدا تعالیٰ کو ایک اور بغیر شریک
جانتے ہین اور قیامت کے دن کو سچ جانتے ہین اور وہ دراصل دل سے ایمان نہین لائے بلکہ وہ
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝
دغابازی اور فریب کرتے ہین خدا تعالیٰ سے اور ان لوگون سے فریب کرتے ہین
جو ایمان لائے ہین اور دراصل وہ کسو کو دغا نہین دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہین سمجھتے کہ ہم آپ
دغا اپنے تئین دیتے ہین فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ
بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ ان کے دلون مین بیماری ہے پھر زیادہ کی خدا تعالیٰ نے بیماری ان کے
دلون مین یعنی جون جون قرآن شریف اترتا ہے تون تون حسد ان کے دل مین زیادہ ہوتا ہے اور
ان کے واسطے عذاب دکھ دینے والا تیار ہے یہ عذاب اس سبب ہوگا جو مسلمانون کو جھوٹا
کہتے ہین آپس مین اور مسلمانون کے روبرو کہتے تھے کہ ہم تم جیسے مسلمان ہین وَاِذَا قِيْلَ لَھُمْ
لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اور جب کہتے تھے مسلمان منافقون کو کہ
خرابی اور ہنگامہ مت اٹھاؤ ملک مین گناہون سے اور مکرون سے تو کہتے کہ ہم تو اچھے کام کرتے
ہین کہ تمھارے ساتھ نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَآ اِنَّھُمْ
ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ جانو ای مسلمانو کہ مقرر منافق ہے خرابی کرنے والے ہین
اور نہین سمجھتے اپنے تئین خرابی کرنے والے وَاِذَا قِيْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا
اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ جب کہتے ہین منافقون کو
کہ ایمان لاؤ صدق دل سے جیسے کہ ایمان لائے ہین اور مسلمان تو کہتے ہین آپس مین کیا ہم ایمان لاوین
اس طرح جیسے کہ ایمان لائے ہین احمق بیوقوف اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جانو ای مسلمانو کہ وہی

بیوقوف احمق ہین اور نہین جانتے اپنے تئین احمق اور منافق وہ لوگ ہین وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝
اور جب ملین وہ مسلمانون سے توکہین کہ ہم ایمان لائے ہین جیسے کہ تم لائے ہو اور جب اکیلے
جاوین اپنے شیطانون شریرون کے پاس یعنی جب اپنے یارون سے ملین توکہین ہم تمہارے ساتھ
ہین وہ دین مین ہم تو مقرر ہنسی اور مزاح کرتے ہین اُن سے جو کہتے ہین کہ ایمان لائے ہین سو خدا تعالی
فرماتا ہے کہ وہ غلط سمجھے ہین بلکہ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ۝ خدا تعالی ہنسی کا بدلا اور سزا دینے والا ہے اُن کو اور ڈھیل چھوڑتا ہے اُن کو
تکبری اور گمراہی مین حیران بہکے ہوئے یعنی جب تک اُن کے عذاب کا وقت آوے تب تک ڈھیل ہے
جو اپنے غرور مین خراب رہین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ
تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ وہ لوگ جنکا بیان کیا وہی ہین جنہون نے گمراہی مول لی راہ کے
بدلے یعنی ایمان دے کر کفر لیا سو فائدہ نکیا اُن کی سوداگری نے اُن کو اور نہ وہ لوگ راہ
پانے والے ہین عذاب سے چھوٹنے کے مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ
اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝
مثل منافقون کی اُس شخص کی سی ہے جو بدلی کی اندھیری رات کو جنگل مین آگ سلگا دے
رستہ دیکھنے کو پھر جب کہ وہ آگ اجیالا کرے آس پاس آس کا تو لیجاوے خدا تعالی اُن کی
روشنی کو اور چھوڑ دے اُن کو اندھیرے مین بدلی کی رات مین جو نہ دیکھین آس پاس اپنا یعنی
کچھ نظر نہ آوے اُن کو وہ منافق صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ بہرے ہین
جو سچ بات نہین سنتے گونگے ہین جو سچ بات نہین کہتے اندھے ہین جو سچ نہین سوجھتا انہین
پھر یہ اُن باتون سے نہین پھرنے کے یعنی اپنی خو نفاق کی نہین چھوڑنے کے منافقون کی مثل
ہے جو اندھیری رات مین گمراہی کی مسلمانون کے ڈر سے جو قتل نکر ڈالین کلمہ شہادت کی آگ سے
روشنی کی جو قتل سے بچے پر مرنے بعد اُن کے کلمہ کے روشنی جاتی رہتی ہے اندھیری مین خراب
رہین گے اور پچھتاوین گے اور عذاب مین پڑین کے آپ دوسری مثل منافقون کی فرماتا ہے
اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ
اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ یا مثل ان کی ایسی ہے کہ جیسی
زور کا مینھ پڑتا ہو آسمان سے اُس مین اندھیری ہو اور گرجتا ہو اور بجلی ہو سننے والے انگلیان

اپنے کانون میں ڈالتے ہیں بجلی کی کڑک کے وقت موت کے ڈر سے اور خدا تعالیٰ گھیرنے والا ہے
کافرون کو یعنی اُن کے کام سب جانتا ہے اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے سب کا بدلہ دیوے گا
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ
قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
نزدیک ہے کہ بجلی کی چمک لیجاوے اُن کی آنکھوں کی روشنی جس وقت کہ چمکتی ہے بجلی اُن کے واسطے تو
چلتے ہیں کئی قدم اس کی روشنی میں اور جب اندھیرا ہوتا ہے اُن پر بجلی کے جاتے رہنے سے تو
کھڑے ہو رہتے ہیں حیران اور اگر چاہے خدا تعالیٰ البتہ لیجاوے اُن کے کان گرج کی
آواز سے اور آنکھیں اُن کی لیجاوے بجلی کی چمک سے تو بہرے اور اندھے ہو جاتے
بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اِن آیتوں میں منافقوں کی مثل اُن لوگوں
کی سی مثال بیان کی ہے جو اندھیری رات کو جنگل میں مینہ اور بجلی اور گرج گھیرلین
اور وہ لوگ گرج کی آواز سے انگلیاں کانوں میں دیوین اور اندھیری میں راہ نظر نہ آوے جب
بجلی چمکی تو کئی قدم راہ چلیں پھر جب جاتی رہی بجلی تو حیران ہو کر کھڑے رہیں یہ مثال مینہ سے
دین اسلام کو دی ہے جیسے کہ مینہ سے کھیت ہرے اور تازے ہوتے ہیں ایسے دین
اسلام سے جان تازی اور خوش ہوتی ہے اور ہمیشہ کی زندگی پاتی ہے جان ایمان سے اور
اندھیری رات اور بدلی کی مثال محنت اور دکھ دین میں کے جیسے ای عزیزون کافرون سے
لڑنا خدا تعالیٰ کی راہ میں اور گرج کی مثال مارا جانا لڑائی میں اور زخم کرنا اور بجلی سے
مثال جو لوٹ کا مال ہاتھ آتا اور فتح ہوتی مسلمانوں کی منافق جو ظاہر میں مسلمان ہوئے تھے
تو جب حکم ہوتا کہ کافرون کو قتل اور جلا وطن کرو تو ڈر کر کانوں میں انگلیاں دیتے جو قرآن
شریف کو نہ سنیں اور جب فتح ہوتی اور لوٹ کا مال ہاتھ آتا تو دین کی تعریف کرتے کہ
اسلام خوب ہے اور جب کافروں سے لڑنے جاتے تو ٹھہر رہتے اور سمجھتے جو لڑنے جاوین
تب دین کو عیب اور طعن کرتے خلاصہ یعنی منافق کبھی دین سے خوش اور کبھی ناخوش
ہوتے تھے **فائدہ** سورہ کے اول سے یہاں تک تین طرح کے لوگوں کا احوال فرمایا
اول مومنون کا پھر کافرون کا جنکے دلوں پر مُہر ہے کہ ہرگز ایمان نلاوین گے پھر منافقوں کا
احوال جو ظاہر میں مسلمان ہیں اور دل اُن کا ایک طرف نہیں يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ
الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اے لوگو بندگی کرو اپنے

پروردگار کی جس نے پیدا کیا تمکو اور جو تم سے پہلے تھے اُن کو بھی اُسی نے پیدا کیا اُسی کا حکم
بجالاؤ تو شاید کہ پرہیزگاری کرو تم الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً
وَّأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَّ
أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اُس خدا تعالیٰ کی بندگی کرو جس نے اپنی حکمت سے بنایا تمھارے واسطے چھت
اونچی اور اُتارا تمہارے واسطے آسمان سے پانی مینہ کا جتنے سب نہایت فائدے ہیں پھر باہر
نکالے اُس پانی سے سب طرح کا میوہ تمھارے کھانے کو پھر مت بناؤ اور مت کرو خدا تعالیٰ
کے واسطے شریک اور برابر کے اور تم جانتے ہو کہ اُس جیسا کوئی نہیں ہے وَإِنْ كُنْتُمْ
فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ ص وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ
اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ٥ اور اگر تم شک میں ہو اُس چیز میں جو نیچے بھیجا ہم نے اپنے بندے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یعنی اگر تمھیں یقین نہیں کہ قرآن شریف کلام خدا تعالیٰ کا ہے
اور کہتے ہو کہ آدمی کا بنایا ہوا ہے تو تم بھی بنا لاؤ ایک سورہ ایسا جیسا کہ قرآن ہے اور بلاؤ
اپنے لوگوں کو جو موجود ہیں قابل اور شاعر اِسوقت میں سوائے خدا تعالیٰ کے سب سے مدد
چاہو اس کی مانند بنانے میں اگر تم سچے ہو اپنی بات میں جو کہتے ہو کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ نے
نہیں بھیجا فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج
أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ٥ پھر اگر نہ بنا سکو قرآن کے مانند اور ہرگز نہ بنا سکو گے اُس جیسا تو پھر ڈرو اور
اپنے تئیں بچاؤ دوزخ کی اُس آگ سے جو سب آگوں سے تیز ہے اُس کا ایندھن کافر اور
پتھر ہیں اُس آگ سے بچو اور قرآن شریف پر ایمان لاؤ اور وہ آگ تیار کی ہوئی ہے
کافروں کے واسطے جو قرآن شریف اور رسول اللہ کو جھوٹا کہتے ہیں وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ط كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
رِّزْقًا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ط وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ٥ اور خوشخبری دی اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کئے ہیں انھوں نے کہ اُن کے واسطے
باغ ہیں آخرت میں سب طرح کے میووں سے بھرے ہوئے جو نیچے اُن کے نہریں جاری ہیں
جب کھانے کو دیویں اُن باغوں کے میووں سے تو کہیں کہ یہ وہ میوے ہیں جو کھلایا تھا ہمکو
اِس سے پہلے دنیا میں اور دیا جاوے گا میوہ اُس صورت کا جیسے دنیا میں کھاتے تھے

پہچنیگے ایک میوہ مین سب طرح کا ہوگا اور بہشتیون کے واسطے بہشت مین عورتین ہونگی
ستھری پاکیزہ اور وہ لوگ بہشت مین ہمیشہ رہینگے ان نعمتون کی خوشخبری دی
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا بیشک خدا تعالیٰ نہین
شرماتا اور کسی کا لحاظ نہین اسکو کہ بیان کرے مثل کوئی مچھر کی جو ذرا سا ہے یا اس سے
بڑی کی جو مکھی یا مکڑی ہو جسکی مثل چاہے کہنے مختار ہے کافر کہتے ہین جو قرآن
مین مکھی اور مکڑی کا ذکر اور مثل سنتے تو ہنسی کرتے آپس مین کہ ایسی باتین خدا کے کلام مین
نہین ہوتین اسواسطے یہ دو آیت اتریں فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّهِمْ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے ہین وہ جانتے ہین کہ وہ مثل سچ ان کے پروردگار
کی پاس سے اتری ہے وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا اور وہ لوگ
جو کافر ہین سو کہتے ہین کہ کیا مطلب چاہا خدا تعالیٰ نے اس مثل کہنے سے اور نہین جانتے کہ
يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ گمراہ کرتا ہے خدا تعالیٰ
اس مثل سے بہتیرے کافرون اور منافقون کو جو حیران شک مین ہین اور راہ پر لاتا ہے
اپنے فضل سے بہتون کو جو سچ جانتے ہین کہ یہ مثل خدا تعالیٰ نے بھیجی ہے اور گمراہ نہین
کرتا خدا تعالیٰ اس مثل سے مگر بدکارون کو جو حکم نہین مانتے انہین کو گمراہ کرتا ہے جو
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ لوگ بدکار کر توڑتے ہین قول خدا تعالیٰ کا
مضبوط کئے کے پیچھے اور یہ قول توریت مین بنی اسرائیل سے کیا تھا جو آخری زمانے کے
پیغمبر پر ایمان لانا سو وہ قول انہون نے توڑا اور کاٹتے ہین اس چیز کو جسے فرمایا خدا تعالیٰ نے
جوڑنے کو اور خرابی کرتے ہین شہر مین وہی لوگ ہین نقصان پائے ہوئے یعنی اپنا ہی
کچھ کھوتے ہین ان باتون سے خدا اور رسول کو کیا پرواہ ہے كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ کیونکر کافر ہو جاتے
تم خدا تعالیٰ سے اس پر کہ مردہ تھے تم پہلے پھر جلایا تمکو جو پیدا کیا دنیا مین پھر ماریگا خدا تعالیٰ تمکو جب
وقت مرنے کا آویگا پھر بعد مرنے کے قیامت کو پھر جلاویگا تمکو حساب لینے کے واسطے پھر تم خدا تعالیٰ کی طرف
جاؤگے سب اختیار اسی کا ہو ان کا بدلہ پانے کو هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى
اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وہ ہے

دقف

خدا تعالی جس نے اپنی قدرت سے پیدا کیا تمہارے واسطے وہ چیزیں جو زمین میں ہیں جیون
اور درخت اور دریا اور پہاڑ اور ان میں سے جو فائدے پیدا ہوتے ہیں پس سب تمہارے
واسطے ہیں پھر جب پیدا کر لے قصد کیا آسمان کی طرف پھر درست کئے سات آسمان اور خدا تعالی
سب چیز سے خبردار ہے اور جانتا ہے ہر ایک کو جو کیوں اور کس واسطے پیدا کیا ہے وَاِذْ قَالَ
بُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یعنی لوگوں کے آگے بیان کر کہ جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتوں کو کہ مقرر ہیں بنانے
والا ہوں اور پیدا کرنے والا ہوں زمین میں ایک نائب تب قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا
یَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط کہا فرشتوں نے کہ اے
پروردگار پیدا کرے گا تو زمین میں اس شخص کو جو خرابی کرے اور گناہ کرے گا زمین میں
اور لہو ڈالے گا یعنی اولاد اس کی ناحق خون کریں گے آپس میں ایک کو ایک مار ڈالیں گے
حق اور ہم ستھرائی اور پاکیزگی سے تیری تعریف کرتے ہیں اور یاد کرتے ہیں ہم تیری پاک
ات کو ہمیشہ تیرے حکم مانتے ہیں تب قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۵ کہا خدا تعالی نے
شتوں کو کہ میں خوب جانتا ہوں اس کے پیدا کرنے میں جو حکمتیں ہیں سو تم نہیں جانتے
ضرت آدم کے پیدا ہونے کا احوال کئی جگہ آوے گا پھر جب خدا تعالی نے حضرت آدم کو پیدا
یا تو پھر وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ
ؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۵ اور سکھایا اور بتا دیئے خدا تعالی نے آدم علیہ السلام کو نام سب کے
کچھ کہ پیدا کیا تھا پھر سامنے کیا ان سب کو فرشتے کے خدا تعالی نے پھر فرمایا فرشتوں کو کہ بتاؤ
ن کے نام اگر تم سچے ہو تب قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ
لْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۵ کہا فرشتوں نے کہ اے پروردگار پاک ہے تو سب نقصانوں سے
میں ہے سمجھ بوجھ ہم کو مگر اتنی ہے جتنی تو نے سکھائی ہم کو بیشک تو ہی ہے جاننے والا
مضبوط کام کرنے والا تب قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۵
ہا خدا تعالی نے کہ اے آدم خبر دے تو فرشتوں کو ان کے ناموں کی یعنی سب کے نام
بتا دے پھر جب حضرت آدم نے خبر دی تو فرشتوں کو ان کے نام بتا دیئے تو کہا
خدا تعالی نے فرشتوں کو کہ میں نہ کہتا تھا تم کو کہ میں مقرر خوب جانتا ہوں چھپے ہوئے

آسمانوں کی اور زمین کی سب اور جانتا ہوں میں وہ بھی جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اپنے
دل میں خیال سب مجھے معلوم ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ
اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۵ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
جب کہا ہمنے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو پھر سجدہ کیا فرشتوں نے پر ابلیس نے
نہ کیا اور حکم نہ مانا اور تکبری کی حضرت آدم علیہ السلام سے اور تھا کافروں کی قوم سے یعنی
جن کی اولاد سے تھا یہ قصہ سورہ اعراف میں مفصل آوے گا وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ
وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ وَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ص وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَکُوْنَا
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور کہا ہمنے کہ اے آدم رہا کر تو اور تیری جورو یعنی بی بی حوا بہشت میں اور کھاؤ تم
دونوں میوے بہشت کے جہاں سے چاہو اور جونسا میوہ چاہو یعنی ساری بہشت میں مختار رہو
پر اور پاس مت جاؤ اس ایک درخت کے وہ درخت گیہوں کا مشہور ہے یعنی یہ ایک میوہ
نہ کھاؤ اور سوائے اسکے جو چاہو سو کھاؤ اور اگر اس منع کیے ہوئے کو کھاؤ گے تو پھر ہوگے
بے انصاف **قصہ** کہتے ہیں کہ حضرت آدم اور حوا بہشت میں رہنے لگے اور شیطان کو
اس کی عزت کی جگہہ سے نکال دیا مور اور سانپ دونوں بہشت کے شیطان ان دونوں
مل کر بہشت میں گیا اور بی بی حوا کو ایسا پھسلایا اور بہکایا جو انھوں نے گیہوں آپ بھی کھایا
اور حضرت آدم کو کھلایا فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا کَانَا فِیْهِ ص پھر پھسلا دیا
اور ڈگمگا دیا ابلیس نے ان دونوں کو بہشت سے پھر نکالا ان دونوں کو وہاں سے جہاں نعمت
اور عیش میں تھے وہ دونوں وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۵ اور کہا ہمنے آدم اور حوا کو اور شیطان اور مور اور سانپ کو کہ
نیچے جاؤ یہاں سے یعنی بہشت سے نکلو ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے آپس میں تم اور
واسطے تمہارے زمین میں ہے جگہ ٹھیرنے کی اور فائدہ اور مدعا حاصل کرنا تمھیں زمین میں ہے
ایک وقت تلک جو وہ وقت موت کا ہے فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۵ پھر سیکھیں آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار
سے کئی باتیں یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کے جی میں ڈال دیا جو اس طرح توبہ کریں کہ
ربنا ظلمنا انفسنا تمام آیت پھر توبہ قبول کی خدا تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیشک خدا تعالیٰ
ہی ہے توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا مہربان قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا

جَمِیعًا فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ۝
کہا ہم نے نیچے جاؤ یہان سے تم سب زمین پر پھر جو کوئی تم پاس میری طرف سے آوے راہ پانا
یعنی پیغمبر راہ نجات کی بتلانے والا پھر جو کوئی تابعداری کرے گا میری راہ کی پھر اُن
تابعداری کرنے والون کو نہ کچھ ڈر ہے اُن کو اور نہ وہ غمگین ہون گے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا
وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۝ اور وہ کافر ہوئے اور جھٹلایا
ہماری قدرت کی نشانیون کو سو وہی لوگ ہین دوزخ مین جانیوالے جو وہ لوگ دوزخ مین ہمیشہ رہنیکے
یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ
بِعَهْدِکُمْ وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ۝ اے بنی اسرائیل یاد کرو میری اُن نعمتون کو جو انعام کین
اور بخشین مین نے تم پر یعنی تمہارے اگلے باپ دادا پر جنکی تم اولاد ہو اور قول پورا کرو تم
میرا جو مجھ سے کیا تھا تو پورا کرون مین قول تمہارا جو تم سے کیا ہے اور مجھ سے ڈرو ۝

**قصہ** حضرت یعقوب کا نام اسرائیل تھا اُن کے بارہ بیٹے تھے اُن کو بنی اسرائیل
کہتے ہین سو یہ بارہ فرقے تھے اور احسان اور انعام یہ کیا تھا کہ یہ ساری قوم بنی اسرائیل
کی فرعون کی اور اُس کی قوم کی خدمتگار اور محتاج تابعدار تھی خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی
قوم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا پھر اُن کے سبب فرعون کو مع لشکر کے دریا
مین ڈبویا اور بنی اسرائیل کو وہان کا مالک اور حاکم کیا پھر توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
بھیجی اُس مین یہ قرار کیا تھا کہ تم توریت کے حکم پر قائم رہو گے اور جس پیغمبر کو بھیجون مین اُس پر
ایمان لاکر اُس کے رفیق رہو گے تو ملک شام کا بھی تمہارے قبضہ مین رہے گا تب اِس
قول کو بنی اسرائیل نے قبول کیا تھا پر بعد اُس قرار پر نہ رہے پھر وہ گمراہ ہوئے یعنی
بدنیت ہوئے رشوت لیتے اور مسئلہ غلط بتاتے اور خوشامد کے واسطے حق بات چھپاتے
اور اپنی ریاست چاہتے پیغمبر کی اطاعت نکرتے اور کئی پیغمبرون کو مار ڈالا اور
توریت کی آیتون مین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت تھی اُن آیتون کو
اُلٹا کیا سو خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کو فرماتا ہے کہ اُن احسانون کو یاد کرو اور قول قرار پر قائم رہو
وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ وَلَا تَکُوْنُوْٓا اَوَّلَ کَافِرٍۢ بِهٖ وَلَا تَشْتَرُوْا
بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ۝ اور ایمان لاؤ اُس پر جو اُتارا ہے
مین نے یعنی قرآن کو سچ جانو جو یہ قرآن سچا رکھتا ہے اُس کو جو تمہارے ساتھ ہے یعنے

توریت کے موافق ہیں بہت حکم اس کے اور مت ہو تم پہلے نماننے والے قرآن کے اور
نہ بیچو میری آیتوں کو تھوڑے مول کے بدلے یعنی دنیا کی دولت اور عزت جو کچھ دن کی
ہے اس کے واسطے توریت کی آیتیں بگاڑ کر دین مت کھوؤ اور مجھی سے ڈرو وَلَا تَلْبِسُوا
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۵ ع ۔ اور مت ملاؤ سچی بات کو جو توریت
میں صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھی ہے ساتھ جھوٹھ کے جو تمنے آپ بنائی ہے
اور تم جانتے ہو کہ محمد رسول اللہ برحق ہے وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۵ اور قائم رکھو نماز کو اور دو مال زکوٰۃ کا اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے
ساتھ یعنی جماعت سے نماز پڑھا کرو أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ
تَتْلُونَ الْكِتٰبَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۵ اے کیا تم فرماتے ہو لوگوں کو کہ اچھے کام کرو اور
بھولتے ہو اپنے آپ کو مدینے کے یہودیوں ۔ کہتے تھے کہ یہ دین اسلام اچھا ہے اور
آپ مسلمان نہ ہوتے تھے ان کو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اور آپ پر کہ تم پڑھتے ہو توریت
میں کہ اس دین کو قبول کرنے کا حکم ہے اے پھر کیوں سوچ کرتے اور کیوں نہیں سمجھتے
وَاسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ اور مدد چاہو خدا تعالی
سے ساتھ صبر اور تحمل کرنے میں مصیبتوں پر اور نماز روزے میں مضبوط رہ کر خدا تعالی
سے التجا کرو تو سب کام آسان ہوں اور البتہ صبر اور نماز حضور دل سے بڑی اور بھاری
ہے مگر ان پر آسان ہے جو عاجزی کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں سو عاجزی کرنے والے
الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ أَنَّهُمْ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۵ وہ لوگ ہیں جنکو خیال اور دھیان
ہے اس بات کا جو انہیں ملنا ہے اور روبرو ہونا ہے اپنے پروردگار سے اور یقین ہے
انہیں وہ کہ خدا تعالی کی طرف انہیں پھر جانا ہے حساب دینے کو اور اپنے کاموں کا بدلہ
پانے کو يٰبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ یاد کرو اے بنی اسرائیل وہ احسان میرے جو کئے تم پر اور وہ یاد کرو جو بزرگی
اور بڑائی دی تمکو یعنی تمہارے اگلے بڑوں کو عزت دی اوپر خلقت کے جو اس وقت تھی
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ
وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۵ اور ڈرو اس دن کے عذاب سے جس دن کچھ کام نہ آوے گا کوئی کسی کے
ذرہ بھی اور قبول کیا نہ جاوے گا بخشوانا کسی کا کافر کے حق میں یعنی اگر کوئی کافر کسی کافر کو

بخشواوے تو قبول نہوگا اور نہ لیا جاوے گا کسی کافر کے عذاب کے بدلے کچھ یعنی اگر
کافر چاہے کہ کچھ دے کر عذاب سے چھوٹے تو یہ بھی نہوگا اور نہ کافر اس دن مدد دیئے
جاوینگے یعنی اس دن کوئی اُن کی ہمراہی اور حمایت نکریگا اور نکر سکے گا بنی اسرائیل
کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں ہم پر عذاب نہو گا ہمارے باپ دادا جو پیغمبر ہیں ہمیں
بخشوا دینگے سو خدا تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ گمان تمہارا غلط ہے ✲

قصہ کہتے ہیں کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا نجومیوں نے اُس خواب کی تعبیر دی
کہ اس برس بنی اسرائیل کی قوم میں سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا جو اُس کی سبب تیرا
دین اور تیری بادشاہت خراب ہوگی فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے
اِس برس جو بیٹا پیدا ہو اُسے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہو اُسے کام خدمت کو رہنے دو اِس
سبب ہزاروں بیٹے قتل کیے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اُسی برس
پیدا کیا اور سلامت رکھا جیسا کہ فرماتا ہے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُس وقت کو جو چھڑایا ہمنے تمکو یعنی تمہارے اگلے باپ
دادا کو فرعون کے لوگوں سے جو کرتے تھے تم پر بڑا عذاب جو وہ لوگ مار ڈالتے تھے تمہارے
بیٹوں کو اور جیتا چھوڑتے تھے تمہارے بیٹوں کو یعنی مردوں کو مار ڈالتے تھے اور عورتوں کو
نمارتے تھے اور اِس کام میں آزمائش تھی تمہارے پروردگار کی بڑی آزمائش جو فرعون کے
اپنی تدبیر کی پر تقدیر سے کچھ پیش نگئی وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ
فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُس احسان کو جو پھاڑا
دریا کو تمہارے بچانے کے واسطے جب کہ تمہارے اگلے باپ دادا فرعون کے ڈر سے بھاگے
تھے آگے دریا اور پیچھے فرعون کا لشکر تھا پھر بچایا تمکو فرعون کے لشکر سے جو بنی اسرائیل
سب دریا سے سلامت نکلے اور ڈبو دیا ہمنے فرعون کے لوگوں کو فرعون سمیت اور تم
دیکھتے تھے دریا کے کنارے پر کھڑے ہوئے جو دریا مل گیا اور فرعون سارے
لشکر سمیت ڈوبا یہ قصہ مفصل اور سورہ میں آویگا وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُس بات کو
جو وعدہ کیا ہمنے موسیٰ کو چالیس رات دن کا توریت دینے کو پھر تمنے یعنی اگلے باپ دادا نے

پکڑا بچھڑے کو خدا یعنی بچھڑے کو جو سامری نے بنایا تھا اُسے سجدہ کیا خدا جان کر تم پیچھے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو وہ توریت لینے کو طور پر گئے تھے اور تم بے انصاف ہو
جو بچھڑے کو خدا جان کر اُس کی بندگی کرنے لگے یہ قصہ سورہ اعراف میں مفصل آویگا
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر بخشا ہمنے اور معاف کیا
تمسے یہ گناہ بعد اُس توبہ کے جس کا اب آگے بیان آتا ہے جو شاید کہ تم شکر بجالاؤ خدا تعالیٰ کے
احسانوں کا وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور یاد کرو
کہ جب دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت اور جدا کرنے والے حق کو ناحق سے
حکم اسواسطے کہ شاید تم سیدھی راہ پاؤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ
اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ
اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل اُس وقت کو کہ جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو
یعنی اُن لوگوں کو جنھوں نے بچھڑے کو سجدہ کیا تھا کہ اے قوم میری مقرر تمنے ستم کیا اپنے
اوپر اب سبب بچھڑا پوجنے کے پھر اب تم توبہ کرو اور اُس کام سے پھرو عجز کرو خدا تعالیٰ
کے آگے جو پروردگار تمھارا ہے پھر مار ڈالو اپنے تئیں جو ہی مارے جانا تو بڑی بچھڑے
کے پوجنے والوں کی سو یہی مارے جانا بہتر ہے تمھارے واسطے خدا تعالیٰ کے نزدیک
جو تمھارا رب ہے جب یہ حکم اُنہوں نے سنا اور قبول کیا پھر سب بچھڑے کے پوجنے والے
جنگل میں سر جھکا کر دو زانو بیٹھے اور حضرت ہارون بھائی حضرت موسیٰ علیہما السلام کے کئی
ہزار آدمیوں سے تلواریں کھینچ کر گئے اور قتل کرنا اُن کو شروع کیا دو پہر دن تک جو ستر ہزار
آدمی قتل کیا پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اب جو تمنے حکم مانا اور اپنے تئیں قتل کیا تو فَتَابَ
عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ پھر توبہ قبول کی تمھاری اور مہربان ہوا تمپر پروردگار
تمھارا بیشک کہ وہی توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان توبہ کرنے والوں پر وَاِذْ قُلْتُمْ
يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝
اور یاد کرو اُسوقت کو جو کہا تمنے یعنی ستر آدمی چنے ہوئے بنی اسرائیل میں سے جو حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور کی طرف گئے تھے تو خدا تعالیٰ کی باتیں سنیں پھر جب
سنچکیں تو کہا اُنھیں ستر آدمی نے کہ اے موسیٰ ہم سچ نہ مانیں اِس بات کو کہ یہ جو پردے
میں سے آواز خدا تعالیٰ ہی کی تھی جب تک کہ دیکھیں ہم خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے صریحاً

سامنے بیحجاب اُس بے ادبی کے سبب پکڑا اُنکو یعنی اور اُنھین ستر آدمیون کو جو تمھاری قوم سے چنے ہوئے گئے تھے آگ نے پکڑا جو آسمان سے آئی سخت آواز سے اور تم یعنی وہی تمھارے ستر آدمی دیکھتے تھے اُس آگ کو پھر سب مر گئے حضرت موسی نے حیران ہو کر جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی اب مین بنی اسرائیل مین جا کر کیا کہون جو وہ ستر آدمی کیا ہوئے خدا تعالی نے اُن موئے ہوؤن کو اپنی قدرت سے پھر جلایا جیسے کہ فرماتا ہے ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۵ پھر اُٹھایا اور جلایا ہمنے تمھارے اُنھین ستر آدمیون کو جو تمھارے بزرگ تھے بعد اُس کے جو وہ مر گئے تھے صاعقہ سے اسواسطے جلایا کہ شاید تم شکر کرو اور احسان مانو ایسی نعمتون کا یہ سب احوال مفصل سورہ اعراف مین آویگا آگے اشارہ ہے تیہ کے قصے کی تیہ نام ایک جنگل کا ہے جو چالیس برس بنی اسرائیل اس جنگل سے نہ نکل سکے خدا تعالی کی مرضی سے وہان گرفتار رہے اپنی تقصیر کے سبب یہ قصہ سورہ مائدہ مین مفصل آویگا وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؕ کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ اور یاد کرو اس نعمت کو کہ جب سایہ کیا ہمنے تم پر بدلی کا جو دھوپ کی گرمی سے دکھ پاتے تھے تم اور اُتارا ہم نے یعنی تمھارے اگلے بزرگون پر من یعنی ترنجبین اور سلوی ایک جانور کا نام ہے کہ وہ بیٹر کی برابر ہے اور فرمایا ہمنے کہ کھاؤ من اور سلوی جو پاکیزہ اور ستھری چیز ہے روزی کی ہمنے تمھاری خوبی سے اُتارا اسے کھاؤ اور دوسرے دن کے واسطے مت رکھو پھر اُنھون نے نمانا دوسرے دن کے واسطے رکھنے لگے خدا تعالی پر بھروسا نکیا اور نافرمانی کی جب اُسے رکھا تو وہ بدبو ہوا اس نافرمانی سے کچھ ہمارا نقصان نکیا بلکہ اپنے اوپر ستم کیا جو من سلوی رکھا تو وہ سڑا اور بدبو ہوا اور خدا تعالی ناخوش ہوا کہتے ہین کہ جب اُس جنگل مین بنی اسرائیل کے خیمے پھٹ گئے تو ابر کا سایہ ہوا اور جب اناج ہو چکا تو رات کو گرد لشکر کے ترنجبین کے ڈھیر ہو رہتے اُس سے اور سلوی جانور بیشمار لشکر کے گرد شام کو آبیٹھتے لشکر کے لوگ اُنھین پکڑ کے کھاتے جو گوشت اُن کا بہت مزے کا تھا برسون اسی طرح گذرے وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ فَکُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ خَطٰیٰکُمْ ؕ وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ۵ اور یاد کرو اسوقت کو کہ جب کہا ہمنے کہ داخل ہو اس شہر مین پھر کھاؤ میوے اور نعمتین اور داخل ہو اس شہر کے دروازے مین سے سجدہ کرتے ہوئے

لشکر کی اور کہتے جاؤ حطہ یعنی گناہ بخش دے جب تم یہ سب حکم بجا لاؤ گے تو پھر ہم بخش دیں گے
تقصیریں تمہاری اور ثواب زیادہ دیویں گے ہم تمہارے نیک کاموں کا اچھے کام کرنے والوں کو
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ
السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ پھر بدل ڈالا بے انصاف لوگوں نے بات کو سوائے اس بات کے جو انھوں کو
کہی گئی یعنی انھیں حکم ہوا تھا کہ حطہ کہو انھوں نے اس بات کو ٹھٹھے میں ڈال کر کہنے لگے حنطہ
یعنی گیہوں پھر جب انھوں نے یہ نافرمانی کی تو بھیجا ہم نے ان لوگوں پر جنھوں نے بے انصافی
کی حطہ کے بدلے جو حنطہ کہا عذاب اتارا آسمان سے سبب اس گناہ کے جو حکم کی حد سے باہر
نکل گئے تھے ان پر وبا پڑی جو ایک پہر میں ستر ہزار آدمی مر گئے وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ اور یاد کرو اس
نعمت کو جب مانگا موسیٰ علیہ السلام نے پانی اپنی قوم بنی اسرائیل کے واسطے جو وے
من سلویٰ کھا کر پیاسی ہوئی تھی پھر کہا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ مار اپنے عصا کو پتھر پر
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب پتھر پر مارا عصا کو خدا تعالیٰ کی قدرت سے بہنے لگے
اس پتھر سے بارہ چشمے جو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے سو پہچان لیے ہر قبیلہ نے اپنے
پانی پینے کی جگہ پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ کھاؤ من سلوے اور پیو یہ پانی جو روزی دی ہم نے
اور مت حد سے نکلو شہروں میں خرابی کرتے ہوئے اور دھوم مچاتے ہوئے وَاِذْ قُلْتُمْ
يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْ
بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس وقت
کہ جب کہا تم نے یعنی تمہارے اگلے بزرگوں نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہم صبر نہیں کرتے
ایک طرح کے کھانے پر جو من سلویٰ ہے پھر دعا مانگ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے
جو اپنی قدرت سے نکالے ہمارے واسطے ان چیزوں سے جو اگتی ہیں زمین سے جیسے
ترکاری اور کھیرا ککڑی اور لہسن اور پیاز اور مسور جو زمین میں سے پیدا ہوتی ہیں
ایسی چیزیں ہمارا جی چاہتا ہے اور آسمان کے کھانے سے جو اترتا ہے من سلویٰ آسمان سے
اکتائے ہم تب قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا
مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ کہا کیا بدلتے ہو تم جو نالائق چیز ہے ساتھ اس کے جو وہ چیز بہتر ہے

یعنی من سلویٰ جو بہتر ہے اور ستھرا اور پاکیزہ ہے لہسن اور پیاز سے بدلے لیتے ہو نکلو کہیں
جی چاہتا ہے تمہارا تو اترو کسی شہر میں جو وہاں تمہارے واسطے ہے وہ جو تم مانگتے ہو
آرزو سے پھر دیں وہ چیزیں جو خدا تعالیٰ نے ان کو وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۔ اور ڈالی ان پر خواری اور محتاجی ان کی ناشکری سے اور پھر ہے ساتھ
غصہ خدا تعالیٰ کے یعنی غصہ کے لائق ہوئے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ
النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۔ یہ خواری اور محتاجی اس سبب ع ۷
ہوئی جو تھے کہ نہ مانتے تھے حکم خدا تعالیٰ کا یعنی توریت کی آیتوں کو نہ مانتے تھے اور مار ڈالتے
تھے پیغمبروں کو ناحق یہ اس سبب تھا کہ نافرمانی کرتے تھے خدا تعالیٰ کی اور تھے وہ
حکم کی حد سے باہر نکلے ہوئے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یعنی مسلمان اور
یہودی اور نصاریٰ اور صابئین جو کوئی ایمان لایا انہوں میں سے خدا تعالیٰ پر جو اُسے
لاشریک جانتے اور سچ مانتے قیامت کے دن کو اور اچھے کام کرے پھر واسطے اُن
لوگوں کے ہے بدلہ ان کے کاموں کا خدا تعالیٰ کے پاس اور نہ خوف ہے اُن لوگوں کو
اور نہ وہ غمگین ہوں گے صابئین ایک فرقہ ہے جو ہر ایک دین سے انہوں نے اچھا سمجھ کر
اختیار کر لیا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے ہیں اور فرشتوں کو بھی پوجتے
ہیں اور زبور پڑھتے ہیں اور کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اُن کو صابئین کہتے ہیں بنی
اسرائیل کہتے تھے کہ ہم پیغمبر زادے ہیں سب لوگوں سے بہتر ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ جو کوئی ایمان لاوے وہی بہتر ہے کسی فرقہ پر موقوف نہیں وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۔ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس وقت کو جو لیا ہم نے تم سے یعنی تمہارے
اگلے بزرگوں سے قول کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توریت کا حکم مانیں گے اور اٹھایا
تمہارے سر پر پہاڑ کہتے ہیں کہ جب توریت اتری تو بنی اسرائیل شرارت سے کہنے لگے
کہ توریت کے حکم مشکل اور بھاری ہیں ہم سے نہیں ہو سکتے تب خدا تعالیٰ نے ایک پہاڑ کو
حکم کیا جو اُن سب کے سر پر آ کر ٹھہرنے لگا اور سامنے اُن کے آگ پیدا ہوئی
جب انہوں نے بھاگنے کا رستہ نہ دیکھا اور لاچار ہوئے تب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ

خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ وَّاذْکُرُوْا مَا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ پکڑو جو دیا ہے تمکو اُسی مضبوط
کرکے معمول کرو یعنی توریت کا حکم کوشش کر کے اختیار کرو اور یاد کرو اُسکو جو توریت میں لکھا ہے
اور اُس پر عمل کرو تو شاید کہ تم ڈرو خدا تعالیٰ سے اور بچو بُرے کاموں سے ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ
بَعْدِ ذٰلِکَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ لَکُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ پھر تم پھر گئے
خدا تعالیٰ کے حکم سے بعد قبول کیے کے پھر اگر نہوتا فضل خدا تعالیٰ کا تم پر اور مہربانی خدا تعالیٰ
کی تو البتہ ہوتے تم نقصان پائے ہوؤں سے اور خراب ہوتے وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا
مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَھُمْ کُوْنُوْا قِرَدَۃً خٰسِئِیْنَ ۝ اور البتہ تم نے خوب
جانا ہے اے بنی اسرائیل اُن لوگوں کو جو حضرت داؤد نبی کے وقت حکم کی حد سے
نکل گئے تھے تمہاری قوم میں سے ہفتہ کے دن میں یعنی حکم یوں تھا کہ ہفتہ کے دن شکار
مچھلی کا نکرو پھر وہ لوگ فریب اور فند کرکے ہفتہ کے دن شکار مچھلیوں کا کرنے لگے اور حکم
کی مخالفت کی پھر اُس نافرمانی کے سبب فرمایا ہمنے کہ ہو جاؤ تم بندر خراب اور رسوا یہ قصہ سورہ
اعراف میں آویگا فَجَعَلْنٰھَا نَکَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْھَا وَمَا خَلْفَھَا وَمَوْعِظَۃً
لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ پھر کیا ہمنے اُس عذاب کو جو وہ لوگ بندر ہو کر مر گئے خوف اور ڈر بنایا
اگلے اور پچھلے لوگوں کے واسطے یعنی جب لوگ جو ہفتہ کے روز فریب سے مچھلی کا شکار کرتے
تھے بندر کی صورت بنکر مر گئے جنہوں نے یہ عذاب اُن پر دیکھا تو ڈرے خدا تعالیٰ سے اور
لوگ جو پیچھے پیدا ہونگے یہ احوال سنکر خوف کھاوینگے اور یہ احوال عذاب کا نصیحت ہے
ڈرنے والوں کے واسطے اب آگے قصہ عامیل کا ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖٓ اِنَّ اللّٰہَ
یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً ط اور یاد کرو اُس وقت کو کہ جب بنی اسرائیل میں ایک شخص عامیل
نام مارا گیا تھا اور قاتل اُس کا معلوم نہوتا تھا بنی اسرائیل چاہتے تھے کہ قاتل معلوم ہووے کہا
موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ مقرر خدا تعالیٰ فرماتا ہے تمکو وہ کہ ذبح کرو گائے کو اور ایک
ٹکڑا اُس گائے کا اُس مردے پر مارو تو وہ جی اُٹھے اور آپ اپنا قاتل بتاوے قَالُوْٓا
اَتَتَّخِذُنَا ھُزُوًا ط کہا بنی اسرائیل نے کیا اے موسیٰ علیہ السلام کیا تو ہمسے ٹھٹھے میں
لگاتا ہے کہ کہیں مردہ بھی جیتا ہے گائے کے ٹکڑا مارنے سے یہ تو کبھی ہمنے سنا بھی نہیں
پھر قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ پناہ
مانگتا ہوں خدا تعالیٰ سے وہ کہ ہوؤں میں احمقوں سے یعنی ٹھٹھا کرنا احمقوں کا کام ہے اور ...

خدا تعالی کے حکم سے کہتا ہوں تب قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ کہا قوم نے کہ اگر تو
خدا تعالی کے حکم سے کہتا ہے تو پکار اپنے پروردگار کو ہمارے واسطے تو بیان کرے خدا تعالی
ہمارے واسطے کہ وہ گائے کتنی ہے عمر اسکی پھر قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ
بَيْنَ ذَٰلِكَ ط فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ٥ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ خدا تعالی فرماتا ہے
کہ وہ گائے نہ بوڑھی نکمی ہے اور نہ بہت نوجوان ہے بوڑھاپے اور جوانی کے درمیان ہے
پھر کرو تم کام جو تمھیں فرمایا ہے یعنی اُس گائے کو ذبح کرو تب قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا ط کہا بنی اسرائیل نے کہ ای موسی علیہ السلام پھر پکارو ہمارے
واسطے اپنے پروردگار کو تو بیان کرے ہمارے واسطے جو کیا ہے رنگ اُس گائے کا۔
تب پھر قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ٥ کہا حضرت
موسی علیہ السلام نے کہ تحقیق فرماتا ہے خدا تعالی کہ مقرر وہ گائے زرد ہے خوب گہری ہے
زردی اُس کی رنگ کی خوش کرتی ہے اپنے دیکھنے والوں کو رنگ کی خوبی سے قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ٥
کہا بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہ پھر پکار ہمارے واسطے پروردگار اپنے کو تو
بیان کرے اور کھول کر کہے ہمارے واسطے جو وہ گائے کس طرح کے کام میں ہے جو معتبر
اُس گائے میں شبہ پڑا ہے ہم کو جو ایسی گائیں کہ جو نہ بہت بوڑھی اور نہ بہت جوان ہو اور
رنگ زرد ہو بہت ہیں اور مقرر اگر خدا تعالی نے چاہا تو ہم راہ پانے والے ہونگے اُس گائے کی
طرف تب پھر قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ
مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ط کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ مقرر فرماتا ہے خدا تعالی کہ تحقیق
وہ گائے نہ محنت کرنے والی نہ سدھائی ہے جو ہل چلاتی ہو زمین میں اور نہ پانی دیتی کھیت کو
سلامت اور درست ہے سارا بدن اُس کا جو کچھ نقصان نہیں اُس میں نہ داغ ہے کسی اور
رنگ کا اُس کے بدن میں سوائے زردی کے جو وہ ایک رنگ زرد ہے تب قَالُوا الْآنَ جِئْتَ
بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ٥ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے ع
موسی علیہ السلام یہ صفت جو اس گائے کی بیان کی تو نے تو اب لایا تو ٹھیک بات جو صاف کھلی۔
قصہ سو وہ گائے ایک شخص کی تھی جو وہ اپنی ماں کی خدمت اور تابعداری بہت کرتا تھا اور
نیک بخت تھا اُس شخص سے وہ گائے مول لی اُتنے مال کو جتنا اُس گائے کی کھال میں سونا بھر کر

آونے پھر اس گائے کو لیکر ذبح کیا اور ایسی لگتی تھی جو یہ کام کریں یعنی بنی اسرائیل بچا سے تھے یعنی اُس نئے وارث جو اُس گائے کو اُسکے مال کے بدلے مول لیکر ذبح کریں اب یہہ آگے اس نئے قصہ کا سرا ہے جو فرماتا ہے خدا تعالی وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ اور یاد کرو اسے بنی اسرائیل کہ جب مار ڈالا تھا تم نے ایک شخص کو یعنی تمہارے اگلے بزرگوں نے عامیل کو مار ڈالا تھا پھر ایک دوسرے پر تہمت کرنے لگے اور خدا تعالی ظاہر کرنے والا ہے اس چیز کو جو تم چھپاتے ہو پھر جب وہ گائے ذبح کی تب فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ پھر کہا ہمنے کہ مارو اس مردے ہوئے کو ایک پارچہ اس گائے کے بدن کا جب کوئی ٹکڑا اس گائے کے بدن کا اسے مارا تو وہ جی اٹھا اور لہو زخم سے بہنے لگا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتا دیا جو قتل کرنے والے ذو اُسی کے بھتیجے تھے انہوں نے مال کے واسطے جنگل میں لیجا کر چچا کو مار ڈالا تھا پھر وہ ان کا نام بتا کر گر پڑا اور مر گیا سو پھر اسی طرح جلاوے خدا تعالی قیامت کے دن مردوں کو اور دکھاتا ہے خدا تعالی تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں شاید کہ تم غور کرو اور سمجھو کہ خدا تعالی مردوں کو جلا سکتا ہے ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ پھر سخت ہو گئے دل تمہارے اسے یہود تو بعد جی اٹھنے عامیل کے یعنی ایسی نشانی قدرت کی دیکھ کر دل تمہارے نرم نہوے پھر وہ دل تمہارے جیسے پتھر ہیں بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں کس واسطے کہ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاۗءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور مقرر بعضے پتھروں میں سے نہریں نکلتی ہیں اور بعضے پتھر جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے نکلتا ہے پانی اور بعضے پتھر ہیں جو وہ گر پڑتے ہیں خدا کے ڈر سے اور نہیں خدا تعالی بیخبر ان چیزوں سے جو تم کرتے ہو اے یہود اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اے کیا مسلمانوں اب تم توقع رکھتے ہو وہ کہ سچ مانے یہودی تمہاری اسلام کی بات کو اور تھی ایک قوم یہودیوں سے حضرت موسی علیہ السلام کے وقت جو سنتے تھے اپنے کانوں سے باتیں خدا تعالی کی کوہ طور کے پاس پھر سنکر اس بات کو بدل ڈالتے تھے سمجھ کر اور جان بوجھ کر یعنی حکم خدا تعالی کا سنکر جب قوم میں آتے تو کہتے کہ یہ حکم تو سنے

سنتا ہے اور سمجھے پیچھے یہ کہہ کر کہتے کہ اب تمہارا جی چاہے کرو جی چاہے نہ کرو اور بہت ڈرا اور وہ
جانتے تھے کہ یہ بات جھوٹ اپنے جی سے بنا کر ہم کہتے ہیں **فائدہ** بعضے یہودی عیب
مسلمانوں سے کہتے کہ ہم بھی تم جیسے مسلمان ہیں اور خوشامد کی راہ سے آخری زمانے کے پیغمبر کی
تعریف جو توریت میں لکھی تھی بیان کرتے پھر جب اپنے لوگوں میں جاتے تو وہ ان کو طعن کرتے
جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا
بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور جب بعضے یہودی مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے
ہیں جیسے تم ایمان لائے ہو اور جب خلوت کرتے ہیں یعنی ان کی مجلس میں مسلمان کوئی نہیں ہوتا تو
بعضا دولتمند بعضے غریب کو کہتا ہے کہ اے کیا تم باتیں کرتے ہو اور خبر دیتے ہو مسلمانوں کو وہ
جو کھولا ہے احوال خدا تعالیٰ نے تم پر آخری زمانے کے پیغمبر کا اس واسطے کہ مسلمان جھگڑیں
اور دلیل پکڑیں تم پر اس تمہاری خبر دی ہوئی سے تمہارے پروردگار کے آگے جو کہیں کہ
سچ جان کر بھی ایمان نہ لائے کیا تم نہیں جانتے اس بات کو جو خبر ہے کہ تم پر غالب ہو جاویں گے
جو تم اپنا بھید دشمن کو دیتے ہو سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ احمق اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ کیا اتنا بھی نہیں جانتے یہودی کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے
وہ جو چھپائے رکھتے ہو دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے یاروں کی اپنے دلوں میں اور وہ جو
ظاہر کرتے ہیں زبانوں سے وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ
اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ اور ایک قوم ہیں یہودیوں میں جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ اور نہیں [illegible] وہ نہیں
جو توریت میں کیا لکھا ہے مگر اپنی آرزوئیں سمجھ رکھی ہیں جو اپنے عالموں سے جھوٹی باتیں
انہوں کی بنائی ہوئی سن رکھے ہیں جیسے کہ بہشت میں سوائے یہودیوں کے اور کوئی نہیں
جانے کا اور باپ دادا ان کے جو پیغمبر ہیں وہ سب گناہ بخشوا لیویں گے اور نہیں ہیں یہ لوگ
اس بات کے کہنے میں مگر گمان رکھنے والے یعنی یہ باتیں اپنے گمان سے کہتے ہیں کچھ دلیل
نہیں اس پاس فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ
الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ پھر غم اور خرابی اور عذاب ہے ان لوگوں کو جو لکھتے
ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی عالم یہودیوں کے

آپ بالکل جاہل لوگوں سے کہتے کہ توریت میں لکھا ہوا ہے یوں خدا تعالی کے پاس سے آیا ہے
یہ اس واسطے کرتے تھے تو لیوین اس لکھے ہوئے کے سبب مول تھوڑا سا یعنی توریت میں
صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یوں لکھی تھی کہ آخری زمانے کا پیغمبر خوبصورت گندم رنگ
سیاہ آنکھیں میانہ قد پیچوان بال پیدا ہوگا انہوں نے اس صفت کو پھیر کر یوں لکھا اپنے
ہاتھ سے کہ آخری زمانے کا پیغمبر لنبا قد نیلی ایک آنکھ والا بہت گورا لمبے بال ہوگا سو صفت
دجال کی ہے یہ بات دنیا کے عیش کے واسطے کی سو عیش دنیا کا بہت تھوڑا ہے آخرۃ کے
عیش کے مقابلے میں فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ
پھر بڑا عذاب اور خواری ہے ان کو جنہوں نے لکھا ہے اپنے ہاتھ سے صفت پھیر کر اور بڑا
عذاب اور خواری ان کو اپنے کاموں کے سبب جو آپ کرتے ہیں وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ
إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ
أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اور کہتے ہیں یہودی کہ ہمکو ہرگز آگ نہ لگے مگر گنتی دن کے جو وہ
سات دن ہیں ہر دن ہزار برس کا یا چالیس دن ویسے ہی جو اتنی مدت انہوں نے بچھڑے کو
پوجا تھا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہہ ان کے جواب میں کہ تم نے
قول لیا ہے خدا تعالی کے پاس سے اتنی مدت کے عذاب کا جو اس سے زیادہ نہ ہوگا جو اگر یہ سچ
ہے تو قول سے پھرنے کا نہیں خدا تعالی اپنے یا تم کہتے ہو آپ ہی اپنی خوشی سے خدا تعالی
پر وہ جو نہیں جانتے ہم یوں نہیں ہے جو یہودی کہتے ہیں کہ کئی دن سے زیادہ دوزخ میں
نہ رہیں گے ہم یہ جھوٹھ ہے بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ بلکہ جس نے برا کام کیا یعنی شرک کیا پھر گھیر لیا اس کو اس کے
گناہ نے یعنی اسی گناہ میں مرا اور توبہ نہ کی پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے ہیں سو وہ
لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۵ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالی پر جو اس کے
بے شریک جانا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ برحق جانا اور اچھے کام کئے
یعنی فرمانبرداری پیغمبر کی بجا لائے وہ لوگ بہشت کے رہنے والے ہیں سو وہ لوگ بہشت میں
ہمیشہ رہیں گے وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ
إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور یاد کرو امی یہود تو کہ
جب قول لیا ہمنے توریت مین یعقوب نبی کی اولاد سے ان باتون کا جو پوجو اور بندگی نکرو
سواے خدا تعالی کے کسی کی اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور اپنے کنبے سے نیکی کرو اور یتیمون سے
اور محتاجون سے بھلائی کرو اور کہو سب لوگون سے اچھی بات اور قایم رکھو نماز کو اور دو مال
زکوۃ کا محتاجون کو یہ قول لئے تھے بنی اسرائیل سے پھر تم پھر گئے اُن قولون سے جو تمہارے
اگلے بزرگون کی تہی مگر تھوڑے سے رہے تم مین سے قول پر جو حکم پر توریت کے رہتے
اور تم اے یہود منہ پھیرتے ہو توریت کے حکم سے جو توریت مین حکم ہے کہ آخری
زمانے کے پیغمبر کی تابعداری کرو سو تم نہین کرتے وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ
دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝
اور یاد کرو اس بات کو کہ جب قول لیا ہمنے توریت مین تمہارے اگلے بزرگون سے کہ
نہ ڈالو تم خون اپنی قوم کا یعنی آپس مین نہ لڑو اور نہ نکالو اپنے لوگون کو اپنے گھرون سے
یعنی اپنی قوم کو جلاوطن نکرو پھر تم اے یہود یہ اقرار کرتے ہو اور گواہی دیتے ہو یہ کہ
قول کیا ہے اور گواہ اور شاہد ہو کہ تمہارے اگلے بزرگون نے یہ قول کیا ہے ثُمَّ اَنْتُمْ
هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ
بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ پھر تم وہ قوم ہو جو قول توڑ کر لڑتے ہو اور قتل کرتے ہو اپنی قوم کو ایک کا ایک
خون کرتے ہو اور نکال دیتے ہو ایک قوم کو اُن کے شہر سے پشتی اور حمایت کرکے اون
کم زورون پر گناہگاری اور ظلم سے مدینہ مین دو فرقے یہودیون کے تھے ایک بنی قریظہ
اور دوسرے بنی نضیر یہ دونون آپس مین لڑاکرتے تھے اور مشرکون کے بھی دو فرقے
تھے ایک اوس اور دوسرے خزرج یہ بھی دو تو آپس مین دشمن تھے بنی قریظہ
اوس سے موافق ہوے اور بنی نضیر نے خزرج سے دوستی کی تہی پھر یہ ایک ایک
کی حمایت کرکے لڑاکرتے تھے جو کوئی غالب ہوتا تو کم زورون کو جلاوطن کرکے اُن کے
گھر ڈہا کر ویران کردیتے اور اگر کوئی قید مین پکڑا آتا تو تب سب ملکر زر خرچ کرتے اور
چھڑاتے کو تیار ہوتے جیسے کہ فرماتا ہے پروردگار وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ
وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ اور اگر قید مین پڑے
تمہین آوین تو مال دیکر چھڑاتے ہو اور حرام ہے تم پر نکال دینا اُن کا وطن سے اپنے پھر کیا تم

مانتے ہو یعنی حکم توریت کا جو قیدی کا چھڑانا ہے بندلیتے اور نہیں مانتے تم بعضا حکم توریت کا
جو قتل اور جلاوطن کرتے ہو اپنی قوم کو فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ۞ پھر کچھ جزا نہیں ہے اس کی جو کوئی کرے ایسا کام تم میں سے مگر رسوائی
اور خواری دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن پھیر ا جاویگا انکا ہوا طرف بڑے سخت
عذاب کے دوزخ میں اور نہیں ہے خدا تعالیٰ بیخبر ذرا بھی ان کاموں سے جو تم کرتے ہو
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ ۞ وہ لوگ وہی ہیں جو خریدتے ہیں دنیا میں زندگانی کو یعنی دنیا کے عیش کو خریدتے ہیں
آخرت کے بدلے پھر ہلکا اور کم نہ ہوگا ان پر سے عذاب دوزخ کا اور نہ یہ لوگ مدد دئے جاوینگے
یعنی کوئی ان کی سفارش یا حمایت نکرسکیگا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ
بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور بیشک دی
ہمنے موسی علیہ السلام کو کتاب توریت اور بعد حضرت موسی علیہ السلام کے بہت پیغمبر بھیجے
ہمنے آگے پیچھے جیسے حضرت یوشع اور داود اور سلیمان اور زکریا اور یحیی علیہم السلام اور دی
ہمنے عیسے علیہ السلام مریم کے بیٹے کو معجزے کھلے ہوئے صریحًا جیسے مردے کا جلانا اور غیب کی
خبر بتانا اور قوت دی ہمنے عیسے علیہ السلام کو ساتھ روح پاک کے جو حضرت جبرئیل ہر وقت
ان کے ساتھ رہتے تھے یا اسم اعظم روح پاک تھا جس سے مُردوں کو جلاتے تھے اَفَكُلَّمَا
جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۞
ای پھر جب آیا تم پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے اور لایا وہ چیز جسکو تمھارا جی نچاہتا تھا
تکبری کی تمنے اور اس پیغمبر کا کہا نمانا پھر جھوٹا کہا ایک گروہ کو پیغمبروں کے جیسے حضرت
عیسے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا کہا اور ایک قوم کو پیغمبروں کی قتل کیا جیسے حضرت
زکریا اور یحیی علیہما السلام کو مار ڈالا ناحق وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ
فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۞ اور کہتے ہیں یہودی کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں
کچھ بات سمجھتے نہیں سوائے اپنے دین کے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں بلکہ
لعنت کی ہے خدا تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب پھر تھوڑے سے ایمان لائے ہیں وَلَمَّا
جَاۗءَھُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ

عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
جسوقت کہ آئی یہود یون کے پاس کتاب یعنی قرآن اللہ کے پاس سے سچا کرنیوالی اور موافق اسکے جو اُن پاس ہے یعنی توریت
سچا بتانے والی اور تھے یہودی پہلے قرآن کے اترنے سے جو فتح مانگتے تھے دین کے دشمنوں پر طفیل قرآن
اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یعنی جب یہودی کافرون سے عاجز ہوتے تو دعا مانگتے کہ اے
پروردگار آخری زمانے کے پیغمبر کے طفیل ہمین فتح دے ان پر پھر جب آیا یہودیون کے پاس
جسکو پہچانتے تھے نشانیون سے یعنی توریت میں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت
اور نشانیان جو لکھی تھین سب درست پائین تو کافر ہو گئے اور منکر ہو گئے پھر لعنت خدا تعالی کی ہے
کافرون پر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نلاوین یہودیون کو گمان تھا کہ آخری زمانے کا
پیغمبر بنی اسرائیل میں سے پیدا ہوگا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسمٰعیل میں سے
پیدا ہوئے تو یہودیون کو برا لگا اسواسطے جان بوجھ کر کافر ہوئے اور منکر ہوئے بِئْسَمَا اشْتَرَوْا
بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ
بری چیز ہے وہ جس کے بدلے بیچا انہون نے اپنے آپ کو ساتھ اس چیز کے سو وہ چیز یہ ہے
جو کافر ہوئے ساتھ اس چیز کے جو بھیجا ہے قرآن خدا تعالی نے یعنی قرآن سے منکر ہوئے
سبب اوس حسد اور ضد کی جو بھیجا خدا تعالی نے قرآن اپنے فضل سے جس پر چاہا اپنے
بندون سے جسکو لائق اس کے بنایا تھا سو پھر پھرے یہودی ساتھ غصہ خدا تعالی کے اوپر
غصہ کے یعنی یہودی غصہ پر غصہ کے لائق ہوئے اور دوسرے یہ غصہ جو حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نہین مانتے اور کافرون کے واسطے عذاب ہے دکھ دینے والا سخت خراب
اور رسوا کرنے والا اہانت وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۚ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ
اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور جب کہیں یہودیون کو کہ ایمان لاؤ اس پر
جو بھیجا ہے خدا تعالی نے انجیل اور قرآن تو کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے ہین اس پر جو اترا ہے
ہم پر یعنی توریت کو مانتے ہین اور نہین مانتے جو سوائے توریت کے ہے اور اس پر کہ وہ
یعنی انجیل اور قرآن سچ اور درست ہے خدا تعالی کے پاس سے اور سچا کرنے والے ہین
توریت کے جو اُن کے پاس کتاب ہے اس کے موافق ہے کہ امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم جو کہتے ہو کہ تم توریت پر ایمان رکھتے ہو پس کیوں قتل کرتے تھے انبیاء اللہ تعالیٰ کو پہلے
اس سے اگر تم ایمان رکھتے ہو توریت پر ولقد جاءکم موسیٰ بالبینت
ثم اتخذتم العجل من بعدہ وانتم ظلمون ۵ اور البتہ آیا تم پاس موسیٰ علیہ السلام
ساتھ نشانیوں روشن کے یعنی معجزے اور نشانیاں خدا تعالیٰ کے لیکر آیا پھر تم نے اسکے پیچھے بچھڑا پکڑا
پیچھے اسکے کو خدا کی جگہ پیچھے موسیٰ علیہ السلام کے جو وہ کوہ طور پر گئے تھے اور تم ظالم ہو جو تم نے
بچھڑے کو معبود بنایا تھا واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور خذوا ما
اتینکم بقوۃ واسمعوا اور یاد کرو اے یہودیو کہ جب لیا تھا ہم نے قول تمھارا اور اٹھایا
اوپر تمہارے ایک پہاڑ کو اور کہا تھا کہ پکڑو تم جو شے دیا ہے ہم نے یعنی توریت کو مضبوط زور سے پکڑو
اور سنو حکم توریت کے یعنی مانو اور وہی کام کرو جو توریت میں لکھا ہے تب قالوا سمعنا
وعصینا واشربوا فی قلوبہم العجل بکفرہم کہا یہودیوں نے زبان
سے سنا ہم نے اور دل میں کہا کہ ہم نے نہ مانا اور پلایا یہودیوں نے یعنی داخل کیا اپنے دلوں میں
محبت کو بچھڑے کے سبب کفر کے اور نہ ماننے کے قل بئسما یامرکم بہ ایمانکم
ان کنتم مؤمنین کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ بری باتیں سکھاتا ہے تمکو
ایمان تمہارا اگر تم ہو مسلمان یعنی اگر یہی تمہارا ایمان ہے جو سکھاتا ہے کہ قرآن کو اور پیغمبر کو نہ مانو
تو یہ بات بری ہے قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون
الناس فتمنوا الموت ان کنتم صدقین ۵ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ اگر
ہے تمہارے ہی واسطے آخرۃ کا گھر یعنی بہشت نزدیک تمہارے ہی واسطے ہے خدا تعالیٰ
کے ہاں سوائے اور آدمیوں کے جو کہتے ہو کہ سوائے ہمارے کوئی بہشت میں نہیں جانے کا
ہم ہی جاویں گے تو بھلا پھر آرزو کرو مر جانے کی اگر سچے ہو تم تو جلد بہشت میں جاؤ سو خدا تعالیٰ
فرماتا ہے ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظلمین ۵
اور ہرگز آرزو نہ کریں گے یہودی موت کی کبھی سبب اس کے جو آگے بھیجا ہے ان کے
ہاتھوں نے یعنی انہوں نے ایسے برے کام کیے ہیں اس سبب موت سے ڈرتے ہیں اور
خدا تعالیٰ جانتا ہے ظالموں کو کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں ولتجدنہم احرص الناس علی ع
حیوۃ ومن الذین اشرکوا یود احدہم لو یعمر الف سنۃ وما ہو
بمزحزحہ من العذاب ان یعمر واللہ بصیر بما یعملون اور البتہ پاویگا تو اے محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو سب لوگوں سے زیادہ حرص کرنے والے زندگی پر اور اُن لوگوں سے جو شریک کرتے ہیں خدا تعالی کے ساتھ اُن کو بھی حریص پاویگا جو چاہتا ہے ہر ایک اُنھوں میں سے کہ ہووے عمر ہزار برس کی یعنی یہودی اور مشرک چاہتے ہیں کہ ہماری ہزار ہزار برس کی عمر ہووے اور نہ چھوٹنا پاویں گے عذاب سے اگر عمر پاویں بڑی جو ہزار برس بھی جیویں تب بھی عذاب میں گرفتار ہوں گے اور خدا تعالی دیکھتا ہے اُن کاموں کو جو یہ لوگ کرتے ہیں **شان نزول** بعضے کہتے ہیں کہ جبرئیل فرشتہ قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لاتا ہے اور جبرئیل ہمارا دشمن ہے اور ہمارے اگلے بزرگوں کو اس سے بہت دکھ اور مصیبت پہنچی ہے اگر جبرئیل کے بدلے اور کوئی فرشتہ خدا تعالی کا پیغام لاوے تو ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاویں سو خدا تعالی نے فرمایا کہ فرشتے بغیر حکم خدا تعالی کے کچھ کام نہیں کرتے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ کہہ جو کوئی کہ ہووے دشمن جبرئیل کا پھر وہ جبرئیل لاتا ہے آسمان سے قرآن کو تیرے دل پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالی کے حکم سے اس پر کہ سچا بتانے والا ہے قرآن اس چیز کو جو اُن کے آگے ہے یعنی توریت اور انجیل اور قرآن راہ دکھانے والا ہے سیدھی اور خوشخبری دینے والا ہے ایمان لانے والوں کو نعمتوں کی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۝ جو کوئی کہ ہووے دشمن خدا تعالی کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا جو یہ فرشتے اور فرشتوں سے مقرب ہیں خدا تعالی کے جو ان کا دشمن ہو وہ کافر ہے پھر بیشک خدا تعالی دشمن ہے کافروں کا وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ اور مقرر اُتاری ہیں ہم نے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتیں روشن یعنی قرآن اور معجزے اور منکر نہ ہوگا کوئی اُن آدمیوں سے مگر بدکار جو حکم سے باہر ہوئے یعنی اُن آیتوں کو سب مانیں گے اور بدکار نہیں مانتے کے أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ کیا اور جس وقت کہ یہودی قرار کریں ایک قول کا یعنی بات مقرر کریں تو اُن میں سے ایک قوم توڑ ڈالیں اُس قول کو یعنی بہت یہودی ایمان نہیں لاتے توریت پر خلاف اُس کے کام کرتے ہیں وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور جس وقت کہ آیا یہودیوں کے پاس بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کے پاس سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ ماننے والا اس چیز کو جو ان پاس ہے توریت تو ڈال دیا ایک قوم نے کتاب والوں سے یعنی یہودیوں کے عالموں نے ڈال دیا خدا تعالیٰ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے جان بوجھ کر اس طرح گویا کہ وہ نہیں جانتے کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کا ہے وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ اور پیچھے لگے ہیں یہ لوگ اس علم کے جو پڑھتے تھے دیو جادو کو سلیمان نبی کی بادشاہت کے وقت اور سلیمان نبی کفر کی بات نہ کرتے تھے یعنی جادو نہ کرتے تھے پر لیکن دیو اس وقت کافر ہوئے تھے جو سکھلاتے تھے لوگوں کو جادو

**قصہ** ـ یہ احوال یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں دیووں نے بہت طرح کے جادو کے عمل اور تماشے جمع کر کے ایک کتاب بنائی تھی اور جاہل احمق لوگوں میں اسے مشہور کیا تھا جب حضرت سلیمان کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے وہ کتاب منگا کر صندوق میں بند کر کے زمین میں گاڑ دی جب حضرت سلیمان کا وصال ہوا پیچھے ان کے دیووں نے اس صندوق کو نکال کر لوگوں سے کہا کہ حضرت سلیمان اسی کتاب کے عمل سے بادشاہت کرتے تھے اس سبب یہودی حضرت سلیمان کو کہتے تھے کہ یہ جادو ان سے ہے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ سلیمان نبی جادو نہ کرتے تھے وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ اور اس علم کے پیچھے لگے ہیں یہودی جو اترا ہے دو فرشتوں پر بابل کے شہر میں ان فرشتوں کا نام ہاروت ماروت ہے

**قصہ** ان کا یوں ہے کہ ہاروت ماروت گنہگار آدمیوں کو طعن کرتے تھے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ آدمی گرفتار ہیں نفس اور شہوت میں اگر وہ نفس تمکو لگ جائے تو تم ان سے بھی بدتر کام کرو انہوں نے کہا کہ ہم سے ہرگز گناہ نہ ہوگا خدا تعالیٰ نے نفس اور شہوت جیسا کہ آدمیوں کو ہے ویسا ہی ان کو لگا دیا اور حاکم کر کے زمین پر بھیجا تو لوگوں کو راہ خدا تعالیٰ کی بتاتے پھر وہ دو فرشتے دن کو خلقت سے معاملہ رکھتے اور عبادت کرتے اور رات کو آسمان پر چلے جاتے خدا تعالیٰ نے ان دونوں فرشتوں پر جادو اتارا تھا اس واسطے کہ اس وقت جادوگر پیغمبری کا دعوی کرتے تھے تو یہ فرشتے اس زمانے کے عقلمندوں کو سکھاتے پھر وہ عقلمند جادو کے بھید جان کر ان دعوا کرنے والوں کو جھوٹا کریں

ساحت کرکے سو ہاروت ماروت بہت مدت تک ایک عورت پر جس کا نام زہرہ تھا
عاشق ہوئے اور شراب پیکر ایک خون ناحق کیا اور بت کو سجدہ کیا ان گناہوں کے سبب
آسمان پر جانے سے موقوف ہوئے بابل کے کوئیں میں لٹکے ہیں وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ
حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَکْفُرْ اور نہیں سکھاتے وہ دو فرشتے بعد قید ہونے کے
جادو کسی کو جب تک کہ پہلے کہہ نہ لیتے ہیں کہہ دیتے سیکھنے والوں کو کہ ہم تو ہیں آزمائش
خلقت کی ہیں پھر تم کافر مت ہو جادو سیکھ کر یعنی جو کوئی جادو سیکھے گا اس سے ایمان نہیں
سوائے عذاب کے کچھ بھلائی نہیں فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ
وَمَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ پھر سیکھتے ہیں یہ لوگ ان دو فرشتوں سے وہ
جادو جس سے جدائی ڈالتے ہیں مرد میں اور اس کی عورت میں اور نہیں ہیں جادوگر نقصان کرنے والے
جادو سے کسی کا مگر حکم خدا تعالیٰ کے سے یعنی تقدیر میں ہوتا ہے تو جادو بھی اثر کرتا ہے وَ
یَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اور سیکھتے ہیں جادوگر وہ چیز
جو نقصان کرے ان کا اور فائدہ نہ کرے اور نہیں سیکھتے جادو سیکھنے میں ہر طرح نقصان ہی ہے
فائدہ کچھ نہیں اور مقرر خوب جانتے ہیں وہ جنہوں نے خریدا جادو کو کہ کچھ نہیں اس کو حصہ
نیکی کا اس جہان میں یعنی جس نے جادو سیکھا اس نے اپنی عاقبت خراب کی اور بری چیز ہے
جادو جس کے بدلے بیچا انہوں نے اپنے آپ کو اگر ہوتے وہ جاننے والے اس بات کو
تو جانتے کہ بہت برا ہے جادو وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
خَیْرٌ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اور اگر یہودی ایمان لاتے قرآن پر اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ع ۱۲
وسلم پر اور پرہیز کرتے گناہوں سے تو البتہ بدلہ پاتے خدا تعالیٰ کے پاس اچھا رشوت سے
جو لیتے ہیں تعریف چھپا کر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اگر جانتے وہ اس بات کو یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت کہو پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بات کرنے کے وقت
کہ راعنا یعنی متوجہ ہو ہماری طرف اور رعایت کر ہم پر مسلمان کوئی جو بات حضرت کی نہ سمجھتا
تو کہتا کہ راعنا یعنی مہربانی کر اور پھر سمجھا ہمیں اس بات کو اور یہ لفظ یہودیوں کی زبان میں
بری بات تھی یا گالی تھی مسلمانوں کو دیکھ کر یہودی بھی اپنی نیت بد دل میں رکھ کر حضرت کو کہتے

راعنا سو واسطے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ لفظ راعنا نہ کہو اور کہو کہ **انظرنا** یعنی دیکھ ہماری طرف اور مہربانی کر معنی ان دونوں لفظوں کے ایک ہیں اور سنو بات کو دل لگا کر جو پھر دوبارہ پوچھنا نہ پڑے اور کافروں کے واسطے جو لفظ برا سمجھ کر عداوت سے کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے واسطے عذاب ہے دکھ دینے والا کہ پھر کبھی کم ہوگا

مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

نہیں چاہتے وہ لوگ جو کافر ہیں کتاب والوں سے یعنی یہودی اور نہ مشرک مکے کے رہنے والے چاہتے ہیں وہ کہ اترے تم پر اے مسلمانوں کچھ بھلائی تمہارے پروردگار کی طرف سے یعنی قرآن نہ اترے یہودی چاہتے تھے کہ پیغمبر آخری زمانے کا بنی اسرائیل میں سے پیدا ہووے اور مشرک مکے کے آرزو رکھتے تھے کہ کوئی دولتمند ہماری قوم سے پیغمبر ہو اس سبب یہ دونوں دشمن تھے اور خدا تعالی خاص اپنا کرتا ہے اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی صاحب بڑے فضل اور بزرگی کا ہے **شان نزول** یہودی طعن کرکے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تمہارے قرآن میں بعضی آیت موقوف ہوتی ہے اگر خدا تعالی کی طرف سے ہے تو اس میں کیا عیب ہوتا ہے جو موقوف کرتے ہیں سو خدا تعالی نے ان کے جواب میں یہ آیت بھیجی مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت قرآن کی موافق مصلحت وقت کے یا بھلوا دیتے ہیں اس آیت کو دلوں سے تو لاتے ہیں ہم یعنی بھیج دیتے ہیں یا ہم اس سے اچھی جیسے کہ لڑائی میں اول حکم تھا کہ دس کافروں سے ایک مسلمان لڑے پھر حکم ہوا کہ دو کافروں سے ایک مسلمان لڑے یہ آسانی ہوئی مسلمانوں پر یا برابر اس کی آیت بھیجتے ہیں جیسے کہ پہلے حکم تھا کہ بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو پھر مکے کی طرف نماز کا حکم ہوا اے کیا نہیں جانتا تو اس بات کو کہ خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے سو حکم کرتا ہے

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

اے کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ خدا تعالی ہی کے واسطے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں ہے واسطے تمہارے سوائے خدا تعالی کے کوئی دوست جو تمہیں فائدہ پہنچاوے اور نہ کوئی تمہارا مدد کرنے والا ہے جو تمہاری نقصان کو تم سے دور کرے

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ
بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِیْلِ کیا تم چاہتے ہو اے مسلمانوں کہ سوال کرو اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے جیسے کہ سوال کئے تھے موسی نبی علیہ السلام سے اس کی شریر امت نے پہلے اس سے اور
جو کوئی بدل ڈالے کفر کو مسلمان ہوئے پیچھے البتہ وہ گم ہوا سیدھی راہ سے یعنی جو کوئی یہودیوں کے بہکانے
سے اپنے نبی پر شبہہ لاویگا پھر شبہہ کا لانا ہی داخل ہونا کفر میں ہے وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ
یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا ښ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْحَقُّ
چاہتے ہیں بہت لوگ کتاب والوں سے یعنی بہت سے یہودیوں کو آرزو ہے کہ کسی طرح تمکو
دین سے پھیر کر مسلمان ہوئے کے پیچھے تمکو کافر کر دیں اپنے جی کے حسد سے بعد اس کے جو کھل چکا
ان پر حق یعنی یہودیوں کو یقین ہو چکا ہے کہ تمہارا دین اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب
حق اور درست ہے پر حسد سے چاہتے ہیں کہ تمھیں دین اسلام سے پھیر دیں فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا
حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ ۭ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ سو در گذر و اے مسلمانوں اور خیال ع
نکرو ان کی باتوں پر جب تک بھیجے خدا تعالی اپنا حکم بیشک خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے
سو آخر کو حکم آیا کہ یہودیوں کو مدینہ کے گرد سے نکال دو وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور قائم رکھو نماز کو
جو وقت پر ہمیشہ پڑھا کرو اور دو مال زکوة کا اور وہ جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے نیکی اور مال خیرات
کر کے پاؤ گے تم وہ اس جہان میں خدا تعالی کے پاس سے بیشک خدا تعالی جو کچھ تم کرتے ہو سب
دیکھتا ہے وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّھُمْ ۭ قُلْ ھَاتُوْا
بُرْھَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی اور نصاری کہ ہرگز کوئی اندر نجاویگا بہشت کے
مگر وہ جو ہوگا یہودی یا نصرانی یعنی یہودی کہتے تھے کہ ہمارے سوائے کوئی بہشت میں نجاویگا
اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے بغیر بہشت میں کوئی نجاویگا سو خدا تعالی فرماتا ہے یہ باتیں
ان کی آرزو ہے اپنی خوشی سے کہتے ہیں تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہودیوں اور نصرانیوں کو
کہ لاؤ کوئی دلیل اس بات پر اگر تم سچے ہو تو کیونکر تمنے جانا کہ تمہارے سوائے کوئی بہشت میں نجاویگا
لیکن منہ سے کہتے ہو یہودی اور نصرانی جھوٹے ہیں بَلٰى ۤ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَھُوَ مُحْسِنٌ
فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ہاں بلکہ جس نے تابعداری
کی اور متوجہ رکھا اپنا خدا تعالی کے حکم بجا لانے پر اور وہ نیک کام کرنیوالا ہے پھر اس کو بدلہ ہے

اُس نیک کاموں کا اُن کے پروردگار کے پاس سے اور نہ کچھ ڈر ہے اُن لوگوں پر اور نہ غمگین ہوں گے کسی چیز کے سبب وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اور کہتے ہیں یہودی کہ نہیں ہیں نصرانی کچھ راہ پر دین کی اور کہتے ہیں نصرانی کہ نہیں ہیں یہودی کچھ دین کی راہ پر اس پر کہ یہ سب پڑھتے ہیں کتاب توریت اور انجیل یہودیوں نے توریت پڑھ کر جانا کہ نصرانی حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا سمجھ کر کافر ہوئے اور نصرانیوں نے انجیل میں پڑھا کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر نہ جان کر کافر ہوئے كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اسی طرح کہا اُن لوگوں نے جو نجانتے تھے اور کوئی کتاب خدا تعالی کی نہ پڑھے ہوئے تھے جیسے مشرک عرب کے جس طرح کہ یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں یعنی ہر ایک ہر دوسرے فرقہ کو بے راہ جانتا ہے دین میں پھر خدا تعالی حکم کریگا اُن لوگوں میں قیامت کے دن اُس چیز میں جو یہ ہر ایک اُس میں جھگڑتے ہیں وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۝ اور کون ہے بڑا ظالم اُس شخص سے جو منع کرے خدا تعالی کی مسجدوں سے یعنی وہاں نجاویں اسواسطے جو یاد کریں مسجدوں میں نام خدا تعالی کا اور بندگی کریں مسجدوں میں اور تلاش کرے وہ شخص مسجدوں کے ویران کرنے کے وہی لوگ ہیں جو نہیں ہے اُن کو مقدور جو مسجد کے اندر آویں مگر ڈرتے ہوئے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ انہیں لوگوں کے واسطے ہے بیچ دنیا میں خواری اور رسوائی اور انہیں کے واسطے ہے اُس جہان میں عذاب بڑا شان نزول کہتے ہیں کہ کسی شخص مسافر ایک رات کو اندھیرے میں جاتے تھے بدلی کے سبب قبلہ معلوم نہوا تو ہر ایک نے اپنی اٹکل سے جنگل میں لکیر محراب کی زمین پر بنا کر نماز پڑھی صبح جو دیکھا تو کسی کی محراب قبلہ کی طرف نہ تھی پھر جب مدینہ میں پہنچے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت مانگی جو اس نماز کو پھر کر قضا پڑھیں تب یہ آیت اتری وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور خدا تعالی ہی کی ہے جگہ نکلنے سورج کی اور جگہ ڈوبنے سورج کی یعنی جہاں سے سورج نکلتا ہے اور جہاں ڈوبتا ہے یہ سب طرفیں خدا تعالی ہی کی ہیں پھر جدھر کو منہ لاؤ بندگی کرنے کو پھر اُس جگہ خدا تعالی متوجہ ہے اور دیکھتا ہے اپنی بندے کو بیشک خدا تعالی ہے نہایت بخشش کرنے والا ہے

سب کچھ جاننے والا ہے تمہارے دل کی نیتوں کا وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی اور نصرانی کے
اختیار کیا خدا نے فرزند یہود حضرت عزیر کو اور نصاری حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تو پاک ہے
خدا تعالی ایسی باتوں سے اور سب عیبوں سے بلکہ اسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں
اور زمین میں وہ سب کا مالک اور خداوند ہے اور سب اسی کے تابعدار فرمانبردار ہیں اور
خدا تعالی ہے بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
فَیَكُوْنُ ۝ نیا پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو
تو پھر اتنا ہی ہے جو کہتا ہے اس کام کو کہ ہو وہ ہو جاتا ہے اسی وقت وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ
لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ط كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ
قَوْلِهِمْ ط تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ط قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝
اور کہا ان لوگوں نے جو نہیں جانتے پڑھنا یعنی جاہل کہتے ہیں کہ کیوں نہیں بات کرتا ہم سے
خدا تعالی یا آوے ہم میں سے کسی پاس کوئی آیت جیسے قرآن کی کہتیں اترتی ہیں سو
خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ لوگ بھی ویسی بات کہتے ہیں جیسا کہ کہا تھا ان لوگوں نے جو ان سے
پہلے تھے حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم السلام کے وقت ان لوگوں کے دل بھی انہیں
لوگوں سے ہیں کفر میں اور دشمنی میں سو مقرر بیان کر دیں ہمنے نشانیاں جو پیغمبر
برحق ہے واسطے ان لوگوں کے جو یقین لاتے ہیں اور سچ جانتے ہیں قرآن اور رسول کو
اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ۝
بیشک ہمنے تجکو بھیجا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی بات لیکر یعنی قرآن سمیت بھیجا تجھے
خوشخبری دینے والا مومنوں کو اور ڈرانے والا کافروں کو اور نہ پوچھا جاویگا تو دوزخ کے
رہنے والوں کے احوال سے یعنی تجھے نہ پوچھیں گے کہ ان کو مسلمان کیوں نہ کیا وَلَنْ تَرْضٰى
عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ
هُوَ الْهُدٰى ط اور ہرگز راضی نہوں گے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی
اور نہ نصرانی جب تک کہ تابعداری کرے تو ان کے دین کی یعنی جب دین ان کا قبول
کرے گا تو تب تجھ سے خوش ہوں گے کہہ ان کو کہ جب تم اپنے دین کی تعریف
کرتے ہو جانو کہ مقرر جو راہ خدا تعالی دکھاوے وہی راہ اصل سیدھی ہے

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ
مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ اور اگر تابعداری کرے تو ان کی چاہ کی خوشی کی یعنی جو وہ کہین سو کرے تو بعد اسکے
جو آیا ہے تیرے پاس علم اور سمجھ یعنی قرآن تو پھر کوئی نہین تجکو خدا تعالی کے عذاب سے چھڑانیوالا
دوست اور نہ کوئی مدد کرنیوالا یہ اشارہ ہے امت کو یعنی جو کوئی مسلمان ہوکر قرآن سمجھ کر دین سے
پھرے گا تو اسے کوئی عذاب سے چھڑا نہ سکیگا الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ
أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وہ لوگ جنکو
دی ہمنے کتاب توریت سو وہ لوگ پڑھتے ہین اس کتاب کو جیسے کہ حق پڑھنے کا ہے یعنی اس کتاب کا
حکم مان کر ویسے ہی کام کرتے ہین وہ لوگ ایمان لائے ہین اس کتاب پر اور جو کوئی کافر ہوا اور
نہ مانا اس کتاب کو تو پھر وہی لوگ نقصان پائے ہوئے ہین کئی شخص یہودیون مین سے ایمان
لائے تھے جیسے کہ عبد اللہ بن سلام اور اس کے دوست يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ
الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ اے بنی اسرائیل یاد کرو
ان نعمتون کو اور احسانون کو جو انعام کیے ہین نے تم پر یعنی تمہارے اگلے بڑون پر اور وہ یاد کرو
کہ بڑائی دی تمہارے انھین بزرگون کو اس وقت کے سب آدمیون پر وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي
نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝
اور ڈرو اس دن کے عذاب سے جو اس دن ہول سے کوئی شخص کسی کے کام نہ آویگا
ذرا بھی اور نہ قبول ہوگا بدلہ گناہون کا کسی سے یعنی کسی کے گناہ کے بدلے کچھ لیکر معاف نہوگا
عذاب اور نہ فائدہ کریگا کسی کو بخشوانا بخشوانے والے کا اور نہ کافر اس دن مدد دیے جاوینگے
یعنی کوئی ان کی مدد نکر سکے گا وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ط اور یاد کرو
یعنی مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب آزمایا ابراہیم نبی علیہ السلام کو اسکے پروردگار
نے کئی باتون سے جیسے حج کے مناسک اور سنتین جو اب تک مشہور ہین جیسے حجامت مین
کئی چیزین ہین اور ختنہ اور مسواک یعنی خدا تعالی نے حکم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ یہ
کام کر پھر انہون نے سب پورے کیے اور بجالائے تب قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ
إِمَامًا ط فرمایا خدا تعالی نے کہ تو جو حکم بجالایا تو ہمنے کیا تجکو واسطے سب لوگون کے پیشوا دین
مین جو سب نبی تیری متابعت مین چلین گے یہ انعام خدا تعالی کا سنکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝ کہا اور میری اولاد مین سے بھی امام کر

جیسا تجھے کیا تب کہا پروردگار نے کہ نہیں پہنچتا میرا قول ظالموں کو یعنی جو ظالم ہوگا تیری اولاد سے میری نعمت یا امامت نہ پہنچے گی فائدہ بنی اسرائیل مغرور تھے اور کہتے تھے کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور خدا تعالی نے وعدہ دیا ہے کہ نبوت اور بزرگی تیری اولاد میں دی سو حضرت ابراہیم کا دین سب مانتے ہیں اب خدا تعالی فرماتا ہے۔ اور سمجھاتا ہے انہیں کہ وعدہ خدا تعالی کا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو ہے جو نیک راہ چلتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے ایک مدت تلک حضرت اسحاق کی اولاد میں پیغمبری اور بزرگی رہی اب حضرت اسمعیل کی اولاد کو پہنچی اور ان کی دعا دونوں بیٹوں کے حق میں ہے وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب مقرر کیا ہم نے کعبے کے گھر کو جمع ہونے کی جگہ ثواب کے لوگوں کے واسطے جو ہر سال حج کرنے آتے ہیں اور کیا اس گھر کو جگہ امن کی جو کوئی کسی پر وہاں ہرگز ظلم زیادتی نہ کرے اور پکڑو اے مسلمانوں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز مقام ابراہیم کا ایک جگہ ہے کہ ہیں اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پانو کا نشان ہے وہاں جا کر نماز پڑھتے ہیں وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ اور قول کیا یعنی حکم کیا ہم نے طرف ابراہیم کے اور اس کے بیٹے اسمٰعیل کو وہ کہ پاک کریں میرے گھر کو یعنی کعبہ میں کوئی برا کام نہ کرے اور ناپاک اسے طواف نہ کرے تو ستھرا رہے واسطے طواف کرنے والوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے اور رکوع سجود کرنے والوں کے یعنی نماز پڑھنے والوں کے واسطے پاک کریں کعبہ کے گھر کو جو اسے خدا تعالی نے اپنا گھر کہا ہے وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا یعنی جب دعا مانگی ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے بنا اس گھر کو شہر امن کا بے ڈر اور روزی دی اس شہر کے رہنے والوں کو میووں کی جو یہاں کے رہنے والے یقین لاویں خدا تعالی پر اور قیامت کے دن پر یعنی مومنوں کو میووں کی روزی دی پھر قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ کہا خدا تعالی نے اور جو کوئی کافر ہووے اس کو بھی نفع ہے تھوڑا سا یعنی دنیا ہی میں پھر اس کافر کو عاجز اور لاچار کر رکھیں گے دوزخ کی آگ میں عذاب ہوگا

اُسے وہ بہت بری جگہ ہے دوزخ اُن کی جا رہنے کی وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ
الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ جب اٹھانے لگے بنیاد کعبے کی دیواروں کی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام
تب دعا مانگی اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے قبول کر ہم سے اس کام کو بیشک تو ہی ہے سننے والا
سب کی دعا تو ہی ہے جاننے والا سب کے احوال کا اور دل کی نیتوں کا اور دعا مانگی انہوں نے کہ
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ
عَلَیْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ اے پروردگار ہمارے کر تو ہمکو حکم بردار اپنا
اور ہماری اولاد کو کر ایک قوم فرمان بردار اپنے حکم کا یعنی حضرت ابراہیم اور اُن کے بیٹے
حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے یہ دعا مانگی کہ اے پروردگار ہمکو اور ہماری اولاد کو توفیق دے
جو ہمیشہ تیرے حکم بردار ہیں اور دکھا یعنی سکھا ہمکو دستور حج کے جس جس مکان میں جو جو کچھ
کام کرتے ہیں وہ بتا ہمکو اور معاف کر ہمکو ہماری خطائیں۔ بیشک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا
مہربانی کرنے والا اور دعا مانگی یہ کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ
وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ اے پروردگار ہمارے
اٹھا یعنی پیدا کر ہماری اولاد میں سے ایک پیغمبر انہیں میں کا جو پڑھے اُن پر تیری کلام کی
آیتیں اور سکھاوے اُن کو کتاب کا پڑھنا اور عقل اور دانائی کی باتیں بتاوے اور پاک کرے
ان لوگوں کو گناہوں سے۔ بیشک تو ہی ہے بہت زبردست مضبوط کام کرنیوالا خدا تعالیٰ
نے اُن کی دعا قبول کی وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط وَلَقَدِ
اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ج وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور کون ہے
جو پھرے ابراہیم علیہ السلام کے مذہب سے مگر وہ کوئی جو احمق ہووے جی اُس کا۔ اور
بیشک ہمنے ابراہیم کو چن لیا ہے اور خاصہ کیا اپنے درگاہ کا دنیا میں اور مقرر ابراہیم علیہ السلام
آخرت میں نیکیوں سے ہے اور اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ لا قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
یاد کر جب کہا ابراہیم علیہ السلام کو اس کے پروردگار نے کہ حکم برداری کر کہا ابراہیم علیہ السلام
نے کہ میں حکم بردار ہوں تمام عالم کے پروردگار کا وَوَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ ط
یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور یہی
وصیت کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور اس کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے بھی

وصیت کی کہ اے بیٹو مقرر خدا تعالی نے چنکر دیا تمکو دین سب دینون سے اچھا پھر نہ مریو تم مگر
مسلمانی پر یعنی ایکدم دین کو نچھوڑیو مرتے دقت تک اسی دین میں مر جائیو اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ
اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ لا اِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ط
کیا تم موجود تھے اسوقت جب کہ آپہنچی یعقوب علیہ السلام کو موت یعنی تمکو خبر ہے کہ یعقوب علیہ السلام
نے مرنے کے وقت جب کہا اپنے بیٹون کو کہ تم کیا پوجوگے اور کس کی بندگی کروگے میرے پیچھے
قَالُوا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرٰهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا
وَّنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ کہا بیٹون نے کہ ہم پوجینگے اور بندگی کرینگے تیرے خدا تعالی کی اور
تیرے باپ دادا کے پروردگار کی جو دادا تیرا ابراہیم اور تایا تیرا اسمعیل اور باپ تیرا
اسحق علیہ السلام ہیں وہی ایک خدا تعالی ہے اور ہم اُسی پروردگار کے حکم بردار تابعدار
ہیں اور بندگی کرنے والے ہین تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ
وَلَا تُسْئَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥ یہ ایک جماعت تھی یعنی حضرت ابراہیم
اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق اور حضرت یعقوب علیہم السلام اور اُن کی اولاد سو وہ
گذر گئے اُن کے واسطے ہے بدلہ اُن کامون کا جو اُنہون نے کئے اور تمہارے واسطے ہے
بدلہ اُن کامون کا جو تمنے کئے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤگے تم یعنی تم سے نپوچھینگے اُن کے
کامون سے فائدہ یہودیون کو یقین یون تھا کہ ماں باپ کے گناہون میں اولاد
گرفتار ہوگی اور اُن کے ثواب میں بھی اولاد شریک ہوگی سو یہ غلط ہے اپنا ہی کیا اپنے
آگے آوے گا بھلا یا برا وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوا ط قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِمَ
حَنِيفًا ط وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٥ اور کہتے ہین یہودی مسلمانون کو کہ یہودی ہوجاؤ اور
نصرانی کہتے ہین کہ نصرانی ہو تو راہ پاؤ تم سیدھی دین کی تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ نہین مانتے تمہارا کہنا بلکہ تابعداری کرتے ہین ہم ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کی جو وہ
سب بُرے دین اور مذہبون سے علیحدہ ہے اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک
لانے والون سے اور قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرٰهِمَ
وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا اُوتِيَ
النَّبِيُّونَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ٥ کہو تم اے مسلمانون کہ
ہم ایمان لائے خدا تعالی پر اور اُس پر ایمان لائے جو اُترا ہم پر قرآن اور اُس پر ایمان لائے ہم

جو اترا ابراہیم پر اور اس کے بیٹوں اسمٰعیل اور اسحاق پر اور اس کے پوتے یعقوب پر علیہم السلام
اور جو ان کی اولاد پر اترا اور ایمان لائے ہم اس پر جو اترا موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام پر اور
جو ملا ہے اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے سب پر ایمان لائے ہم جو تفاوت
اور جدائی نہیں کرتے ہم ان سب پیغمبروں سے ایک میں بھی اور ہم اسی پروردگار کے حکم بردار
ہیں فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پھر اگر ایمان لاویں یہودی اور
نصرانی جس طرح تم ایمان لائے ہو ان سب پیغمبروں پر اور ان کی کتابوں پر پھر البتہ
سیدھی راہ پائی انہوں نے بھی اور اگر پھر جاویں دین اسلام سے اور نہ مانیں تو پھر مقرر
ہیں وہ عداوت اور دشمنی میں پھر کفایت کرے گا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان کی بدی سے خدا تعالی یعنی وہ کچھ برا نہ کر سکیں گے دشمنی سے اور خدا تعالی سننے والا ہے
سب کی باتوں کا اور جاننے والا ہے سب کے احوال کا اور نیتوں کا ۞

**فائدہ** ان آیتوں سے یہودی پھر گئے اور دین اسلام قبول نہ کیا اور نصرانیوں کو بھی
یہ برا لگا اور اپنی بڑائی اور شیخی کر کے کہا کہ ہمارے ہاں ایک رنگ رہے جو مسلمانوں پاس
نہیں ہے نصرانیوں نے ایک رنگ زرد بنا کر دستور مقرر کر رکھا تھا کہ جب ان کے بچہ
پیدا ہوتا یا کوئی ان کے دین میں آتا تو اس رنگ میں اسے غوطہ دے کر کہتے کہ خاصہ پاکیزہ
نصرانی ہوا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے مسلمانوں کہو تم کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ
مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۞ کہ رنگ خدا تعالی کا قبول کیا
ہم نے جو دین حق اور درست ہے اور کونسا رنگ بہتر ہے خدا تعالی کے رنگ سے جو سب سے
بہتر دین ہے اور پاک ہوتا ہے اس دین میں آ کر سب طرح کی ناپاکی سے اور ہم خدا تعالی
ہی کی بندگی کرتے ہیں اور قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۞ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ کیا تم
جھگڑتے ہو ہم سے خدا تعالی کے دین میں اور وہ پروردگار ہمارا اور پروردگار
تمہارا اور ہمکو ہے بدلہ ہمارے کاموں کا جیسا کہ ہم کریں اور تمہارے واسطے ہے بدلہ
تمہارے کاموں کا جیسا کہ تم کرو اور ہم تو نرے خدا تعالی ہی کو مانتے ہیں اور اسی پر
یقین لائے ہیں اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ اے کیا تم کہتے ہو اپنے گمان سے کہ حضرت
ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام اور اُن کی اولاد یہودی تھے
یا نصرانی کہتے ہیں کہ وہ سب نصرانی تھے قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ کیا تم خوب جانتے ہو اُن پیغمبروں کا دین یا خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے جس نے اُن کو پیدا
کیا کہ اُن کا دین کیا تھا اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو چھپاوے وہ گواہی جو اُس کے
پاس تحقیق ہو چکی ہو خدا تعالیٰ کی طرف سے اور خدا تعالیٰ نہیں ہے بے خبر اُن کاموں سے
جو تم کرتے ہو۔ یہود اور نصاریٰ کو توریت اور انجیل سے تحقیق معلوم تھا جو نشانیاں
اُن کتابوں میں لکھی تھیں سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہچانیں یہ سب جان کر گواہی
نہ دی کہ یہی آخری زمانے کا پیغمبر ہے بلکہ اِس بات کو پھیر دیا تو یہی بڑے ظالم ہیں
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ
عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وہ پیغمبر جنکا ذکر ہوا وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی اُن کے واسطے ہے بدلہ
اُن کاموں کا جو اُنہوں نے کیے اور تمہارے واسطے ہے بدلہ اُن کاموں کا جو تم نے کیے
اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤ گے تم یعنی تم سے پوچھیں گے اُن کے کاموں سے جب تک حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے میں تھے تو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر حضرت
جب مدینہ میں تشریف لائے تب حکم الٰہی سے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے
تو یہودی اِس بات سے خوش ہو کر کہنے لگے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے
دین کو نہیں مانتا لیکن ہمارے قبلہ کی طرف نماز تو پڑھتا ہے اور بعضے یہودی کہتے تھے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ سے واقف نہ تھے ہمیں دیکھ کر بیت المقدس کی طرف
نماز پڑھنے لگے ایسی باتوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے
کہ حکم آوے جو کعبہ کی طرف نماز پڑھو جب تک کہ حکم آیا تب یہودی اور منافق طعن کرنے لگے
خدا تعالیٰ اُن کے حال سے خبر دیتا ہے

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ
كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ اب کہیں گے احمق بیوقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو اُن کے

قبلے سے جس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے یعنی بیت المقدس کی طرف جو نماز پڑھتے تھے اب
انہیں کیا ہوا جو اودھر سے منھ پھیر کر کعبہ کی طرف کیا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تو قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
کہہ کہ خدا تعالیٰ ہی کی ہیں طرفین مشرق اور مغرب کی راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ
کی طرف یعنی جسے چاہتا ہے اسے فرماتا ہے کہ اس طرف چلو سب طرف اسی کی ہے سب طرف کا
مالک ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ اور جیسا کہ تمہارا قبلہ بہتر مقرر کیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
بنایا ہوا تھا ایسا ہی تمکو کیا ایک قوم معتدل یعنی راست اور درست تو ہو تم گواہ منکروں پر
قیامت کے دن اور ہووے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر گواہی دینے والا وَمَا جَعَلْنَا
الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ
اور نکیا ہمنے مقرر وہ قبلہ جس کی طرف تو نماز پڑھتا ہے مگر اسواسطے کہ تو جانیں جو کون تابعداری
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہے نماز پڑھنے میں اور کون پھر جاتا ہے اُلٹے پاؤں یعنی
آزماویں جو کون تابعداری میں قائم رہتا ہے اور کون دین سے پھر جاتا ہے وَاِنْ كَانَتْ
لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ اور یہ قبلہ کا پھرنا البتہ بھاری ہے مگر ان پر جنکو راہ
دکھائی خدا تعالیٰ نے یعنی بیت المقدس کی طرف سے پھر کر کعبہ کی طرف نماز پڑھنا بڑی اور
بھاری بات ہے پر مسلمانوں کو جو خدا تعالیٰ نے ہدایت دی ہے آسان ہے ٭

**فائدہ** یہودی اس میں شبہ اُٹھاتے تھے کہ اگر یہ قبلہ اصل ہے تو اتنی مدت کی نماز
جو بیت المقدس کی طرف پڑھی تھی ضائع ہوئی اور جو لوگ پہلے اس سے مر گئے وہ بیراہ موئے
سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ۝ اور نہیں ہے خدا تعالیٰ جو ضائع کرے یقین لانا تمہارا اے مسلمانوں
جو تم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بیشک خدا تعالیٰ لوگوں پر البتہ مہربان ہے
مہر کرنے والا **فائدہ** یہودی جو کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے قبلے کی طرف
نماز پڑھتا ہے اس سبب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ کعبہ کیطرف
نماز پڑھنے کا حکم آوے سو آسمان کی طرف منھ کرکے راہ دیکھتے تھے جو شاید فرشتہ حکم
لاوے جو کعبہ کی طرف نماز پڑھا کریں یہ آیت اُتری قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ

فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا ۪ فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
ہم دیکھتے ہیں پھرنا تیرے منہ کا جو پھیرتا ہے آسمان کی طرف پھر البتہ پھیرا دینگے
اُس طرف قبلہ تیرا جدھر کو تیری خواہش اور تمنا تھی اب پھیر منہ اپنا نماز کے وقت مسجد حرام
کی طرف جو کعبہ ہے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ ؕ اور جس جگہ ہو تم
مسافری میں دریا کی یا خشکی کی اے مسلمانوں تو منہ پھیرو اپنا نماز کے وقت اُس کی طرف
کعبہ میں جو کعبہ ہے اُسے مسجد حرام کہتے ہیں اسواسطے کہ بڑی حرمت کا ہے اور وہاں
کئی باتیں منع ہیں جیسے آدمی کو مارنا اور جانور کا ستانا اور گری چیز کا اٹھانا زمین سے
تو ہے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعت پڑھی تھی جو یہ آیت اتری
اور حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت نماز کے
بیچ کعبہ کی طرف پھر گئے اور دو رکعتیں باقی کی کعبہ کی طرف پڑھیں سمیت یاروں کے جو
پیچھے ساتھ جماعت کے پڑھتے تھے اس مسجد کو ذو قبلتین کہتے ہیں یعنی دو قبلہ والے
وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ ؕ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝
اور بیشک وہ لوگ جنکو کتاب دی ہے البتہ جانتے ہیں اس بات کو کہ پھرنا کعبہ کی طرف
درست ہے اُن کے پروردگار کی طرف سے یعنی یہودی جانتے تھے جو توریت میں
پڑھا تھا کہ آخری زمانے کا پیغمبر اول بیت المقدس کی طرف نماز ادا کریگا اور آخر کو کعبے
کی طرف نماز پڑھا کریگا یہ جان کر حسد سے انکار کرتے ہیں اور نہیں ہے بیخبر خدا تعالے
اُن کاموں سے جو یہودی کرتے ہیں انکار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَۃٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَکَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَھُمْ ۚ وَمَا بَعْضُھُمْ
بِتَابِعٍ قِبْلَۃَ بَعْضٍ ؕ اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے یہود و نصاریٰ
کے واسطے سب نشانیاں اور معجزے اور دلیلیں اس بات پر کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھنا
درست اور واجبی ہے تو بھی تابعداری نہ کریں گے وہ تیرے قبلہ کی اور نہ تو مانے گا اُن کے
قبلہ کو اور نہیں مانتے بعضے اُن میں سے بعضے کے قبلہ کو یعنی نہ یہودی نصرانیوں کے
قبلہ کو مانتے ہیں اور نہ نصرانی یہودیوں کے قبلہ کو مانتے ہیں وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۘ اور اگر تو تابعداری ع
کرے اُن کے جی کی خوشی کی یعنی اُن کے قبلہ کی طرف نماز پڑھی تو بعد اس کے کہ آیا تیرے پاس

علم اور خبر کہ قبلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا برحق ہے پھر مقرر ہووے ظالموں سے ہو
الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ
لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اور وہ لوگ کہ جنکو کتاب دی ہے یعنی یہود اور نصاریٰ
پہچانتے ہیں اس بات کو جیسا کہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور ایک قوم اُن میں سے
چھپاتے ہیں حق بات کو اور وہ آپ جانتے ہیں کہ ہم چھپاتے ہیں الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ حق ہے اور درست ہے یہ بات تیرے پروردگار کی
طرف سے پھر مت ہو تم اے مسلمانوں شک لانے والوں میں سے کہ بیت المقدس سے
کعبہ کی طرف نماز کیوں پڑھنے لگے وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ
أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ اور ہر ایک قوم کا
قبلہ ہے ایک طرف سو اس قوم نے اس طرف منہ کیا ہے پھر تم اے مسلمانوں آگے
بڑھ جاؤ سب سے نیک کاموں میں جس جگہ اور جس قبلہ کی طرف ہوگے اور رہوگے اے لوگو
لاویگا تم سب کو خدا تعالیٰ اکٹھا کرکے جہاں ہوگے بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت
رکھتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ اور جس مکان سے باہر نکلے
سفری کے واسطے سو پھیر منہ اپنے کو نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف جو کعبہ ہے
اور کعبہ کی طرف نماز پڑھنا تحقیق اور درست ہے تیرے پروردگار کی طرف سے اور نہیں ہے
بیخبر خدا تعالیٰ اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ
عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي
عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ اور جس جگہ سے باہر نکلے
مسافری کے واسطے پھیر منہ اپنے کو نماز کے وقت طرف مسجد حرام کے جو کعبہ ہے اور
جس مکان میں ہو تم رہنے والے اے مسلمانوں تو پھیرو اپنے منہ کو کعبہ کی طرف
تو نہ رہے لوگوں کو تم پر جھگڑنے کی بات مگر وہ لوگ جو بے انصاف ہیں اُن میں سے
اُن کو کہنے دو اور اُن کے کہنے سے مت ڈرو اور ڈرو مجھ سے میرا حکم بجا لاؤ
تو تمام کروں میں اپنی نعمت اور مہر تم پر شاید کہ تم راہ پاؤ دین کی سیدھی

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۞ جیسا کہ بھیجا ہمنے تم مین اپنے مسلمانون قریش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھاری قوم کا تو پڑھے تمھارے آگے آیتین ہمارے قرآن کی اور پاک کرتا ہے تمکو شرک سے اور گناہون سے بچاتا ہے اور سکھاتا ہے تمکو قرآن کا پڑھنا اور عقل کے کام جس سے حلال اور حرام کو پہچانو۔ اور سکھاتا ہے تمکو وہ چیز جو نجانتے تھے بغیر بتانے اور سکھانے کے یعنے نماز اور روزہ اور حلال حرام کا پہچاننا فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ پہر تم یاد کرو میری جو بندگی کرنا نہ بھولو تو یاد کرون مین تمکو بخشنے کے وقت اور احسان مانو میری نعمتون کا اور ناشکری نکرو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۞ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مدد ڈہونڈہو ساتھ صبر کے بندگی مین کوشش اور محنت کرنے سے اور نماز پڑھنے سے یعنی خدا تعالی کی بندگی کرنے مین جو محنت ہوتی ہے اس پر صبر کرنے سے مدد چاہو بیشک خدا تعالی ساتھ صبر کرنے والون کے ہی جو انھین اپنی امان اور پناہ مین رکھتا ہے سب بلیات سے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۞ اور مت کہو اسکو جو مارا گیا ہو خدا تعالی کی راہ مین کافرون سے لڑکر جو اس لڑائی مین دنیا کے یا اپنے کچھ غرض نہ تھی ان کو نکہو کہ مردے ہین یعنی ان کو مردہ نکہو جو موے نہین بلکہ جیتے ہین اس جہان مین پر تمکو خبر نہین اور نہین جانتے تم کہ ان کی زندگی کس طرح کی ہے تمہاری سمجھ مین نہین آتی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ اور البتہ ہم آزماتے ہین تمکو ساتھ تھوڑی سی چیز کے سو وہ ڈر ہے دین کے دشمنون سے لڑنے کا اور بھوک ہے کال مین اور مفلسی کے وقت اور نقصان مال کا خدا تعالی کی راہ مین خرچ کرنے سے یا لوٹ مین جانے کے وقت اور نقصان جانون کا ہے جیسے لڑائی مین مارے جانا اور مٹہ اپنے مین سستی اور بیماری اور نقصان میوون کا آفت ارضی سماوی سے یا بچون کا مرجانا ہے جو وہ میوے ہین دل کے باغ مین ایسی باتون مین آزماتا ہے تو معلوم ہو جو کون شخص ایسی مصیبتون مین خدا تعالی کی رضا پر راضی رہے اور صبر کرتا ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۞ اور خوشخبری

و یدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اُن صبر کرنے والون کو جو اُن کو جب مصیبت پہنچی ہے تو کہتے ہین کہ ہم خدا تعالیٰ کے ہین یعنی اُس کے بندے تابعدار ہین اور ہم اُسی کی طرف پھر جانے والے ہین آخر اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝ وہی لوگ ہین ایسے جو اُن پر مہر ہے اُن کے پروردگار کی طرف سے اور نعمت ہے اور وہی لوگ راہ پائے ہوئے ہین جو خدا تعالیٰ اُن سی خوش ہے

**فائدہ** صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکے کے شہر مین ہمیشہ سے دستور تھا کہ حج کرتے تو اُن پہاڑون کا بھی طواف مقرر کرتے اور پھرتے اُن دونون کے بیچ لیکن کفر کے وقت بہت غلط باتین بھی مقرر کی تھین اور جاہل لوگون نے اُن پہاڑون پر بت رکھے تھے جب مسلمان ہوئے لوگ تو سمجھے کہ شاید ان پہاڑون کا طواف بھی رسم کفر کی ہو اسواسطے یہ آیت اُتری کہ بت وہان سے دور کرو اور اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝ اور بیشک جو صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکے مین سو طواف اُن دونون پہاڑون کا یعنی نشانیون خدا تعالیٰ کی ہے پھر جو کوئی حج کرے اللہ کے گھر کا یا زیارت کرے تو پھر کچھ گناہ نہین وہ کہ طواف کرے اُن دو پہاڑون کا اور اُن کے بیچ مین پھرے بلکہ ثواب ہے اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیک کام کرے تو خدا تعالیٰ قدردان ہے سب کچھ جاننے والا بدلہ دیویگا نیک کامون کا اِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِن بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ ۝ بیشک وہ لوگ یعنی عالم یہودیون کے حسد اور دشمنی سے چھپاتے ہین اُس چیز کو جو ہمنے نیچے بھیجا ہے نشانیون روشن سے اور راہ دکھانا توریت مین یعنی نشانیان اور نبی آخری زمانے کے پیغمبر کے سو وہ چھپاتے ہین بعد اُس کے جو ہمنے بیان کین وہ نشانیان لوگون کے واسطے کتاب توریت مین وہی لوگ جو چھپاتے ہین صفت آخری زمانے کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن کو اپنی رحمت سے نکالتا ہے خدا تعالیٰ اور لعنت کرتے ہین ان پر لعنت کرنے والے یعنی فرشتے اور سب لوگ اور زمین لعنت کرتے ہین اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ مگر وہ لوگ جنہون نے توبہ کی اور پھرے شرک سے

اور جو احکام لائے اور سنواری کام اپنے اور بیان کی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
جیسے کہ توریت میں لکھی ہے پھر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی ان پر پھر میں رحمت کرنے کو
یعنی ان پر رحمت کی اور میں ہوں توبہ قبول کرنے والے مہربان جو جلد عذاب نہیں کرتا
بندوں پر اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کفر ہی کے حال میں مر گئے وہی لوگ
ہیں جو ان پر لعنت ہے خدا تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے ان پر
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ہمیشہ رہیں گے و
اسی لعنت میں یعنی خدا تعالیٰ کے غصہ میں رہیں گے ہمیشہ جو وہ دوزخ ہی نہ ہلکا ہوگا
ان پر سے عذاب دوزخ کا اور نہ ان کو ڈھیل دی جاوے گی عذاب میں وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور خدا تعالیٰ تم سب کا ایک خدا ہے جو نہیں ہے کوئی ١٩ ع ٧
لائق بندگی اور پوجنے کے مگر وہی ایک بڑے بخشنے والے نہایت مہربان ✢

**فائدہ** مکہ کے کافر کہتے تھے کہ ہم تین سو ساٹھ خدا رکھتے ہیں ان سے ایک
شہر کا بندوبست خوب نہیں ہو سکتا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے کہ میرا ایک
خدا تعالیٰ ہے جو سارے عالم کا کام بناتا ہے سو کوئی دلیل لاوے اپنی بات پر تب
ہم سچ جانیں سو خدا تعالیٰ نے اس آیت میں نشانیاں اپنی قدرت کی بیان کیں کہ
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسَ بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے جو کیسا بہت اونچا اور بڑا ایسے نہایت اور بے سہارے
تھام رکھا ہے اور زمین کے پیدا کرنے میں جو کیسی کشادہ اور مضبوط پانی پر پھیلائی ہے
اور بدلنے میں رات اور دن کے جو آگے پیچھے اور گھٹتے بڑھتے اپنے اپنے موسم میں
آتے ہیں اور اس کشتی کے چلنے میں جو دریا میں بہتی جاتی ہے ساتھ اس چیز کے جو فائدہ
پہنچاوے لوگوں کو سوداگری سے پس نشانیاں ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کی
وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ
وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
اور اس میں نشانی ہے جو اتارا ہے خدا تعالیٰ نے آسمان سے پانی مینھ کا پھر جلایا اس پانی
سے زمین کو جو طرح کی سبزی پیدا ہوئی بعد مرنے اس کے جو خشک اور بے رونق ہو رہی تھی

اور پھیلایا زمین میں ہر طرح کے جانوروں سے اور پھیرا اور بدلا ہواؤں کو جو کوئی ہوا
چلتی ہے اور کوئی پچھائی ہے اور کبھی گرم اور کبھی سرد چلتی اور پھیلا کرنے بادل بدلی کے
جو تابعدار ہے خدا تعالے کے حکم کی ہے آسمان اور زمین کے
بیچ میں البتہ یہ سب چیزیں نشانیاں ہیں خدا تعالی کی قدرت کے عقلمندوں کے واسطے
جو سمجھتے ہیں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ اور
آدمیوں میں سے بعضا شخص ایسے جو پکڑتا ہے سوائے خدا تعالی کے شریک برابر کے یعنی
وہ کہتا ہے کہ خدا تعالی کے برابر یہی ہیں اور محبت رکھتا ہے ان کے جیسے محبت خدا تعالی
کی یعنی برابر کا درجہ سمجھتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ اور وہ لوگ جو
ایمان لائے ہیں سو بہت بڑی محبت رکھتے ہیں خدا تعالی کی اور اگر دیکھیں ظالم یعنی
مشرک جس وقت کہ عذاب دیکھیں گے وہ کہ تمام قدرت اور قوت اور زبردستی خدا تعالی ہی کو
ہے اور جانیں گے اس وقت کہ خدا تعالی بہت بڑا عذاب کرنے والا ہے اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ
اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ
اس وقت کہ جب بیزار ہوویں گے وہ لوگ جو تابعداری کرتے تھے یعنی بت پرست بتوں سے
بیزار ہوں گے اور بیزار ہوں گے بت بت پرستوں سے قیامت کے دن اور وہ
سب دیکھیں گے عذاب کو اور کٹ جاوے گا ان میں سے آپس کا علاقہ یعنی کا
یعنی بتوں کے پوجنے والے اور بت آپس میں دشمن ہو جاویں گے عذاب دیکھ کر
وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ اور کہیں گے وہ لوگ
جو تابعداری کرتے تھے یعنی مشرک کہیں گے جو کیا اچھا ہوتا جو ہمیں پھر جانا ہوتا دنیا میں تو ہم
بیزاری کرتے ہم بتوں سے جیسے کہ بیزاری کی انہوں نے ہم سے كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ
اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ اسی طرح
دکھاوے گا خدا تعالی مشرکوں کو کام ان کے افسوس دلانے اوپر ان کے یعنی مشرک اپنی
سمجھ میں جو اچھے کام کرتے ہیں جیسے حج اور عمرہ اور ضیافت مسافر کی اور خیرات سب
نیک کام قیامت کو مقبول نہوں گے تو افسوس کریں گے اور جو کچھ گناہ کیے ہونگے ان
سب کا بدلہ عذاب ملیگا اور نہ وہ سب باہر نکلیں گے آگ سے دوزخ کی یعنی ہمیشہ

آگ میں رہیں گے ۞ **فائدہ** مکے کے مشرکوں نے کئی باتیں شیطان کی بہکانے
سے اور اپنے جی کی خوشی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں مقرر کر رکھی تھیں
اوّل تو یہ کہ خدا کے شریک ٹھیرا کر انھیں بھی پوجنے لگے اور اُن کی نیاز جانور ذبح کرتے تھے
اور کئی چیزیں حلال جانوروں میں حرام جانتے تھے اور بعضے جانور جو بتوں کی نیاز چڑھاتے
اُنہیں حرام جانتے تھے اور سور کو حلال سمجھتے تھے تب یہ آیت اُتری یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ
كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۞ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
اے آدمیوں کھاؤ وہ چیزیں جو زمین میں پیدا ہوتی ہیں حلال پاکیزہ اور ستھری اور تابعداری
مت کرو شیطان کی بہکانے اور پھسلانے کی جو وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتا ہے
سو مقرر شیطان تمھارا دشمن ہے صریح جو تم سب کے باپ کو یعنی حضرت آدم کو بہشت میں سے
نکالا بہکا کر اور پھسلا کر اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ سوائے اسکے نہیں جو شیطان حکم کرتا ہے تمکو یعنی سکھاتا ہے
تمکو برے کام اور بیحیائی اور یہ سکھاتا ہے کہ کہو تم خدا تعالیٰ پر بات جن کی تمھیں خبر نہیں
یعنی جھوٹھا اپنے جیسے جوڑ کر کہو کہ خدا نے یوں کہا ہے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ
شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ۞ اور جب کہیں مشرکوں کو کہ تابعداری کرو تم اس چیز کی جو حکم اوتارا ہے
خدا تعالیٰ نے حرام اور حلال چیزوں میں تو کہیں کہ ہم نہیں مانتے بلکہ تابعداری کریں گے ہم
اُس کی جو پایا اس کام پر اپنے باپ دادا کو اور نہیں سمجھتے کہ بھلا اگر ان کے باپ دادا
بیوقوف ہوں نہ سمجھتے ہوں کچھ اور نہ راہ سیدھی جانتے ہوں تب بھی اپنے باپ
دادا کی راہ پکڑیں وَمَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا
دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اور مثال کافروں کی ایسی ہے جیسے مثال اس شخص
کی جو چلاوے اور پکارے ایک جانور کو جو نہ سنے وہ مگر پکارنا اور آواز نری جو کچھ
بات اور مدعا نہ سمجھے کافر بھی اسی طرح یعنی اصل نہیں سمجھتے گویا کہ بہرے ہیں جو حق بات
نہیں سنتے گونگے ہیں جو حق بات نہیں کہتے اندھے ہیں جو راہ سیدھی اسلام کی نہیں
دیکھتے پھر کچھ وہ سمجھتے نہیں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا
لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۞ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ ستھری پاکیزہ چیزوں

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ
مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

[illegible]

أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ
فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا
فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ

[illegible]

جو خدا تعالی نے اُتاری کتاب سچی اور درست اور جنہوں نے اختلاف کیا یعنی اُس کے حکم بگاڑ دیے وہ البتہ خلاف اور دشمنی میں پڑے ہین دور دراز کی یعنی بڑی دشمنی مین پڑے ہین جب یہ آیت یہود اور نصاری نے سنی تو کہنے لگے کہ ہم دور دراز کے خلاف مین نہین ہین بلکہ ہم نماز پڑھتے ہین جو یہ بہت بہلائی ہے تب یہ آیت اتری کہ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ یہی بڑی نیکی نہین ہے وہ کہ پھیرو اپنے منھ کو طرف مشرق کے جو سورج نکلتا ہے یا مغرب کی طرف منھ پھیرو اپنے جہان سورج ڈوبتا ہے اور لیکن بہلائی اور نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے خدا تعالی پر وحدہ لا شریک جان کر اور قیامت کے دن کو سچ جانے اور فرشتوں سے دشمنی نہ رکھے اور سب کتابوں کو اور پیغمبروں کو برحق جانے تب مومن خالص ہووے وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ اور دیوے مال خدا تعالی کی محبت پر سوا ے زکوۃ کے کنبے کے غریبوں کو اور یتیموں کو اور محتاجون کو اور راہ مسافرون کو جن پاس خرچ راہ کا نہو وے اور مانگنے والون کو دیوے جو محتاج ہون اور قیدیون کو چہڑانے کو بندی سے مال دیوے اور قائم رکھے نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر پڑہا کرے اور دیا کرے مال زکوۃ کا مقرر کیا ہوا وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور پورا کرنے والے اپنے قرار کو جب قول کرین کسو سے اور صبر کرنے والے یعنی ٹھیرنے والے بیچ وقت سختی فقر فاقہ کے اور دکھ بیماری کے وقت اور وقت لڑائی کے کافرون سے جو ایسے لوگ ہین وہی سچے ہین دین مین یا قول قرار مین وہی لوگ ہین پرہیزگار بچنے والے سب برائیون سے **فائدہ** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے یہ دستور تھا کہ اشراف عمدہ قبیلہ کا غلام یا عورت ماری جاتی تو رذالی قوم سے غلام کے بدلے صاحب کو اور عورت کے بدلے مرد کو مار ڈالتے تھے جب اسلام ظاہر ہوا تب یہ حکم آیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا

اور فرض ہوا تم پر بدلہ برابر کا مارے گیون مین کہ صاحب کے بدلے صاحب کو قتل کرو
اور غلام کے بدلے غلام کو اور عورت کے بدلے عورت کو مار ڈالو فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ
اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ط پھر جو کوئی بخشا جاوے اور معاف ہو کسو قتل کرنے والے کو اس کے
بھائی کی طرف سے کچھ تھوڑا سا تو پھر چاہیئے قتل کرنے والے کو تابعداری کرنی اچھی طرح سے
اور خوشی سے اور ادا کرنا اور پہنچانا چاہیئے خون بہا طرف وارث مارے گئے کے ساتھ
نیکی کے اور جلدی بغیر ڈھیل اور حجت کے یہ معاف کرنا آسانی ہے تمہارے پروردگار
کی طرف سے اور مہربانی ہے اور بخشش ہے فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پھر جو کوئی زیادتی کرے حکم سے گذر جاوے بعد فیصل ہونے کے
یعنی وارث مقتول کا بخش کر اور خون بہا لیکر پھر قاتل کے مار ڈالنے کا ارادہ کرے
یا قاتل خون بہا دے کر اور کسی وارث مقتول کے کا قصد کرے تو پھر واسطے اسکے ہے
عذاب دکھ دینے والا وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝
اور واسطے تمہارے اے مسلمانو بیچ قصاص کرنے کے زندگانی ہے اے عقلمندو
یعنی جب مارے گئے کے بدلے مارنے والے کو مار ڈالو گے تو سب لوگ اپنے
مارے جانے کے ڈر سے کسی کو ناحق نہ مار ڈالین گے یہ قصاص اسواسطے مقرر کیا ہے
کہ شاید تم پرہیز کرو اور رکے رہو ناحق مار ڈالنے سے كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تم پر کہ جب حاضر ہو تم مین سے
کسی کو موت یعنی جب کوئی مرنے لگے اگر وہ چھوڑے مال تو وصیت کرنا چاہیئے اُسے
واسطے مان باپ کے اور کنبے والون کے واسطے ساتھ انصاف کے یعنی سب کا
حصہ مرنے کے وقت آپ کر مرے انصاف سے یہ حکم ماننا ضرور ہے پرہیزگارون پر
جو حقداروں کو اپنے مال سے ناامید نکرین اس آیت کا حکم موقوف ہوا اُس آیت سے
جو سورۂ نساء مین آئی ہے اُس مین سب کا حصہ خدا تعالی نے آپ فرمایا انصاف سے وصیت کرنا
اچھا ہے پر فرض نہین اور وہ سوائے کنبے کے غیر کو تہائی مال سے زیادہ دینے کی
وصیت نکرے فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ

[illegible]

[illegible] طاقت رکھتے ہیں [illegible] ایک فقیر کا کھانا [illegible] پھر روزے
[illegible] تو بہتر ہے [illegible] روزہ
[illegible]
[illegible] رمضان
الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینٰت من الهدی والفرقان
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ومن کان مریضا او علی سفر
فعدة من ایام اخر [illegible] مسلمانوں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یرید اللّٰه بکم
الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدة ولتکبروا اللّٰه علی ما هدٰکم ولعلکم تشکرون
چاہتا ہے اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اللہ تعالیٰ نے
اور چاہیے کہ تم شکر کرو [illegible] اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا [illegible]
فائدہ بعضے صحابیوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ خدا تعالیٰ [illegible] مانگیں
نزدیک ہے [illegible] یا دور ہے جو پکار کر [illegible] تب
یہ آیت اتری واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان
فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلهم یرشدون ۝ اور پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم میرے بندے مجکو یعنی میرا امکان پوچھتے ہین تو پاس ہون ہر بندے کے علم سے یعنی ہر ایک بندے کے احوال کی مجھے خبر ہے سب قبول کرتا ہون مین یعنی سنتا ہون مین پکارنا پکارنے والے کا جسوقت کہ وہ پکارے مجکو پھر چاہیے کہ بندے میرے قبول کرنا مجھی سے چاہین اور یقین لاوین مجھی پر شاید کہ راہ پر آوین ۞

**فائدہ** جب روزے فرض ہوئے تو مسلمان سارے مہینے رمضان کے شام کو ایک بار کھاکر پھر دوبارہ نکھاتے اور عورتون سے نہ ملتے جیسے اگلی امت کا دستور تھا پر بعضے لوگون سے یہ نہو سکا تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنکر عرض کی تب یہ آیت اتری اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ حلال کئے یعنے تمکو رات کے روزے جو بیحجاب ہوکر اپنی عورتون سے صحبت کرو جو عورتین تمھاری پوشاک ہین اور تم اُن کی پوشاک یعنی جس طرح بدن سے کپڑے لگے اور ملے ہوئے ہوتے ہین اسی طرح عورتون سے مرد آپس مین ملتے ہین عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ جانا خدا تعالیٰ نے وہ کہ تم چوری کروگے اپنے جیون مین سو پھیرا مہر سے خدا تعالیٰ تم پر راہ اور بخشا تمسے اے مسلمانو چوری تمہاری کو پھر ملو آپ اپنی عورتون سے رمضان مین راتون کو اور ڈھونڈو وہ جو لکھدیا ہے خدا تعالیٰ نے تمہارے واسطے یعنی حامل عورتون کے ملنے سے اولاد چاہو وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ اور کھاؤ اور پیو ساری رات رمضان مین جب تلک کہ ظاہر ہووے اور نظر آوے تمکو دھاری سفیدی کی آسمان مین سیاہ دھاری صبح کی روشنی کے نکلنے تلک کھاؤ پیو یعنی جب تلک صبح صادق اول روشنی نظر نہ آوے تب تلک کھاؤ پیو پھر اُس وقت سے تمام کرو تم روزہ رات تلک وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ اور نہ صحبت کرو عورتون سے جب کہ تم اعتکاف کرنے والے ہو مسجدون مین یعنی اعتکاف کے حال مین عورتون سے صحبت منع ہے یہ حکم جو ہوئے سب حدین ہین خدا تعالیٰ کی پھر نزدیک نجاؤ تم اُن چیزون کے جو منع

ہوتی ہین اسی طرح کا بیان کرتا ہے خدا تعالی آیتین اپنی شاید کہ مسلمان پرہیز کرین اور بچتے رہین منع کی ہوی چیزون سے وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت کھاؤ تم مال ایک دوسرے کا ناحق جیسے کہ چوری یا خیانت یا دغابازی یا رشوت یا زبردستی یا جوا یا فریب سے مت کھاؤ مال لوگون کا اور نہ پہنچاؤ ساتھ اس مال کے یعنی حاکمون تلک نہ پہنچاؤ قضایا مال کا جو ان کے پردے مین کھاؤ تھوڑا سا لوگون کے مال سے یا حاکمین کو رشوت کا مال نہ پہنچانا جو رفیق کر کے کسی کا مال نکھاؤ ناحق ساتھ ظلم کے یا جھوٹی قسم یا جھوٹی گواہی دے کر مال کھاؤ اور تم جانتے ہو کہ ناحق پر ہو تم ❊

**فائدہ** لوگون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ احوال اول جو چاند باریک ہوتا ہے پھر ہر روز زیادہ ہوتے ہوتے گرد ہوتا ہے پھر گھٹتا جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ پوچھتے ہین لوگ تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال نئے چاند کا جو پہلی تاریخ نکلا کرتا ہے تو کہہ کہ یہ چاند کا نکلنا وقت ٹھیرے ہوئے ہین واسطے لوگون کے جو معاملے کرتے ہین وعدون پر اور شمار ہے مہینون کا عورت پیٹ والیون کے واسطے اور دودھ پلانے کا بچون کو وقت برس اور مہینون پر مقرر ہے اور روزے اور حج مہینے پر اور سال پر ٹھیرا ہوا ہے جو چاند سے معلوم ہوتا ہے جو بارہ مہینے کا ایک برس مقرر کیا ہے ❊

**فائدہ** اکثر عرب کے لوگون مین دستور تھا کہ جب حج کی نیت کر کے گھر سے نکلتے پھر جو کچھ کام گھر مین ضرور ہوتا تو دروازے سے نہ آتے چھت پر سے یا دیوار پر سے آتے اور اس بات کو نیکی جانتے سو خدا تعالی نے یہ رسم موقوف کی اس آیت کو بھیج کر کہ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور نیکی نہین ہے وہ کہ آؤ تم گھرون مین اونکے چھتون پر سے اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ڈرے خدا تعالی سے اور اسکا حکم بجا لاوے اور آؤ گھرون مین دروازون سے گھرون کے اور ڈرو خدا تعالی سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو اور اپنی مراد کو پہنچو وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ

ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین ۔ اور زیادتی مت کرو اللہ تعالی کو [illegible] ان

لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور مت زیادتی کرو [illegible] تم اپنی طرف سے [illegible]

مگر جب وہ لڑیں [illegible] تب تم بھی لڑو اور [illegible]

[illegible]

[illegible] آیت [illegible]

**فائدہ** حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے [illegible]

[illegible]

اور محرم یہ تین مہینے اور رجب [illegible]

[illegible]

[illegible] القعدہ کے مہینے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم [illegible] قصد [illegible] زیارت کا کیا تو

بعضے اصحاب [illegible] قریش [illegible]

[illegible] مسجد الحرام [illegible]

واقتلوهم حيث ثقفتموهم واخرجوهم من حيث اخرجوكم والفتنة

اشد من القتل [illegible] جہاں پاؤ ان کو اور نکال دو

ان کو جس جگہ سے [illegible]

[illegible] مسجد الحرام [illegible]

عند المسجد الحرام حتى يقاتلوكم فيه فان قاتلوكم فاقتلوهم كذلك

جزاء الكافرين [illegible] مسجد الحرام [illegible]

[illegible]

اور نہ ڈرو جو انھون نے حرمت مکے کی آپ توڑی ایسا ہی سہے بدلہ کافرون کا ۰
فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۰ پھر اگر وہ باز آوین شرک سے تو بیشک
خدا تعالی بخشنے والا ہے مہربان وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ
لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ اور لڑو مشرکون سے جب تک باقی
نرہے ہنگامہ شرک کا اور رہے بندگی کرنا واسطے حکم خدا تعالی ہی کا پھر اگر باز آوین
مشرک لڑائی سے تو پھر نہین ہے زیادتی مگر ظالمون پر یعنے حکم قتل کا جو فتنہ ہے باز رہین
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا
عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ مہینہ حرام کا
یعنی ذیقعدہ اس برس کا جو عمرہ قضا کے واسطے جاتے ہو بدلہ ہے ساتھ اس مہینے حرام کے
کہ اسی مہینے اگلے برس مکے مین تمکو جانے نہ دیا تھا یعنی اگر مکے کے قریش اگلی طرح لڑین
تو تم لڑو اور لحاظ مہینے حرام کا نکرو اسواسطے کہ انھون نے اس مہینے کی حرمت نکی تھی
یہ اُس کا بدلہ ہے پھر جو کوئی زیادتی کرے تم پر پھر تم زیادتی کرو اُس پر جیسے کہ
زیادتی کی اُس نے تم پر اور ڈرو خدا تعالی سے اور جانو وہ کہ خدا تعالی ساتھ ہے
پرہیزگارون کے وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۰ اور خرچ کرو اور بانٹ دو اے دولتمندو مال اپنے بیچ خدا تعالی
کی راہ مین لڑتے ہین اور جان دیتے ہین بیشک خدا تعالی دوست رکھتا ہے
نیکی کرنے والون کو وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ اور پورا کرو حج اور عمرے کو یعنی مناسک حج کے
اور حدین اس کی اور فرض اور سنت جو اُن مین ہین سب بجا لاؤ واسطے خدا تعالی کے
پھر اگر روکے جاؤ بسبب بیماری کے یا دشمن کے ڈر سے یا بسبب نہونے خرچ راہ اور
سواری کے تو پھر تم پر ہے جو کچھ کہ میسر ہو قربانی سے بھیجوا دو منا کے بیچ تاوہان
قربانی کرین اور حجامت نکرو تم اپنے سرون کی جب تک پہنچ نہ چکی قربانی تمھاری اپنے
مکان مین جو قربانی کی جگہ مقرر ہے جب قربانی وہان ہو چکی تب سر کی حجامت کرو فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

پھر جو کوئی کہ ہووے تم میں سے بیمار وقت احرام کے یا ہو اُسے دُکھ سر کا جیسے درد سر یا سر میں
زخم ہو یا جوئیں بہت ہوں اُس کے سر کے بالوں میں تو پھر لاچار حجامت کرے اپنے سر کی
پھر بدلہ دیوے جو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجوں کو کھلاوے یا قربانی کرے ایک دنبہ
پھر جب خاطر جمع ہو تمہاری سب طرح سے پھر جو کوئی فائدہ لیوے عمری اور حج کا یعنی
عمری اور حج کا احرام ساتھ باندھے اور دونوں ایک ہی بار ادا کرے پھر اُس پر ہے جو کچھ
میسر ہو اُسے قربانی سے یعنی بکرا دنبہ یا شراکت میں اونٹ یا گائے قربانی کرے
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۵ پھر جو کوئی نہ پاوے قربانی یعنی قربانی کا مقدور نہو تو پھر روزے
رکھے تین حج کے دنوں میں اور سات روزے اور رکھے جب پھرے اپنے وطن کو
یہ دس روزے پورے ہوئے یہ حکم اُس کو ہے جو نہو کنبا اور گھر والے اُس کے
نزدیک مکے کے رہنے والے یعنی جسکا گھر مکے میں ہو اُس پر یہ حکم نہیں اور ڈرو خدا تعالیٰ
سے اُسکا حکم مانو اور جانو وہ کہ خدا تعالیٰ کا سخت عذاب ہے اُس پر جو اُس کا حکم نمانے

**طریق** حج کا یوں ہے کہ اول احرام باندھے پھر عرفہ کے دن عرفات میں جاکر
حاضر ہو پھر وہاں سے چلے تو رات مشعر الحرام میں رہے پھر صبح کو عید کے منا میں پہنچ کر
کنکر پھینکے اور حجامت سر کی کرکے احرام سے نکلے پھر مکے میں جاکر طواف کعبہ کا کرے
پھر صفا مروہ کے بیچ میں جاکر طواف رخصت کا کرے اور وطن کو جاوے ۔ اور

**طریق** عمری کا یوں ہے کہ اول احرام باندھے جس مہینے اور جس دن چاہے مختار ہے
اور طواف کعبہ کا کرے اور صفا مروہ کے بیچ میں دوڑے پھر حجامت کرکے احرام سے
نکلے اور حج اور عمری میں قربانی ضرور نہیں مگر کسو سبب سے یہاں خدا تعالیٰ تین سبب
فرماتا ہے ایک یہ کہ احرام باندھ کر روکا گیا مرض سے یا دشمن کے ڈر سے تو کسی شخص کے ہاتھ
قربانی بھجوا دے جب مکے میں قربانی ذبح ہو چکے تب احرام سے نکلے پھر حجامت کرے
دوسرا سبب یہ کہ درد یا بیماری سر کی بالوں سے لاچار ہو کر احرام کے بیچ میں حجامت
کرے تو اُسکا بدلہ قربانی بھجوا دے یا تین روزے رکھے یا چھہ محتاجوں کو کھلاوے
تیسرا سبب یہ کہ حج اور عمرہ جدا جدا نکرے ایک ہی سفر میں دونوں ادا کرے تو قربانی

عمرہ بھی ہے قربانی پیدا نہو تو تین روزے رکھے بیچ روزہ حج کے دنوں میں اور سات دن
پیچھے رکھے اور قربانی کم سے کم ایک بکری ایک آدمی کو یا ایک گائے یا اونٹ سات
آدمی کی شرکت میں درست ہے اور قربانی حج اور عمرہ اکٹھا کرنے میں مکے کے رہنے والوں پر
نہیں ہے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ
فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَ
اتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ مہینے حج کے معلوم اور مشہور ہیں جو شوال اور ذیقعد کے مہینے
سے شروع ہے احرام باندھنا پھر جس نے مقرر کر لیا اپنے اوپر ان مہینوں میں حج کو تو پھر
نہ چاہیے اوسے بے حجاب ہونا اپنی عورتوں سے اور نہ کسو طرح کا کوئی گناہ کرے اور نہ جھگڑا
کرے آپس میں حج کے دنوں میں اور جو کچھ کرتے ہو نیک کاموں سے سب جانتا ہے
خدا تعالیٰ اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے اور راہ خرچ اپنا لے لیا کرو اپنے ساتھ
جو یہ بہت اچھا ہے راہ خرچ پر پرہیزگاری کرنا جو کسی سے خرچ مانگنا اور اسے فکر میں
ڈالنا بعضے لوگ اپنے گھر سے جان بوجھ کر خرچ راہ اپنے ساتھ نہ لیتے تھے اور وہاں جا کر
ہر ایک سے مانگتے سو خدا تعالیٰ نے منع فرمایا کہ لوگوں کو حیران کرنے سے خرچ راہ اپنے ساتھ
لانا بہتر ہے اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ ڈرو مجھ سے اے عقلمندو **طریق** احرام کا یوں
احرام باندھنے کا وقت غرہ شوال سے ذی الحجہ کی چاند رات تک ہے اس سے پہلے
نہ چاہیے جو احرام باندھے اور احرام نیت ہے حج کی یا عمرہ کرنے کی یا دونوں کے
اکٹھے پھر زبان سے لبیک سارے کہے پھر احرام میں داخل ہو تو پرہیز کرے
مرد عورت کی صحبت سے اور سب گناہ سے اور بدزبانی سے فحش ہونے سے آپس میں
جھگڑنے سے پرہیز کرے بدن کے بال نہ منڈاوے ناخن نہ کاٹے خوشبو نہ ملے
شکار نہ مارے سر اور بدن اپنا ننگا رکھے سوائے ایک کپڑے بغیر سیئے کے دوہرا
نہ رکھے اور عورت سر اور بدن اپنا ڈھانپے پر منھ کھلا رکھے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ
كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝ کچھ گناہ نہیں تم پر
اس بات میں کہ تلاش کرو حج کے سفر میں روزی کی اپنے فضل پروردگار کے سے
یعنی حج کے سفر میں اگر سوداگری بھی کرو تو گناہ نہیں مباح ہے پھر جب پھر و طواف کر کے

عرفات سے تو پھر یاد کرو خدا تعالیٰ کو نزدیک مشعر الحرام کے مشعر الحرام ایک مکان کا
نام ہے وہ مکان عرفات اور منا کے بیچ ہے اور یاد کرو خدا تعالیٰ کو اُن کاموں میں
جیسا کہ دکھائے تم کو اور سکھائے حج کے مناسک اور تھے تم اس سکھانے سے پہلے
ہر طرح سے بھولے ہوئے راہ اسلام کی ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا
اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ پھر طواف کرنے چلو جس جگہ سے سب لوگ چلتے
ہیں اور بخشوا و اپنے تئیں خدا تعالیٰ سے بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان ہے
**فائدہ** یعنی کفر کی غلطی تھی کہ مکے کے رہنے والے عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات
حرم سے باہر ہے حرم کی حد پر کھڑے رہتے سو فرمایا کہ جہاں سے سب لوگ چلیں طواف کو
تم بھی چلو اور اگلی تقصیر پر نادم ہو فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ط پھر جب کر چکو تم مناسک اپنے حج کی یعنی حج کے کام
جو مقرر ہیں اس میں سب کر چکو تو پھر یاد کرو خدا تعالیٰ کو جیسے کہ یاد کرتے ہو تم اپنے باپ دادا کو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دستور تھا کہ حج کر کے تین دن تک
خوشی کرتے اور اپنے باپ دادا کی بڑائیاں کرتے سو خدا تعالیٰ نے اس بات کو منع کیا
اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو یاد کرو جو بہت زیادہ بہتر ہے باپ دادا کی بڑائی سے خدا کو
بزرگی سے یاد کرو فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ ۝ پھر کوئی شخص ہے آدمیوں سے جو وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے
دے ہمکو دنیا میں مال اور عزت دنیا کی اور نہیں ہے اسکو اس جہان میں کچھ حصہ نعمت سے
وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
اور لوگوں سے کوئی شخص ہے جو کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے دے ہمکو اس
جہان میں نیکی یعنی توفیق بندگی کی دے دنیا میں اور اس جہان میں دے نیکی
یعنی گناہ بخش دے آخرۃ میں اور پناہ دے ہمکو عذاب آگ کے سے أُولَٰئِكَ لَهُمْ
نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ وہ لوگ جو دین اور دنیا کی نیکیاں مانگتے ہیں
اُن لوگوں کے واسطے ہے حصہ پورا اُن چیزوں سے جو کام کیے ہیں انہوں نے دنیا میں
اور خدا تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے جو ایکدم میں حساب سب سے لیوے گا
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ۝ اور یاد کرو خدا تعالی کو بیچ دنون گنتی کے جو وہ تین دن ہین عید قربانی
کے بعد یعنی تکبیر کہو پھر جو کوئی جلدی کرے جانے کی دو دن مین یعنی تین دن نہ رہے تو
پھر کچھ نہین گناہ اُس پر اور جو کوئی ڈھیل کرے جانے مین یعنی تین دن تک منا مین
رہے پھر تو بھی کچھ گناہ نہین اُس پر جو کوئی پرہیز کرے حج کرکے عمری کے تمام کرنے
تک پرہیزگاری مین رہے اور ڈرو خدا تعالی سے ہر کام مین ہر وقت اور جانو وہ کہ
مقرر تم سب کو خدا تعالی ہی کی طرف اٹھکر گورون سے جمع ہونا ہے حساب دینے کو
اب مذکور حج کا تمام ہوا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ
قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ اور لوگون سے وہ ایک شخص ہے جو خوش آوے تجکو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی بات دنیا کی زندگانی کے کامون مین اور وہ گواہ
کرتا ہے خدا تعالی کو اپنی بات پر یعنی ظاہر کرتا ہے قسم کھا کر کہ مین سچا ہون اور وہ
در اصل بڑا ہے لڑاکا دشمن ہے سو وہ شخص ایک منافق تھا اسکا نام اخنس تھا
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور قسم خدا تعالی کی کھا کر اپنی محبت و
ایمان ظاہر کیا اور جب پھر مدینہ سے تو ایک کھیت کو جاتے ہوئے راہ مین جلا دیا
اور مسلمانون کی کھیتی جانورون کی کونچین کاٹ گیا جیسے کہ خدا تعالی فرماتا ہے
وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ
اور جب پھرا تیرے پاس سے تو پھرا ملک مین خرابی کرتا ہوا شہرون مین اور
ویران کرنے کھیتی کو اور مارنے جانورون کو اور خدا تعالی دوست نہین رکھتا
خرابی کرنے والون کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ
وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ اور جب کہین اُس منافق کو کہ ڈر خدا تعالی سے تو پکڑ لاوے
اسکو غرور کفر کا گناہ پر یعنی کہا نمانے اور ضد چڑہی اُس پر پھر کفایت کرے اُسے آگ
دوزخ کی اور بہت بری ہے آگ دوزخ کی بچھونا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اور لوگون سے ایک شخص
وہ ہے جو بیچتا ہے اپنی جان کو ڈھونڈھتا ہے خوشی خدا تعالی کی اور اپنی جان کو
عزیز نہین رکھتا اور خدا تعالی بہت مہربان ہے اپنے بندون پر جو اُس کی خوشی مین

اسی جان حاضر کرتی ہین یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تو داخل ہو اسلام مین پورے
ایک بار یعنی دل مین خلل باقی نرکھو کسو طرح کا اور تم تابعداری نکرو شیطان کی قدمون کی یعنی
اسکے بہکانے پر نہ چلو جو بیشک شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے صریح فَاِنْ
زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْکُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ
پھر اگر تم ڈگمگا جاؤ بعد اسکے جو آئے تمہارے پاس حکم شریعت کے کھلے ہوئے صاف ہین
تو یہ بات رکھو اور یقین سمجھو وہ کہ خدا تعالیٰ برا زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا
ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاِلَی اللّٰہِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور کیا راہ دیکھتے ہین یعنی انتظار نہین کرتے یہ لوگ مگر اسکی کی راہ دیکھتے
ہین جو آوے خدا تعالیٰ یعنی عذاب خدا تعالیٰ کا بیچ سائبان بدلی کے اور فرشتے عذاب
لیکر آوین جیسے اگلی امت پر آیا تھا عذاب اور فیصل کیا جاوے سب کام یعنی ہر ایک کو سزا
ملے اسکے کامون کے لائق اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھر پھرتا ہے سب کامون کا یعنی
نیات اور بدلہ کا حساب سب کے اور حکم ان کے سزا اور بدلے کا خدا تعالیٰ ہی کی حضور سے
ہوگا آخر کو سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَۃٍۢ بَیِّنَۃٍ ۭ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَۃَ اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْہُ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل سے جو کتنی
دیں ہم نے بنی اسرائیل کی کتاب مین آیتین کھلی ہوئی روشن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تعریف مین پھر جو کوئی بدلے خدا تعالیٰ کی نعمت کو بعد اس کے جو آچکی ہو وہ نعمت اسے
پھر بیشک خدا تعالیٰ بہت برا عذاب کرنے والا ہے آیتون کے بدلنے والون پر جو دنیا
مین مارا جاوے اور لوٹا جاوے مسلمانون کے ہاتھ سے یا جزیہ دیوے اور رسوا ہووے
اور قیامت کو دوزخ مین رہے گا ہمیشہ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَیَسْخَرُوْنَ
مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ اور خوب بنایا ہے کافرون کے واسطے جینا دنیا کا
اور کافر اشراف دولتمند ہنستے ہین مسلمان غریب محتاجون کو جب دیکھتے محتاج اصحابون کو
جیسے حضرت بلال اور عمار ایسے لوگون کو دیکھ کر ہنستے اور کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکھو جو کہتا ہے ان گداؤن محتاجون سے کام جہان کا بناتا ہون اور عرب کے سردارون کی
یعنی ان کی بڑائی موقوف کرتا ہون اگر کام اسکا سچ ہوتا تو سردار اور اشراف عرب کے اسکے

رفیق ہوتے تھے کہ یہ آپ کا احتیاج سو حق تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَہُمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اور وہ لوگ جو پرہیزگاری
کرتے ہیں شرک سے اور گناہوں سے بچے رہتے ہیں وہ بلند اور اونچے ہونگے قیامت
کے دن کافروں و لیندون سے ہی اور خدا تعالیٰ روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بغیر حساب
کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ وَاَنْزَلَ
مَعَہُمُ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ ط تھے لوگ سب قوم ایک
مذہب پر یعنی حضرت آدم اور اولاد ان کی اول سب ایک دین پر تھے بعد اسکے دین میں
اختلاف کیا تب پیغمبر اٹھائے یعنی پیدا کئے اور بھیجا خدا تعالیٰ نے خوشخبری دینے والے
بندگی کرنے والے کو ثواب سے اور ڈرانے والے گناہ کرنے والوں کو عذاب سے
اور بھیجا ساتھ ان پیغمبروں کے کتاب کو جو حکم شریعت کا بیان کرے جو اس طور سے
بندگی کرو سو وہ کتاب میں سچ اور درست ہیں یعنی صحیح ہیں تو حکم کریں لوگوں میں وہ پیغمبر
بیچ اس چیز کے جو وہ جھگڑتے ہیں وَمَا اخْتَلَفَ فِیْہِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْہُ مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْہُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًاۢ بَیْنَہُمْ فَہَدَی اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِہٖ
وَاللّٰہُ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اور جھگڑا
نہیں ڈالا دین میں مگر کتاب والوں نے یعنی یہود اور نصاریٰ ہی نے جھگڑا ڈالا سے
بعد اس کے جو آئے ان پاس معجزے اور آیتیں کھلی ہوئیں جو جھگڑا ان کا بے سمجھے سے نہیں
بلکہ خوب سمجھتے ہیں پر ضد سے ان میں جو آپس میں ضد ہے جھگڑتے ہیں پھر راہ دکھائی خدا تعالیٰ نے
دین کی ان لوگوں کو جو ایمان لائے اس چیز میں جس میں وہ جھگڑتے تھے سو وہ سیدھی اور
درست راہ دکھائی مومنوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے حکم سے اور خدا تعالیٰ دکھاتا ہے
جسے چاہتا ہے طرف سیدھی راہ دین اسلام کی ۔ **فائدہ** خدا تعالیٰ نے
کتنے نبی اور کتابیں بھیجیں پر اسواسطے نہیں کہ ہر امت کو جدی راہ بتا دی بلکہ سب پیغمبروں
امت کو ایک ہی راہ فرمائی جب وہ امت اس راہ سے بہکی تو اور پیغمبر آیا اور جب
اس کتاب سے بہکی تو اور کتاب بھیجی خدا تعالیٰ نے اسی ایک راہ کے قائم کرنے کو اسکی
مثال یہ ہے جیسے کہ تندرستی ایک ہے اور بیماریاں بیشمار جب ایک مرض پیدا ہوا
ایک دوا اور پرہیز اسکے موافق فرمایا جب دوسرا مرض پیدا ہوا دوسری دوا اور پرہیز

اُس کے موافق فرمایا آپ آخر کی کتاب میں ایسی راہ فرمائی ہے جو سب مرض سے بچاوے
اور سب کے بدلے یہی کفایت ہوئی سو وہ آخر کی کتاب یہ قرآن شریف ہے
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ
الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ
اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ کیا تم سمجھتے ہو اے مسلمانو وہ کہ داخل ہو گے بہشت میں
اور نہیں آیا تم پاس احوال اُن لوگوں کا جو گذر گئے پہلے تم سے اگلے پیغمبر اور اُن کی اُمت
مومن جو پہنچیاں اُن پر سختیاں اور نامرادیاں اور مصیبتیں جو کانپ گئی نہایت محنت اُٹھائے
یہاں تک کہ کہا اُنکو پیغمبر نے اور مسلمان جو ایمان لائے تھے اُن پیغمبروں کے ساتھ یہ کہا عاجز
ہو کر کب آویگی مدد خدا تعالیٰ کی پھر خدا تعالیٰ نے اُس پیغمبر کو اپنی رحمت سے خبر دی کہ
جانو وہ کہ مدد خدا تعالیٰ کی نزدیک ہے خاطر جمع رکھو يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا
يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ
الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ پوچھتے ہیں تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا چیز مال سے اپنے
لوگوں کو اور خرچ کریں سو تو کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے جواب میں کہ وہ
جو باشنے ہو اور خرچ کرتے ہو تم مال سے فائدے کے پھر واسطے ماں باپ کے ضرور ہے
خرچ کرنا اور نزدیکی کنبے داروں کے واسطے بانٹنا چاہیئے مال اور اُن کے واسطے خرچ کیا
جاہیے جنکی چھوٹی عمر میں باپ مر گیا ہو اور محتاجوں کو دو اور راہ مسافروں کو دو جنکی
راہ کا خرچ نہو اور جو کچھ کرتے ہو تم نیک کاموں سے پھر خدا تعالیٰ بیشک جانتا ہے اُن کاموں کو
سب کاموں سے خبردار ہے سب کا بدلہ دیگا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ
وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْــًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ لکھا گیا تم پر یعنی فرض ہوا اور حکم ہوا تم پر لڑائی
دین کے دشمنوں سے اور وہ لڑائی بری لگتی ہے تمکو اور تمہارا جی نہیں چاہتا اس واسطے
کہ اُس میں خرچ مال کا اور جان کا ہے اور شاید وہ کہ جسکو تمہارا جی نہیں چاہتا ہے اور وہ
در اصل بہتر ہے تمہارے حق میں جو دنیا میں لوٹ اور عزت غلبہ کی ہے اور آخرت میں
درجہ شہادت کا اور شاید وہ کہ جس چیز کو تمہارا جی چاہتا ہے اور وہ بری ہے تمہارے واسطے

اور خدا تعالی جانتا ہے جس مین بہلائی ہے تمہارے حق مین اور تم آسے نہین جانتے
یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط پوچھتے ہین مسلمان تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مہینہ حرام کے سے جو اُس مین لڑائی لڑنی کیونکر ہے ۏ **نقل** حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج بھیجی تہی کافرون پر اُنہون نے کافرون کو مارا اور لوٹ لائے
پر مسلمانون نے جانا کہ وہ دن جمادی الثانی کا ہے اور وہ غرہ رجب کا تھا کافرون نے اس
بات پر طعنہ دیکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام مہینے کو بھی حلال کیا اور اپنے
لوگون کو رخصت دے تو حرام مہینون مین بہی لڑائی لڑین اور لوٹین اور مسلمانون نے
آنکر پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمسے شبہ مین یہ کام ہوئے اس کا
کیا حکم ہے تب یہ آیت اُتری کہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ
مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ لڑنا حرام مہینون مین بڑا گناہ ہے اور پھیر رکھنا لوگون کو خدا تعالی کی راہ سے یعنی اسلام
لانے کو منع کرنا اور آپ نہ ماننا دین اسلام کو اور روکنا مسجد حرام سے یعنی مکے کی زیارت
منع کرنا اور نکال دینا مکے کے رہنے والون کے سے بہت بڑا گناہ ہے نزدیک خدا تعالی
کے حرام مہینے مین لڑنے کے گناہ سے اور شریک بتانا ساتھ خدا تعالی کے اور لوگون کو
مسلمان نہونے دینا بہت بڑا گناہ ہے حرام مہینے کی لڑائی سے وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ط اور ہمیشہ ایسے مین لگ رہے
مشرک جو لڑین تمسے اے مسلمانون یہان تک لڑین جو پھیرین تمکو تمہارے دین اسلام
اگر مقدور پاوین تو ہرگز کمی نکرین وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ
فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور جو کوئی پھرے تم مین سے اپنے دین اسلام سے
اور پھر مر جاوے اور کافر ہی ہو جاوے مرنے کے وقت تک پھر ایسے لوگ جو کافر ہے
مرین تو ضائع اور اکارت جاوین نیک کام اُن کے دنیا مین اور آخرت مین اور وہ لوگ
رہنے والے ہین دوزخ کی آگ مین سو وہ اس آگ مین ہمیشہ رہینگے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول اللہ پر اور سب حکم پائین اور لوگ جو نکلے اپنے وطن سے اور لڑے کافرون سے خدا تعالی کی راہ مین جو اُس لڑائی مین کچھ غرض اپنی نہتی وہ لوگ امیدوار ہین خدا تعالی کی رحمت سے اور خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندون پر يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ط پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم شراب اور جوئے کا جو شراب اُس وقت حلال تہی خدا تعالی نے فرمایا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شراب کے حق مین اور جوئے کے کھیلنے مین گناہ ہے بہت اور نفع بھی ہے لوگون کو اور گناہ اُن دونون کلمون کا بہت بڑا ہے شراب کے پینے مین اور جوا کھیلنے مین یہ دونون کام مت کرو وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۵ قُلِ الْعَفْوَ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۵ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط اور پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کیا خرچ کرین اور بانٹین لوگون کو اپنے مال سے تو کہہ کہ جو کچھ کہ زیادہ ہو تمھین اپنے گھر کے خرچ سے اور بچ رہے اسی طرح بیان کرتا ہے خدا تعالی تمہارے واسطے حکم تو شاید کہ تم دہیان اور فکر کرو دنیا اور آخرت کے کامون مین جو دنیا کے کامون کا آخر فنا ہے اور آخرت کے کامون کا بدلہ ہمیشہ کی نعمت رہنے والی ہے وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۵ اور پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیمون کے احوال سے تو کہہ بنانا اُن کے کام کا بہتر ہے یعنی اُن کے مال کی امانتداری اور اُن کی پرورش اچھی طرح ضرور کیا چاہیئے اور اُن کا خرچ ملا لو تم اپنے ساتھ تو وہ بھائی ہین تمھارے دین مین اور خدا تعالی جانتا ہے خرابی کرنے والون کو جو یتیمون کا مال خراب کرتے ہین کام بنانے والون سے پہچانتا ہے خدا تعالی یعنی جو کوئی اُن کا مال خراب کرتے ہین اور جو کوئی احتیاط سے رکھتا ہے اور چاہتا تمھین ضرور ہے یتیمون کے خرچ مین تنگ کرتا ہے سب خدا تعالی بڑا زبردست ہے مضبوط کام بنانے والا ٭

**نقل** کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرثد اصحابی کو جو بڑا بہادر تھا مکے مین بہیجا اسواسطے کہ جو غریب مسلمانون کو کافرون سے چہپاکر مدینہ مین لے آوے

اور مرثد کو پہلے مسلمان ہونے سے مکے میں ایک عورت سے دوستی تھی جب یہ مکے میں
پہنچے تو اس عورت نے چاہا کہ صحبت کرے مرثد نے کہا کہ اب مسلمان ہوا ہوں زنا نہیں
کرتا اس عورت نے کہا اگر یوں نہیں تو نکاح کر لے مرثد نے کہا کہ یہ بھی بغیر رخصت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں ہو سکتا مرثد نے مدینہ میں آ کر یہ احوال ظاہر کیا حضرت نے
فرمایا کہ جب تک ایمان نہ لاوے تو مشرک سے نکاح درست نہیں ۔
دیگر انہیں دنوں عبد اللہ رواحہ کے بیٹے اصحابی نے اپنی لونڈی کو بسبب نافرمانی
کے طمانچہ مارا وہ فریادی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ کو بلا کے سے پوچھا اس نے کہا کہ وہ لونڈی نماز پڑھتی ہے
اور روزے رکھتی ہے اور خدا تعالی کو وحدہ لاشریک جانتی ہے اور رسول اللہ کو سچا
سمجھتی ہے پر بعضے وقت بات نہیں مانتی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
پھر وہ مسلمان ہے اس سے نیکی کر عبد اللہ نے اسے آزاد کر کے اسی سے نکاح کیا
لوگ لگے طعنہ دینے کہ دیکھو عبد اللہ نے لونڈی سے نکاح کیا اور وہ فلانی عورت مشرک
دولتمند اور بطور اشراف اسے ہاتھ لگتی تھی تب آیت اتری وَلَا تَنْكِحُوا
الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ
اور نکاح مت کرو مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لاویں اور لونڈیاں مسلمان
بہتر ہیں مشرک بی بی سے اگرچہ وہ شرک کرنے والیاں بی بیاں پسند آویں تمکو
بسبب مال اور حسن اور شرافت کے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ
مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اور نکاح میں نہ دو مسلمان عورتوں کو
مشرک مردوں کے جب تک ایمان نہ لاویں وہ مرد مشرک اور غلام مسلمان بہتر ہیں
شرک کرنے والے صاحبوں سے اگرچہ وہ شرک کرنے والے پسند آویں تمکو بسبب
دولت اور صورت کے اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ
وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وہ لوگ مشرک مرد اور ع ۲۷
عورت بلاتے ہیں دوزخ کی آگ کی طرف اور خدا تعالی بلاتا ہے بہشت اور بخشش
کی طرف اپنے حکم سے اور بیان کرتا ہے اپنے حکم لوگوں کو شاید کہ نصیحت مانیں لوگ اور
خبردار ہو دیں **فائدہ** پہلے مسلمان اور کافر میں نسبت ناتا جاری تھا اس آیت کے

ٹھیرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا انکا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور
میں جانے مثلاً کسی کو سمجھے کہ اسکو یہ بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا
بھلا یا برا کرنا اسکے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور چیز پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو
سجدہ کرے اور اس سے حاجت مانگے اور اس کو مختار جانکر باقی یہود اور نصاریٰ
کی عورت سے نکاح درست ہے اُن کو مشرک نہیں فرمایا وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ
أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ
فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَ
يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۞ اور پوچھتے ہیں مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حکم حیض کا تو کہدے کہ وہ گندگی اور ناپاکی ہے پھر چھوڑ دو اور دور رکھو عورتوں کو حیض کے
دنوں میں اپنی صحبت سے یعنی ان سے حیض کے وقت صحبت نکرو جب تک وہ پاک
ہووین اور ستھرائی کر لین تب پھر جاؤ ان پاس اور صحبت کرو جہان سے حکم دیا خدا تعالیٰ
نے یعنی جس راہ بچہ پیدا ہوتا ہے اُس راہ صحبت کرو بیشک خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے
اور پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک لوگوں کو اور ستھروں کو
نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا
اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تمہاری سو آؤ
اپنی کھیتی کرنے میں یعنی وہ کام کرو جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے جدھر سے اور جس طرح سے
چاہو تم یعنی روبرو سے یا کروٹ سے یا پیٹھ کی طرف سے مختار ہو اور آگے کا دھیان
رکھو یعنی اولاد کی نیت رکھو اور ڈرو خدا تعالیٰ سے اور یقین جانو وہ کہ تمکو اسکے پاس
جانا ہے ایک دن روبرو ہونا ہے اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایمان لانے والوں کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے عورتوں کو کھیتی۔ اور کھیتی اُسے کہتے ہیں جس جگہ
بیج کو بوئے تو اُسکے یعنی اُس راہ سے صحبت کرو جہان سے اولاد پیدا ہووے
وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور مت کرو خدا تعالیٰ کے نام کو بہت کھنڈا اپنی قسمیں کھانے کا یعنی
نکرو خدا تعالیٰ کے نام کو منع کرنے والا اس بات کا کہ نیکی کرو لوگوں سے اور پرہیزگاری
کرو اور صلح کرو درمیان لوگوں کے اور خدا تعالیٰ سب کچھ سنتا ہے اور سب کا احوال جانتا ہے

یعنی خدا تعالی کی قسم اچھے کام چھوڑنے پر نہ کھانی چاہیئے کہ ماں باپ سے نہ بولوں یا اس
فقیر کو خیرات نہ دوں اور اگر ایسی قسم کھا جاوے تو توڑے اور کفارہ دیوے ۔
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ نہیں پکڑتا تمکو خدا تعالی بیہودہ اور نکمی قسموں تمہاری کی ولیکن
پکڑتا ہے تمکو خدا تعالی ساتھ اس کام کے جو کرتے ہیں تمہارے دل اور خدا تعالی
بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے بیہودہ قسم وہ ہے جو منہ سے نکل جاوے اور دل کو
خبر نہووے اس قسم کا کفارہ نہیں ہے اور اگر جان کر قسم کھاوے پھر توڑے تو
اس کا کفارہ لازم ہے اور کفارے کا بیان آگے آوے گا لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ
نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
واسطے ان لوگوں کے جو قسم کھاتے ہیں اپنی جوروں سے تو ان کو دیکھنا چاہیئے چار مہینے
پھر اگر مل جاویں تو پھر بیشک خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے کہ قسم کھا کر توڑے اور کفارہ
قسم کا دیوے تو معاف کرے خدا تعالی یعنی کوئی اگر اپنی عورت سے قسم کھاوے کہ
میں تجھ سے نہ ملونگا پھر اگر چار مہینے کے اندر عورت سے ملے تو قسم کا کفارہ دیوے
اور جو چار مہینے گذر جاویں تو طلاق ہو جاوے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر قصد کریں طلاق دینے کا پھر خدا تعالی سننے والا ہے
قسم کھانے والے کی بات کو جاننے والا ہے قسم کھانے والے کے قصد کو ۔

**فائدہ** یعنی جس نے قسم کھالی کہ اپنی عورت پاس نہ جاوے تو چار مہینے میں جاوے
اور قسم کی کفارت دے نہیں تو طلاق ٹھہرا وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ
يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور طلاق پائی ہوئیں عورتیں راہ دیکھیں آپ میں حیض تک
اور ان عورتوں پر حلال اور روا نہیں جو چھپا رکھیں اس کو جیسے پیدا کیا ہے
خدا تعالی نے ان کے پیٹوں میں بچے اگر ہیں وہ عورتیں جو یقین سے ایمان لائی ہیں
خدا تعالی پر اور قیامت کے دن پر یعنی وقت طلاق کے اگر پیٹ سے ہوئی عورت تو
کہہ دیوے کہ میرے پیٹ میں بچہ ہے چھپا وے نہیں وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ط وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ

عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور خاوند ان عورتوں طلاق پائی ہوؤں کے
بہتر اور لایق زیادہ ہیں واسطے پھیر لینے اپنے جوروں کے ان دنوں میں یعنی اگر طلاق دیوے
تو پھر چاہیے کہ مل جاویں چار مہینے کے اندر اگر چاہیں صلح کر لیویں اور عورتوں کا بھی
حق ہے جیسا کہ حق ہے مردوں کا ان پر ساتھ اچھی گذران کے اور موافقت کی اور
مردوں کو عورتوں پر زیادتی ہے جو مہر اور ہر روز کا سب خرچ عورتوں کا ان کے ذمہ
اور طلاق دینا اور پھر ملا لینا عورتوں کو مردوں کے اختیار ہے اور خدا تعالیٰ زبردست
اور مضبوط کام کرنے والا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ
بِاِحْسَانٍ ۭ طلاق دو بار تک ہے جس میں رجعت ہو اسلام سے پہلے اگر دس بار طلاق دیتے
تو پھر تب بھی رجعت تھی یعنی پھر ملجاتے تھے خاوند جوروں سے اور بعضے شخص عورتوں کے
ستانے کو طلاق دیتے اور جب عدت پہنچی تو ملجاتے پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دیتے اب
حکم آیا کہ طلاق جس میں رجعت ہے دو ہی بار تک ہے پھر دو طلاق کی بعد روا ہے پھر لینا
جورو کو اپنے پاس موافق دستور کے یا چھوڑ دینا ہے بھلی طرح سے پھر بعد عدت کے رجعت
باقی نہیں رہتی اگر دونوں راضی ہوں تو دوبارہ نکاح کر لیں اور اگر تیسری بار طلاق دیوے
تو پھر نکاح بھی درست نہیں ہے جب تک اور خاوند اس سے نکاح کر کے صحبت نکر لیوے
وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْھُنَّ شَـيْـــًٔـا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ
اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ اور حلال نہیں ہے تمکو اے مردو وہ کہ پھیر لو جو کچھ کہ
تمنے دیا ہوا ہی عورتوں کو یعنی عورت کو اگر خاوند کچھ دیوے تو اس سے پھیر لینا منع ہے
مگر تب کہ ڈریں دونوں خاوند اور عورت کہ قایم اور مضبوط نرکھ سکیں گے حکم خدا تعالیٰ کا فَاِنْ
خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِـيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
فَلَا تَعْتَدُوْھَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ پھر اگر ڈرو تم اے مسلمانو کہ وہ مرد
اور عورت قائم اور درست نرکھ سکیں گے حکم خدا تعالیٰ کے یعنی ان کی گذران موافقت سے
آپس میں نہوگی اور مرد عورت ایک دوسرے سے بیزار ہیں تو پھر گناہ نہیں ان دونوں پر
بیچ کہ عورت پھر کچھ اپنے بدلے دے کر اپنے تئیں اس مرد کے نکاح میں سے چھٹا لیوے
اسے خلع کہتے ہیں یہ حکم طلاق کا اور رجعت اور خلع کا سب حدیں باندھیں خدا تعالیٰ
کی ہیں پھر اے مسلمانوں ان حدوں سے آگے نہ بڑھو اور جو کوئی بڑھ جاویگا ان حدوں سے

پھر وہی لوگ ظالم ہین گنہگار فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ
وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۞ پھر اگر طلاق دیوے تیسری بار اپنی
عورت کو پھر وہ عورت حلال نہین اُس مرد کو بعد تین طلاق کے جب تک کہ وہ عورت
نکاح مین آوے اور خاوند دوسرے کے اور وہ خاوند دوسرا صحبت کرکے اپنی خوشی سے
طلاق دیوے پھر کچھ گناہ نہین اول کے خاوند پر نہ اُس عورت پر جو پھر ملین یعنی نکاح کرکے
بعد عدت دوسرے خاوند کے اگر جانین کہ دونو یہ مرد عورت قائم رکھین گے حکم خدا تعالی کے
یعنی آپس مین حق ایک دوسرے کا ادا کرین گے اور یہ حدین باندھی ہوئی ہین خدا تعالی
کی جو بیان کرتا ہے ان حدون کو واسطے اُس قوم کے جو جانتے ہین کہ یہ حکم خدا تعالی کی
طرف سے ہین **فائدہ** یعنی تیسری طلاق کے بعد پھر مل نہین سکتی اگرچہ دونون راضی
بھی ہون تب بھی نکاح درست نہین جب تلک کہ عدت کے بعد اور کسو غیر مرد سے نکاح کرکے
صحبت کے بعد وہ مرد اپنی خوشی سے طلاق دیوے پھر عدت بیٹھ کر عورت پہلے خاوند سے
نکاح کرے تب درست ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ
وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ اور جب طلاق دی تمنے عورتون کو اور
پہنچین اپنی عدت کی مدت کو تو پھر لا لو اپنے ساتھ اُن کو موافق دستور کے موافقت
یا چھوڑ دو اُن کو بھلی طرح رضامندی سے اور بند مت کرو عورتون کو دکھ پہنچانے کے واسطے
تو زیادتی کرو اُن پر یعنی نکر دو یہ کہ عورت کو طلاق دو پھر جب نزدیک عدت ختم ہونے کے
پہنچین تو پھر لا لو اپنے ساتھ پھر کسی دن پیچھو پھر طلاق دو پھر اسی طرح ملو پھر طلاق دو
ستانے کو اور دکھ پہنچانے کو ملو تو اچھے سلوک سے رہو یا چھوڑ دو تو خوشی سے اچھی
طرح چھوڑ دو جو وہ عورت مختار رہے اپنے نفس کی اور جو کوئی کریگا اس طرح عورت کے
ستانے کو پھر اُس نے مقرر ظلم کیا اپنے اوپر آپ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّ اذْكُرُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۞ اور مت ٹھیراؤ خدا تعالی کی آیتون کو
جو حکم آئے ہین ہنسی اور مزاح سمجھو اُن کو یعنی حکم بجا لانے مین سستی اور ڈھیل نکرو اپنی مسلمانو

اور یاد کرو تم نعمتیں خدا تعالیٰ کی جو انعام کین تم پر اور آئے یاد کرو جو اتارا ہے
قرآن تم پر اور حکم شریعت کی نصیحت کرتا ہے تمکو خدا تعالیٰ حکم قرآن کے اور ڈرو خدا تعالیٰ
حکم نمانے مین اور جانو وہ کہ خدا تعالیٰ سب چیز کی خبر رکھتا ہے کچھ بات اس سے چھپی
ہوئی نہین ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ
اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ اور جب طلاق دی تمنے اپنی عورتون کو پھر منع نکرو ان طلاق دی ہوئی عورتون کو
جو نکاح کرلین پھر اپنے خاوندون سے جب راضی ہووین وہ دونون آپس مین موافق دستور کے
یہ حکم ہے عورت کے وارثون کو کہ اگر خاوند نے ایکبار یا دو بار طلاق دیکر عدت کے اندر
رجوع نکینی چاہے کہ اپنی عورت سے ملے تو عورت کو منع نکرو یا عدت تمام ہوجاوے اور
دونون عورت مرد راضی ہون نکاح کرنے کو تو چاہیے کہ وارث منع نکرین اور نیا نکاح کر دو
اس اگلے خاوند سے ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یہ حکم نصیحت دیئے جاتے ہین اُس
شخص کو جو ہے تم مین کہ ایمان لایا ہے خدا تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اس نصیحت
مین تم کو ستھرائی ہے اور بہت پاکیزگی ہے تمہارے حق مین جو رجعت کرنے مین دوسرا
خاوند نہ کیجے اور نکاح کرنے مین اندیشہ حرام کا عورت نہ کرے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے
کہ جیسے مرد کو عورت کی خواہش ہے اس سے زیادہ عورت کو مرد کی خواہش ہے اور تم
نہین جانتے اُن کے دلون کی بات کو اور خیال کو وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
اور بچے والی عورتین دودھ پلاوین اپنے بچون کو دو برس پورے جو کوئی کہ چاہے
پورا کرے دودھ پلانا بچے کو اور بچے کے باپ پر ہے یا باپ کے کنبے پر ہے روٹی
اور کپڑا اُن عورتون دودھ پلانے والیون کا ساتھ خوشی اور انصاف کے موافق
دستور کے اگر مرد نے عورت کو طلاق دی اور بچہ دودھ پیتا ہے یا طلاق کے بعد
کبھی دن پیچھے پیدا ہوا تو دودھ پلاوے دو برس تلک وہی مان جننے والی اپنے بچے کو
اور اُس عورت کا خرچ کھانے پینے کا اُس بچے کا باپ دیوے اور اگر باپ مرگیا ہو
تو اُس کے وارث اور کنبا بچے کے باپ کا دیوے اچھی طرح موافق دستور کے لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ
اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ

تکلیف نہیں دیا جاتا ہے کوئی شخص مگر اتنی ہی جتنی اُسے طاقت ہے اور گنجائش رکھتا ہے
نہ دُکھ پہنچاوے ماں اپنے بچے کو دودھ پینے کو اور نہ باپ دُکھ پہنچاوے اُس بچے کو
اور وارثوں پر بھی یہی لازم ہے کہ دُکھ نہ پہنچاویں کسی پر ہو

**فائدہ** یعنی بچے کی ماں نکچے کہ میں دودھ نہیں پلاتی اور بچے کو اُس کے باپ کے سپرد کر کر
تو دونوں کو دُکھ ہو یا باپ بچے کا اُس کی ماں سے زور سے بچہ لیوے تو ماں کو اور بچے کو
دُکھ پہنچے یا بچے کی ماں دودھ پلاوے تو اُس کی روٹی کپڑے کی خبر اچھی طرح نلیوے
اور اگر باپ بچے کا مر گیا ہو تو اُس کے وارثوں پر بھی یہی لازم ہے کہ دُکھ نہ پہنچاویں
فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ط پھر اگر چاہیں ماں
باپ اُس بچے کے کہ دودھ چھڑالیویں دو برس کے اندر ہے آپس میں راضی ہو کر دونوں
اور مشورت کر کے پھر نہیں گناہ اُن دونوں پر رضامندی دونوں کی وَإِنْ أَرَدْتُمْ
أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَ
اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ہ اور اگر چاہو تم اُسے مردو کہ دودھ
پلوالو اپنے بچوں کو اور کسی دودھ پلانے والے سے سواے اُس کی ماں کے تو بھی
پھر کچھ گناہ نہیں تم پر کہ دے چکو تم اُس بچے کی ماں کو وہ جو دینے کا ارادہ کر رکھا ہے
تمنے خوشی سے موافق دستور کے اور ڈرو خدا تعالیٰ سے اور یقین جانو کہ سب دیکھتا ہے
خدا تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو یعنی اگر چاہے باپ کہ دائی سے بچہ پلوا لے اور اُس کی
ماں کو دو برس تلک بند رکھے تو یہ بھی روا ہے پر اُس کے بدلے کچھ بچہ کی ماں کا
حق نکاٹ رکھے وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ج فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ
بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ہ اور وہ لوگ جو مر جاویں تم میں سے اور چھوڑ جاویں
جوروؤں کو تو چاہیے کہ وہ رانڈیں راہ دیکھیں اپنے آپ چار مہینے اور دس دن تک
تو جتاوے کہ پیٹ میں رانڈوں کے بچہ ہو پھر جب پہنچ چکیں وہ رانڈیں اپنی عدت کو
تب پھر کچھ گناہ نہیں تم پر اے وارثو اُس بات میں جو کریں وہ رانڈیں اپنے وہ
جتاوے کہ لیکن اُن کا جی چاہے تو اچھی طرح موافق دستور کے اور خدا تعالیٰ وہ جو کچھ
تم کرتے ہو سب کاموں سے تمہاری خبر دار ہے کچھ اُس سے چھپا ہوا نہیں ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ

اور کچھ گناہ نہیں تم پر اس میں کہ جو اشارہ سے خبر کرو پیغام نکاح کا ان عورتوں کو جنکو طلاق دی ہے ان کے خاوندوں نے یا چھپا رکھو اپنے جی میں اس نیت کو خدا تعالی جانتا ہے وہ کہ تم البتہ مذکور کروگے ان عورتوں کا لیکن وعدہ مت کر رکھو ان سے چھپا ہوا مگر یہ کہ کہدو ان سے اچھی طرح موافق دستور کے یعنی اگر کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دی اور ابھی عدت اس کی تمام نہوئی ہووے اور کوئی اور شخص چاہے کہ اس سے نکاح کرے تو اشارہ سے سنادیوے اس عورت کو تجھے ہر کوئی عزیز رکھے گا یا یوں کہے کہ میرا بھی جی چاہتا ہے کہ نکاح کروں یا اپنے جی میں رکھے کہ جب یہ عدت سے نکلے تو میں اس سے نکاح کروں تو کچھ گناہ نہیں پر صاف نہ کہے وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

اور نہ ارادہ کرو نکاح کا طلاق پائی ہوئی عورتوں سے جب تک عدت سے نہ نکل چکے تب تک نکاح کا ارادہ نکرو اور جانو وہ کہ خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ کہ تمھارے دلوں میں ہے پھر ڈرو خدا تعالی سے اور جانو وہ کہ خدا تعالی بخشنے والا ہے ڈرنے والوں کو تحمل کرنیوالا ہے جو جلد عذاب نہیں کرتا گنہگاروں کو لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝ نہیں گناہ تم پر اگر طلاق دو تم عورتوں کو اسوقت جو ابھی ہاتھ بھی نہ لگایا ہو ان کو یا اس سے پہلے طلاق دو جو مقرر کیا ہو کچھ مہر ان کا اور کچھ خرچ دو ان کو جو مقدور والے پر اس کے موافق ہے اور غریب تنگی والے پر لازم ہے اسکے لائق یعنی ہر ایک اپنے موافق مقدور کے دیوے خوشی سے اچھی طرح یہ لازم اور ضرور ہے نیک کام کرنے والوں پر ※

**فائدہ** اگر نکاح کے وقت مہر کا مذکور نہ آیا ہو تب بھی نکاح درست ہے پھر اگر نکاح کرکے عورت کو ہاتھ نہ لگایا ہو اور طلاق دیوے تو مہر کچھ دینا لازم نہیں لیکن کچھ دیا چاہیے البتہ اتنا کہ ایک جوڑا ہی پہننے کو دیوے اپنے مقدور کے موافق یا ایک ہی کپڑا جیسے دوپٹہ ہی دیوے وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ

فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ
وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور اگر طلاق دو اپنی نکاحیون کو پہلے ہاتھ لگانے سے اور مقرر ٹھیر چکا ہو اُن کا مہر پھر لازم ہوا تم پر آدھے طلاق دینے والو آدھا مہر آپس میں مقرر ہوئے کا مگر وہ آدھا مہر بھی بخش دیں عورتیں اپنا مہر مرد کو یا مرد بخش دے سارا یعنی حضر عورت کو جس کے اختیار میں ہے نکاح اور طلاق اور اگر تم اے مردو چھوڑ دو سارا مہر یعنی سب مہر جو مقرر کیا ہے دو عورتوں کو نزدیک ہے پرہیزگاری سے اور نہ بھلا دو بزرگی کو آپس میں کی بیشک خدا تعالیٰ جو کام کہ تم کرتے ہو دیکھتا ہے سب ۞

**فائدہ** اگر نکاح کے وقت مہر مقرر ہو چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے تو آدھا مہر دینا لازم ہے پر اگر عورت وہ آدھا مہر بھی بخشدے اور نہ لیوے یا مرد سارا ہی مہر دیوے تو بہتر ہے جو خدا تعالیٰ بڑائی دے مرد کو اور مختار کیا نکاح اور طلاق کا اپنی بڑائی رکھے تو پورا ہی مہر دیوے اس مسئلہ کی چار قسم ہو سکتی ہیں یہاں دو طرح کا بیان ہوا ایک یہ کہ مہر نہ ٹھیرایا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی اور دوسرے یہ کہ مہر ٹھیر چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی اور دو باقی ہیں یہ کہ مہر ٹھیر چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے اس میں پورا مہر دیا چاہیے یہ سورہ نساء میں مذکور ہے اور دوسری یہ کہ مہر نہ ٹھیرا تھا اور ہاتھ لگا کر طلاق دے اس میں مہر مثل پورا دیوے مہر مثل وہ کہ جو اس کی قوم میں رواج ہو مہر کا اور ہاتھ لگانے سے اشارہ ہے خلوت میں صحبت سے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۝ خبردار رہو نمازوں پر یعنی وقت پر حضور دل سے پڑھا کرو اور بیچ کی نماز پر خبردار رہو اور کھڑے رہو خدا تعالیٰ کے آگے ادب سے حکم بردار ہو کر ۞

**فائدہ** بیچ کی نماز مشہور عصر کی ہے جو دن اور رات کی نمازوں کے بیچ میں ہے اس کا تقید زیادہ فرمایا ہے اور طلاق کے حکموں میں نماز کا حکم فرمایا جو دنیا کے معاملہ میں غرق ہو کر بندگی کرنا نہ بھولو اسواسطے عصر کی نماز کا تقید ہے جو اس وقت دنیا کا شغل زیادہ ہوتا ہے اور وہ فرمایا کہ کھڑے رہو نماز میں ادب سے یعنی ایسی حرکت نماز میں نہ کرو کہ جس میں معلوم ہو کہ نماز نہیں پڑھتے ان باتوں سے نماز ٹوٹتی ہے جیسے کھانا پینا کسی سے بات کرنا ہنسنا کسی کی طرف منہ پھیر کے دیکھنا

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۚ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ پھر اگر ڈرو تم لڑائی کے وقت دشمن سے یا جنگل میں کسو حیوان موذی سے تو پیادے پڑھو نماز چلتے ہی چلتے اگر کھڑے نہ رہ سکو تو یا سواری پر ہو نماز لڑائی میں اشارت سے جس طرح پڑھ سکو منھ قبلہ کی طرف ہو اور اگر لاچاری کو منھ قبلہ کی طرف نہ ہو تب بھی نماز درست ہے پھر جب بے ڈر ہو تم اور امن کا وقت ہووے تب یاد کرو خدا تعالیٰ کو یعنی شکر بجا لاؤ خدا تعالیٰ کا جس طرح کہ سکھایا تمکو آداب اور شرطیں شکر کی وہ جو تم نہ جانتے تھے اس کو وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ اور وہ لوگ کہ مر جاویں تم میں سے اور چھوڑ جاویں اپنی عورتیں تو وصیت کر دیں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا روٹی کپڑی کا ایک برس تک کا بغیر نکالے گھر سے پھر اگر وہ عورتیں آپ سے نکل جاویں گھر میں سے تو پھر کچھ گناہ نہیں تم پر اے وارثو اس کے خاوند موئے ہوئے کی اس کام میں جو کچھ کریں وہ رانڈیں اپنے حق میں موافق دستور شرع کے یعنی چاہیں خاوند کر لیں یا اچھی پوشاک اور زیور پہنے تو مختار ہیں اور خدا تعالیٰ زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا ۝

**فائدہ** یہ حکم اول تھا جب سے حصہ عورتوں کا مقرر ہوا اور عدت چار مہینے دس دن کی ٹھہری تب سے حکم اس آیت کا موقوف ہوا وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ اور واسطے طلاق دی ہوئی عورتوں کے یعنی جن عورتوں کو طلاق دی اور ان کا مہر مقرر نہ تھا ان کے واسطے جوڑا ہے مقرر دینا یعنی کچھ خرچ دیا چاہیے اچھی طرح خوشی سے موافق دستور کے لازم ہے پرہیزگاروں پر جوڑا دینا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ اسی طرح بیان کرتا ہے خدا تعالیٰ تمہارے واسطے آیتیں اپنی قرآن کی شاید کہ عقل اور فکر کرو ان آیتوں کے معانی میں

**فائدہ** یہاں حکم نکاح اور طلاق کا تمام ہو چکا أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ کیا نہ دیکھا تو نے اے دیکھنے والے اور عجب نگاہ نہ کی طرف ان لوگوں کے جو نکلی تھی اپنے گھروں سے اور اپنے شہر سے اور وہ

ہزاروں تھے موت کے ڈر سے نکل بھاگے تھے پھر کہا اُن کو خدا تعالیٰ نے کہ مر جاؤ جب وہ مر گئے پھر بعد مدت کے دوبارہ جلایا اُن کو خدا تعالیٰ نے بیشک خدا تعالیٰ صاحب ہے بزرگی کا اور مہربانی کا لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر اُس کی نعمتوں اور مہربانیوں کا نہیں کرتے ؏ **فائدہ** ایک وقت ایک شہر میں وبا پڑی تھی اُس شہر کے بہار سے رہنے والے کئی ہزار آدمی وہاں سے بھاگے موت کے ڈر سے ایک جنگل میں اُترے خدا تعالیٰ نے فرشتے کو حکم کیا اُس نے آنکر کہا کہ تم سب مر جاؤ وہ چالیس ہزار تھا یا ستر ہزار آدمی سب مر گئے اُس جنگل کے پاس جو گانو تھے وہاں کے لوگ آئے جو انہیں زمین میں دفن کریں نکر سکے بہتایت سے آخر کو گرد اُن کے دیوار کھینچ دی پھر بہت برسوں کے بعد وہ دیوار بھی گر گئی اور اُن کے سوائے ہڈیوں کے کچھ باقی نہ رہا جب حضرت حزقیل نبی جو پیغمبر تھے خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے اور اُن کا گذر اُس جنگل میں پڑا اور اُن کی ہڈیاں دیکھیں حضرت حزقیل نے دعا مانگی کہ اے پروردگار اُن کو جو غضب سے تو نے مارا اب اپنی رحمت سے اُن کو جلا دے خدا تعالیٰ نے حضرت حزقیل نبی کی دعا قبول کی اُنہیں پھر جلایا جو توبہ کریں یہ احوال یہاں اسواسطے مذکور فرمایا کہ تو کافروں سے لڑنے میں جی نہ چھپاویں اور جانیں لوگ کہ موت سے کسی طرح چھٹکارا نہیں ہے وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اور لڑو کافروں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں واسطے دین کے اور جانو وہ کہ خدا تعالیٰ سنتا ہے بہانہ کرنے والوں کی باتیں جو لڑائی سے جی چھپاتے ہیں جانتا ہے اُن کے دلوں کے منصوبوں کو مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ کون شخص ہے ایسا جو قرض دیوے خدا تعالیٰ کو قرض اچھا جو اُس میں جلدی نکرے اور احسان نرکھے پھر خدا دو چند کئی گنا کر دے اُسکے واسطے درجے یعنی اُسکے بہت برابر دیوے بہت اور خدا تعالیٰ ہی تنگی کر دیتا ہے اور کشائش کر دیتا ہے سب اُسی کے اختیار میں ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف اُلٹے پھر جاؤ گے - قرض حسنہ اُسے کہتے ہیں جو قرض دیکر پھر مانگے نہیں جب تک وہ آپ سے نہ دیوے اور احسان نہ رکھے قرض دیکر اور مدت تک چاہے اور اُسے حقیر نہ سمجھے ؏ **فائدہ** خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے قرض دو یعنی میری راہ میں

خرچ کرو جہاد میں یا محتاجوں کو دو اور تنگی کا اندیشہ نکرو جو کشائش اور تنگی خدا تعالی کی
کلام اختیار میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ
ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ آیا نہ دیکھا تو نے طرف اُس جماعت کے
جو وہ سردار تھے بنی اسرائیل میں یعنی اِن کا احوال معلوم نکیا جو وہ سردار پیچھے وفات
حضرت موسی علیہ السلام کے جسوقت کہا اُس قوم کے سرداروں نے اُسوقت کے
پیغمبر کو جو حضرت اشمویل تھے یہ کہا کہ اُٹھا کھڑا کر ہمارے واسطے ایک بادشاہ تو لڑین ہم
خدا تعالی کی راہ میں دین کے واسطے بعد وفات حضرت موسی علیہ السلام کی مدت تلک
بنی اسرائیل کا کام بنا رہا جب اُن کی نیت بگڑی تب اُن پر ایک عظیم کافر بادشاہ
جالوت نام غالب آیا ایسا کہ اُن کو شہر سے نکالا اور لوٹا اور اُن میں بہت سے بندی
پکڑ لے گیا بنی اسرائیل وہان سے بھاگ کر بیت المقدس میں جمع ہوئے اُسوقت
حضرت اشمویل پیغمبر تھے سرداروں نے بنی اسرائیل کے حضرت اشمویل سے کہا
کہ ہم میں سے ایک عقلمند کو بادشاہ حاکم مقرر کر جو ہم اُس کی مدد اور تدبیر سے اُن
کافروں کے ساتھ لڑین قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ
قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآىِٕنَا ؕ کہا حضرت
اشمویل نے بنی اسرائیل کے سرداروں سے کہ ہو سکتا ہے یہ بھی تم سے کہ اگر ہو حکم تمکو لڑائی کا
تو تم اُسوقت نہ لڑو دین کے دشمنوں سے بنی اسرائیل کے سرداروں نے کہا کہ کیا ہوا
ہمکو جو نہ لڑین ہم خدا تعالی کی راہ میں اور انہین نے تو نکال دیا ہمکو شہر اور
گھروں سے ہمارے اور بچوں کے پاس سے جدا کیا یعنی بندی پکڑ لیگیا ہے
ہماری قوم سے اب خدا تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا
قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ پھر جسوقت حکم ہوا اُن پر لڑنے کا کافروں
سے تو پھر گئے حکم برداری سے مگر تھوڑے سے اُنہوں میں سے حکم کے تابع
رہے اور خدا تعالی جانتا ہے ظالموں کو جو حکم نہیں مانتے ❊

**فائدہ** حضرت اشمویل نبی نے اُن سے تکرار کی وہ جواب دیتے رہے اور اقرار
حکم برداری کا کرتے رہے آخر کو خدا تعالی کی جناب میں دعا مانگی کہ فرشتے ان پر مقرر
کرے حق سبحانہ تعالی نے ایک عصا اور ایک باسن میں تیل حضرت اشمویل کو بھیجا اور

فرمایا کہ جو کوئی تیرے گھر مین آوے اور آنیکے آنے سے اِس تیل کو جوش آوے اور عصا اُس کے قد کے برابر ہووے وہی شخص اِس قوم کی بادشاہی کے لائق ہے حضرت شمویل نے یہ خبر سب کو سنا دی سرداری اسرائیل کے ان کے گھر مین آنے لگے کسی کے آنے سے وہ تیل جوش مین نہ آیا تو ایک دن ایک سقہ پانی بھرا کرتا تھا اُس کا نام شاؤل تھا اور قد اُس کا لنبا تھا اُس سبب اُسکو طالوت کہتے تھے وہ آیا اُس کے آنے سے تیل نے جوش کھایا اور عصا اُس کے قد کے برابر ہوا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ اور کہا اُن کے نبی شمویل نے کہ بیشک خدا تعالیٰ نے اٹھا کھڑا کیا تمہارے واسطے طالوت کو بادشاہ حاکم تب کہا بنی اسرائیل کے سرداروں نے کیونکر ہوسکے اُسے بادشاہت ہم پر اور ہم بہت لائق ہین بادشاہت کے اُس کی نسبت کہ اُس سے ہم اشراف ہین اور مالدار ہین اور اُسے دیا نہیں بہت مال اور کشائش دولت دنیا کی جو بادشاہت کا اسباب اور سامان کرسکتا تب قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ کہا حضرت شمویل نے کہ بیشک خدا تعالیٰ نے پسند کیا اُس کو تم پر اور زیادہ دی اُسے کشائش عقل مین اور سمجھ مین لڑائی کی اور سرداری کی اور بدن مین زیادتی دی جو خوبصورت اور ڈیل مین بھاری اور لنبا قد اور خدا تعالیٰ ہی مالک ملک کا دیتا ہے ملک اپنا جسے چاہتا ہے اور جس کو لائق جانتا ہے اور خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے سب کچھ جاننے والا ہے ہر ایک کا قد اور حوصلا اور ہمت اور بہادری **فائدہ** جب بنی اسرائیل نے یہ سنا اور پھر کہا حضرت شمویل سے کہ ہمین کوئی اور بھی دلیل اس کی بادشاہت پر دکھاؤ تو ہمین یقین آوے اور ہمارا دل رجوع ہووے اِس کی تابعداری کو حضرت شمویل نے جناب الٰہی مین رجوع کی خدا تعالیٰ نے اور نشانی طالوت کی بادشاہت پر فرمائی کہ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ

إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور کہا بنی اسرائیل کو اُن کے پیغمبر اشمویل نے کہ نشانی طالوت کی بادشاہت پر اور یہ ہے کہ جو آوے تمھارے پاس صندوق جو اُس مین تسلی خاطر ہو تمھارے پروردگار کی طرف سے اور بچی ہوئی چیزین ہین اُن مین سے جو چھوڑ گئی تھے حضرت موسیٰ اور ہارون کی اولاد اُٹھا لاوین گے اِس صندوق کو فرشتے اِس مین نشانی ہے البتہ تمھارے واسطے اگر ہو تم یقین لانے والے اشمویل نبی کی بات پر اور طالوت کی بادشاہت پر ۝

**فائدہ** بنی اسرائیل مین ایک صندوق ہمیشہ سے چلا آتا تھا اُس مین تبرکات تھا بعضے کہتے ہین کہ اُس مین تصویرین تھین سب پیغمبرون کی جو ہو چکے تھے اور عصا اور نعلین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور کوئی پارچہ لوح زمرد کا جس پر توریت لکھی ہوئی اُتری تھی اُس صندوق کو لڑائی مین آگے لے چلتے تھے اُس کی برکت سے خدا تعالی بنی اسرائیل کی فتح کر دیتا تھا جب بنی اسرائیل بد نیت ہوئے وہ صندوق ان سے چھن گیا اُسی سبب اُن پر مصیبت پڑی اور وہ کافر جو اُس صندوق کو لے گئے تو جہان رکھا وہین آفت پڑی اور وہ مکان ویران ہوا اسی طرح پانچ شہر ویران ہوئے جب یہان طالوت بادشاہ ہونے لگا اُن دونون کافرون نے لاچار ہو کر دو بیلون پر لاد کر ہانک دیا بعضے کہتے ہین کہ اُس صندوق کو گنبد کی مین گاڑ دیا تھا ہر طرح آخر کو فرشتون نے اُس صندوق کو اُٹھا لا کر طالوت کے دروازے پر رکھا بنی اسرائیل یہ نشانی دیکھ کر طالوت کی بادشاہت پر یقین لائے اور سب اُس کے حکم کے تابعدار ہوئے پھر طالوت نے فوج لیکر جالوت سے لڑنے کا ارادہ کر کے کوچ کیا اور وہ موسم نہایت گرمی کا تھا فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۝ پھر جس وقت باہر نکلا طالوت شہر ایلیا سے موافق کہنے حضرت اشمویل کے اُس لشکر کو لیکر اور کہا طالوت نے اپنے لشکر کو کہ بیشک آزمایا ہے خدا تعالیٰ تمھین اِس گرم موسم پیاس کی شدت مین ایک نہر کے پانی سے جو اب آگے آتی ہے پھر جو کوئی اُس نہر کا پانی پیوے گا پس نہین ہے وہ مجھ سے یعنی اور پیروین ہمارے سے اور جس نے اُس کا پانی نہ چکھا پس وہ مجھ سے ہے مگر ایک چلو

اپنے ہاتھ سے ہووے + **فائدہ** کہتے ہیں کہ طالوت کے ساتھ چلنے کو سبھی ہوس سے تیار ہوئے طالوت نے کہا کہ جو کوئی جوان زور آور ہو سو چلے ایسے ایسے ہی اسی ہزار آدمی نکلے پھر طالوت نے چاہا کہ انہیں آزماوے ایک منزل میں پانی نہ ملا دوسری منزل میں ایک نہر آگے آئی تو طالوت نے تقید کیا کہ جو کوئی ایک چلو سے زیادہ پانی پیوے وہ میرے ساتھ نہ چلے اور گرمی کی شدت سے نہایت پیاس لگی جب اس ندی پر پہنچے تو فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ پھر پیا پانی اس نہر کا بہتوں نے ایک چلو سے زیادہ مگر تھوڑوں نے ان میں سے ایک ہی چلو پیا وہ تین سو تیرہ آدمی تھے پھر جب کہ پار ہوا اس ندی سے طالوت اور وہ لوگ جو طالوت کے کہے سے ایک چلو سے زیادہ پانی نہ پیا تھا طالوت کے ساتھ پار گئے اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے پانی بہت پیا تھا کہ ہمیں طاقت نہیں آج جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی +

**فائدہ** جنہوں نے ایک چلو سے زیادہ نہ پیا تھا ان کی پیاس بجھی اور جنہوں نے زیادہ پیا ان کو زیادہ پیاس لگی اور اسی ندی کے کنارے پر رہے اور بعضے کہتے ہیں کہ چار ہزار آدمی طالوت کے ساتھ ندی کے پار گئے جب انہوں نے جالوت کے لشکر کو دیکھا جو وہ لاکھ سوار تیار لڑنے والے تھے ان کو دیکھ کر ڈرے اور کہا ہمیں تو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر وہی تین سو تیرہ آدمی ان میں سے جدا ہوئے اور قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ کہا ان لوگوں نے جنکو یقین تھا کہ مقرر وہ ملیں گے یعنی روبرو ہونگے خدا تعالیٰ کے آخر کو یہ کہا کہ بہت بار ہوا ہے کہ تھوڑی سی قوم مومن غالب ہوئے ہیں بہت سی قوم پر کافروں کے حکم خدا تعالیٰ کے سے اور خدا تعالیٰ ساتھ ہے مدد کرنے کو صبر کرنے والوں کے جو لڑائی کے وقت ٹھہرے دشمن کے سامنے +

**فائدہ** طالوت نے انھیں تھوڑے سے آدمیوں کو لیکر جالوت کے لشکر کے سامنے صف باندھی وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿﴾ اور جب ظاہر اور سامنے ہوئے یہ تین سو تیرہ مومن صف باندھ کر واسطے لڑنے جالوت کے اور اسکے لشکر کے تب کہا ان مومنوں نے کہ اے

پروردگار ہمارے ڈال ہم پر صبر اور استقامت اور ثابت اور استوار رکھ ہمارے پاؤں کو لڑائی میں اور مدد کر ہماری کافرون کی قوم پر فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ط پھر شکست دی مومنون نے جالوت کے لشکر کو خدا تعالی کے حکم سے اور مارا داؤد نبی علیہ السلام نے جالوت کو اور دیا داؤد نبی کو خدا تعالی نے بادشاہت اور حکمت عقلمندی تدبیر سلطنت کی اور سکھایا حضرت داؤد کو خدا تعالی نے جو کچھ چاہا وہ علم جو پیغمبرون کو کام آوے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ اور اگر دفع نکرواتا خدا تعالی لوگون کو ایک کو ایک سے تو البتہ خراب ہو جاتا ملک لیکن خدا تعالی صاحب ہے فضل اور رحمت کا خلقت پر

**فائدہ** ان تین سو تیرہ آدمیون میں حضرت داؤد کا باپ اور ان کے چھ بھائی اور ساتوین آپ ہی تھے اور حضرت داؤد کو راہ میں تین پتھر ملے اور بولے کہ ہمیں اپنے پاس اٹھا رکھ جالوت کو ہم مارین گے انھون نے اٹھا لیے جب طالوت نے جالوت کے سامنے صف کھینچی تو کہا کہ جو کوئی جالوت کو مارے اسے مین اپنی بیٹی اور آدھی بادشاہت دون اور جالوت بڑا زور آور تھا وہ آپ اپنے لشکر سے باہر نکلا اور کہا مین اکیلا ہم سب کو کافی ہون میرے سامنے آنے چاہو حضرت اشموئیل نے حضرت داؤد کے باپ کو بلایا الہام الہی سے اور پوچھا کہ تیری بیٹے کہان مین بلا کر مجھے دکھلاؤ انھون نے چھ بیٹے جو قدآور تھے دکھائے اور حضرت داؤد کو جو انکا قد چھوٹا تھا اور بکریان چراتے تھے ان کو نہ دکھایا حضرت اشموئیل نے حضرت داؤد کو بلوا کر پوچھا کہ تو جالوت کو مارے گا انھون نے کہا کہ ہان مارونگا پھر جالوت کے سامنے گئے اور انھین تین پتھرون کو گوپھن مین رکھ کر مارے جالوت کا ماتھا ہی کھلا تھا اور سارا بدن لوہے مین غرق تھا وہ تینون پتھر اس کے ماتھے مین لگے اور پار نکل گئے گھوڑے سے گرا اور موا اور لشکر اس کا بھاگا مسلمانون کی فتح ہوئی پھر طالوت نے حضرت داؤد سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور آدھی بادشاہت دی پھر آخر کو ساری بادشاہت حضرت داؤد کو پہنچی تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ط وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ یہ قصے خبرین گذری ہوئین اور سب پیغمبرون کی نشانیان ہین خدا تعالی کی جو پڑھتے ہین ہم تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اور سچی خبرین

اور بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر پیغمبر بھیجے ہوؤں سے ہے یعنی جیسے
آگے پیغمبر آئے تھے ویساہی تو بھی ہے

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ

رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ یہ پیغمبر جنکا مذکور ہوا ان میں بڑائی دی ہے بعضے کو بعضے پر کوئی ان میں سے ہے
جو اس سے بات کی خدا تعالی نے جیسے حضرت آدم اور حضرت موسی علیہ السلام اور بلند کیا
ان میں سے بعضوں کا درجہ جیسا بعضا نبی ایک قوم کا بعضا ایک گاؤں کا بعضا ایک شہر کا
بعضی تمام خلقت کے واسطے بھیجا خدا تعالی نے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قوت دی
ہمنے عیسے بیٹے مریم کو ساتھ روح پاک کے یعنے حضرت جبرئیل کو بھیجا ان کی مدد کو وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اور اگر چاہتا خدا تعالی تو نہ لڑتے وہ لوگ جو پیدا ہوے تھے پیچھے ان پیغمبروں
کے پیچھے اسکے جو آئیں ان کو نشانیاں روشن اور حکم صاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نبی ہونے پر لیکن انہوں نے اختلاف کیا پھر ان امتوں سے کوئی ایمان لایا جو ثابت رہا اور
انہوں میں سے کوئی منکر ہوا اپنے دین سے اور اگر چاہتا خدا تعالی تو نہ لڑتے یہ لوگ لیکن
خدا تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے مختار ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بانٹو اور خرچ کرو اس چیز سے جو روزی دی ہے ہمنے تمکو
پہلے آنے سے اس دن کے جو نہ بکے اس دن مکے ڈر سے نیکی جو کوئی مول لیوے اور
عذاب سے چھوٹے اور نہ کوئی دوست کام آوے اس دن جو کسی طرح عذاب سے چھڑا وے
نہ سفارش ہوگی اس دن کسو کی اور جو کافر ہیں وہی ظالم گنہگار ہیں مر نے یعنی نیک کام
کرنے کا وقت ابھی ہے آخرت میں نہیں سکے گی نہ کوئی آشنا کام آویگا نہ کوئی تجھکو گر چھڑا سکیگا
جبتک بکشی ہوئی نہ چھوڑیگا اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ خدا تعالی اس لائق

جو اُسی کی بندگی کیجیے نہین ہے کوئی بندگی کیا گیا مگر وہی جو اُسی کی بندگی کیا کیجیے وہ جیتا
ہے ہمیشہ سے اور سدا جیتا رہے گا سب کا تھامنے والا نہین پکڑتی اُسے اونگھ اور نہ نیند
اُسی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین کون ہے ایسا جو بخشواوے کسی کو قیامت
کے دن اُس کے پاس جاکر مگر اسی کی رخصت اور اجازت سے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ٥ جانتا ہے
جو کچھ کہ آگے ہے خلقت کے اور جو کچھ کہ پیچھے ہے اُن کے یعنی جو کچھ کہ گذر چکا ہے اُس خلقت سے
پہلے اور جو کچھ کہ پیچھے آوے گا اُن کے سب اُسے معلوم ہے اور یہ آسمان زمین کے
رہنے والے نہین گھیر سکتے اور نہین پہنچ سکتے کسی چیز مین اُسکے علم کو مگر وہ جو وہی چاہے
کہ کچھ علم دیوے کسی بندے کو اور کشادہ اور گنجائش ہے اُسکی کرسی مین آسمان اور زمین کو
اور وہ تھکتا نہین ہے اور کچھ دوبھر نہین اُسے تھامنا آسمان اور زمین کا اور وہی ہے زیادہ
سبھون سے اور بڑا ہے فہمون سے سب کے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَيِّ ج فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى ق لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ٥ زور نہین ہے دین کی بات مین یعنی
کسی کو زور سے مسلمان کرنا ضرور نہین جو جزیہ قبول کرے تو مقرر آشکارا ہو چکی ہے راہ
سیدھی گمراہی سے پھر جو کوئی نہ مانے گمراہ کرنے والون کو جو ہین وہ سوا سے خدا تعالی کے
یعنی ان سے منکر اور بیزار ہوا اور ایمان لاوے خدا تعالی پر اُس نے مقرر چنگل مارا اور
پکڑا دست آویز مضبوط کو جو ٹوٹنے والی نہین وہ دست آویز اور خدا تعالی سنتا ہے
سب کی باتین جانتا ہے سب کے دلون کے خیال کو

**فائدہ** جہاد یہ نہین کہ زور سے اپنی بات قبول کروانی ہے بلکہ جس کام کو سب نیک
کہتے ہین اور کرتے نہین وہی کام زور سے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ٥ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ
النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٥ خدا تعالی ہے دوست اُن کا
جو ایمان لائے اُس پر باہر لاتا ہے خدا تعالی ایمان لانے والون کو اندھیری سے کفر اور
گمراہی کی طرف روشنائی ایمان کی اور سیدھی راہ پانے کی اور وہ لوگ جو نہین مانتے حکم

خدا تعالی کا اور چھپاتے ہیں حق کو ان کے دوست شیطان ہیں طاغوت وہ ہے جسے پوجیں سوا سے خدا تعالی کے سو وہ طاغوت نکالتے ہیں کافروں کو اجالے میں سے ایمان کی طرف اندھیری کفر اور گمراہی کی وہ قوم کافر اور طاغوت جو کافروں کے دوست ہیں یہی سب دوزخ کے رہنے والے ہیں وہ لوگ دوزخ ہی میں رہینگے ہمیشہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ کیا نہ دیکھا تو نے ہمسے اس شخص کی طرف جو جھگڑنے لگا تھا ابراہیم پیغمبر علیہ السلام سے اس کے رب کی صفتوں میں اس سبب جو دیا اس جھگڑنے والے کو خدا تعالی نے ملک دنیا کا اور بادشاہت یاد کر جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس جھگڑنیوالے سے کہ میرا پروردگار وہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے خلقت کو اس نے کہا کہ ہم بھی مارتے ہیں اور جلاتے ہیں ✣

**فائدہ** نمرود بادشاہ اپنے تئیں سجدہ کرواتا تھا اور کہتا تھا کہ میں خدا ہوں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور نمرود کے سامنے آئے تو سجدہ نکیا نمرود نے کہا کہ تو نے سجدہ کیوں نکیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کے سوا اور کسو کو سجدہ نہیں کرتا اس نے کہا تیرا رب کون ہے انہوں نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے نمرود نے دو قیدی بلا کر جو لائق مار ڈالنے کے تھا اسے چھوڑ دیا اور جو بیگناہ تھا اسے مار ڈالا اور کہا کہ دیکھا میں ہوں رب جسے چاہتا ہوں مارتا ہوں جسے چاہتا ہوں نہیں مارتا ہوں تب قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ بیشک خدا تعالی میرا لاتا ہے سورج کو ہر فجر کو مشرق سے پھر اگر تو دعوی خدائی کا کرتا ہے لا سورج کو فجر کے وقت مغرب سے تب جانیں کہ تو سچا ہے پھر یہ بات سنکر حیران رہ گیا وہ کافر نمرود اور عقل جاتی رہی اس کی اور خدا تعالی سیدھی راہ نہیں دکھاتا بے انصاف لوگوں کو اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ یا نہ دیکھا تو نے اس شخص کی جو گذرا اوپر ایک گاؤں کے اور وہ گاؤں گرا ہوا پڑا تھا اپنی چھتوں پر یعنی پہلے چھتیں گریں چھتوں پر دیواریں گریں اس شخص نے گاؤں ڈہے ہوئے ویران کو دیکھکر تعجب سے کہا کہ کیونکر اور کس طرح جلاوے

خدا تعالی اس گانوں کے لوگوں کو بعد مر گئے ہوئے ان کی پھر بار ڈالا خدا تعالی نے اس شخص کو پھر جلایا اُسی کو سو برس پیچھے سو برس تلک موا ہوا رہا ✢

**فائدہ** وہ شخص حضرت عزیر علیہ السلام تھے اور توریت ان کو ساری یاد تھی بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران اور ڈھا کر بہت لوگوں بنی اسرائیل مین قید کر کے لے گیا تھا ان قیدیوں مین حضرت عزیر بھی تھے جب یہ قید سے چھٹ آئے اکیلے بیت المقدس کی راہ مین ایک شہر دیکھا ویران لیکن وہان کچھ درخت تھے میوے دار اُنھوں نے انجیر اور انگور توڑ کر کھائے اور کچھ انجیر باندھ رکھے اور کچھ انگور کا شیرہ نکال کر ڈولچی مین رکھ لیا اور سواری کی ۔ گدھے کو ایک درخت سے باندھا اور آپ ایک دیوار سے لگ کر چھانوں مین بیٹھے اور اس کی عمارت گری ہوئی دیکھ کر اپنے جی مین کہا کہ یہان کے رہنے والے سب مر گئے کیونکر خدا تعالی انہین جلاوے اور پھر یہ شہر آباد ہووے اسی خیال مین انہین نیندسی آئی ایسی جو روح ان کی قبض ہوئی اور مر گئے اور وہ گدھا بھی مر گیا سو برس تلک اسی حال مین رہے اور کسی آدمی کا ان کی طرف گذر نہوا اور کسی نے ان کو نہ دیکھا اس سو برس مین بخت نصر موا بھی اور کوئی بادشاہ اور پیدا ہوا اُس نے بیت المقدس کو پھر آباد کیا اور اس شہر کو بھی خوب آباد کیا اور سب عمارت درست ہوئی پھر سو برس کے بعد خدا تعالی نے حضرت عزیر کو جلایا ویسا ہی جیسے موئے تھے اور بحکم خدا تعالی کے ایک فرشتہ ان پاس آیا اور یہ جو زندہ ہوئے تو گویا سوتے سے جاگے آنکھیں ملنے لگے تو قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا فرشتے نے حضرت عزیر کو کتنی دیر یہان رہا تو حضرت عزیر نے کہا کہ رہا مین یہان ایک دن یا کچھ کم دن سے جب یہ موئے تھے تو اس وقت دن چڑھتا ہوا تھا اور جب یہ زندہ ہوئے تو ابھی شام نہوئی تھی یہ سمجھے کہ اگر کل مین یہان آیا تو ایک دن ہوا اور اگر آج ہی آیا تھا تو دن سے بھی کم رہا جو ابھی شام نہین ہوئی پھر قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ کہا فرشتے نے کہ جو تو سمجھا ہے سو نہین ہے بلکہ رہا تو یہان سو برس اور اتنی مدت موا ہوا حضرت عزیر نے اپنے بدن کو دیکھا تو کچھ فرق نپایا جیسا تھا ویسا ہی دیکھا تعجب ہوا ان کو تب فرشتے نے کہا کہ پھر دیکھ اپنے کھانے کی چیز کو جو وہ انجیر رکھی ہے اور اپنے پینے کی چیز کو دیکھ جو شیرہ انگور کا رکھا ہے وہ بگڑا نہین اور بمزہ بدبو نہین ہوا ✢

وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا
اور دیکھ طرف اپنے گدھے کے جو سوا ہے ہڈیون کے اسکا گوشت پوست کچھ نہ رہا سب گل کر
خاک ہوا اور آواز آئی غیب سے کہ بنایا تجکو ہمنے نشانی اپنے قدرت کی لوگون کے واسطے جو
سو برس پیچھو تجھے زندہ کیا اور دیکھ طرف ہڈیون کے اسی گدھے کی جو کس طرح ان کو
جھر جھرا کر اٹھاتے ہین ہم پھر پہناتے ہین ہم ان ہڈیون کو گوشت حضرت عزیر علیہ السلام
اس گدھے کی ہڈیون کو دیکھتے تھے جو ان کے روبرو وہ سب ہڈیان سمٹین موافق ترکیب
بدن کے اور ان پر گوشت بنا اور چمڑا اسپر درست ہوا خدا تعالی کی قدرت سے پھر اسمین
جان آئی ایکبارگی وہ گدہا جھڑ جھڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی بولی بولا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ
أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ پھر جب یہ ظاہر ہوا حضرت عزیر پر تو کہا کہ مین جانتا ہون
وہ کہ خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے یعنی مین جو جانتا تھا کہ مردے کو جلانا خدا تعالی کو
آسان ہے سو اب اپنی آنکھ سے دیکھا پھر حضرت عزیر یہان سے اٹھ کر بیت المقدس مین
گئے کسی نے ان کو نہ پہچانا اس سبب کہ یہ تو جوان رہے اور ان کے آگے کے بچے
بوڑھے ہو گئے تھے جب توریت حفظ انہون نے سنائی تب لوگون کو یقین آیا جو
بخت نصر ساری کتابین بنی اسرائیل کی جمع کر کے جلا گیا تھا وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي
كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي اور یاد کر جب کہا
ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے دکھا مجھے کہ اپنی قدرت سے کیونکر
جلاتا ہے تو مردے کو فرمایا خدا تعالی نے کہ اے کیا تجھے یقین نہین ہے کہ مین مردے کو
جلاتا ہون کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ ہان مجھے تو یقین ہے پر اسواسطے چاہا
مین نے کہ تسکین ہو میرے دل کو صریحا دیکھ کر تب قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ
٣٥ ع ٣ ٤ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ
عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ فرمایا خدا تعالی نے کہ اگر صریحا دیکھا چاہتا ہے تو پکڑ چار جانور اڑنے والون سے
پھر ان چارون کو اپنے پاس رکھ کر ہلا جو خوب پہچان رہے پھر رکھ دے ہر ایک پہاڑ پر
ان جانورون کے بدنون سے ایک ایک ٹکڑا پھر بلا ان جانورون کو نام لیکر تو دوڑتے
آوین وہ جانور تیرے پاس اور جان تو وہ کہ خدا تعالی بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا ہے
**فائدہ** حضرت ابراہیم علیہ السلام چار جانور لائے ایک مور ایک مرغ ایک کبوتر ایک کوا

ان چارون کے اپنے ساتھ ہلایا کہ تو پہچان رہے پھر چارون کو ذبح کرکے چارون کا سر جدا کیا اور سب کے بدن ٹکڑے ٹکڑے کیے بعضے کہتے ہین کہ سب کو ملا کر کوٹا پیس کے جو چارون کا گوشت اور ہڈیان اور پر سب خوب ملے تب چار غلولے بنا کر چار پہاڑ پر یا بہت غلولے بنا کر بہت پہاڑون پر رکھا اور سر چارون کے اپنے ہاتھ مین لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ اے مور اے مرغ اے کبوتر اے کوتے آؤ اپنے سرون کے پاس حکم خدا تعالی سے پھر ہر ایک کا گوشت اور ہڈی پر سب غلولون سے جدا ہو کر علیحدہ علیحدہ ہر ایک جانور کا بدن جیسے کہ تھا ویسا ہی بنکر اپنے پانون سے زمین پر دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیم کی طرف آئے اور اپنے اپنے سر سے لگ گئے اور انکے سامنے ہو کر اڑ گئے پہلے پانو چلنے مین یہ حکمت تھی کہ تو معلوم کرین جو کسی طرح کا نقصان نہین ہے ان کے بدنون مین ✤ **فائدہ** یہ تین قصہ فرمائے اس واسطے کہ خدا تعالی آپ ہدایت کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر شبہ پڑے تو ساتھ ہی جواب بھیجے اب آگے پھر جہاد کا مذکور ہے اور اللہ کی راہ مین مال خرچ کرنیکا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۞ مثل ان لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اور بانٹتے ہین مال اپنا خدا تعالی کی راہ مین ایسی مثال ہے کہ جیسے ایک دانہ اچھی زمین مین اگا دے سو سو دانہ ہوویں گویا کہ ایک دانہ کے سات سو دانہ ہوویں اور خدا تعالی بڑھاتا ہے جسکے واسطے چاہے ان سات سو سے سات ہزار کر دے چاہے تو اس سے بھی زیادہ بڑھا دے اور خدا تعالی بہت ہے نہایت بخشش کرنیوالا ہے سب کچھ جاننے والا ہے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ وہ لوگ جو بانٹتے ہین اور خرچ کرتے ہین اپنے مال کو خدا تعالی کی راہ مین پھر بعد خرچ کرنے کے نہ احسان رکھتے ہین زبان سے اور نہ ستاتے ہین طعن سے یا خدمت لینے سے انہین کو ہے بدلا ان کے خرچ کرنے کا ثواب ان کے پروردگار کے پاس سے اور نہ ڈر ہے ان کو ثواب کم ہونے کا اور نہ وہ غمگین ہونگے نقصان ثواب کے سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيْمٌ ۞

بات اچھی ملائمت سے کہنی اور درگذر کرنا سخت بات مانگنے والی کی سے بہتر ہے اُس
دینے سے جو اُسکے پیچھے دکھ دینا ہو اور خدا تعالی بے پروا ہے اُن کی خیرات کرنے سے
جو خیرات کرے کم ولیکن تحمل کرنے والا ہے خدا تعالی جو دکھ دینے والوں کو جلدی عذاب
نہیں کرتا ۔ فائدہ یعنی مانگنے والے کو نرمی سے جواب دینا اور اُس کی بدخوئی پر
درگذر کرنا بہتر ہے اُس خیرات سے جو بار بار آ سے شرماوے یا احسان رکھے یا طعنہ
دیوے بلکہ چاہیے یوں سمجھے کہ میں نے تو اللہ کو دیا ہے اُسے کیا پروا ہے میں اپنا
بھلا کرتا ہوں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰی كَالَّذِیۡ یُنۡفِقُ
مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خراب مت کرو
اور مت کھو اپنی خیرات کو جو کرتے ہو تم احسان رکھنے سے اور ستانے سے مانند اُس
شخص کی جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو اور وہ اصل نہیں یقین لاتا خدا تعالی پر
اور قیامت کے دن کو سچ نہیں جانتا ۔ فائدہ یعنی خیرات دیکر محتاج کو پھر ستانے سے
اور اُس پر احسان رکھنے سے خیرات کا ثواب جاتا رہتا ہے یا اس نیت سے لوگوں کے
سامنے خیرات کرے جو لوگ سخی جانیں اس طرح کی بھی خیرات کا ثواب کچھ نہیں اُس کی
مثال ایسی ہے فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفۡوَانٍ عَلَیۡهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلۡدًا لَا یَقۡدِرُوۡنَ
عَلٰی شَیۡءٍ مِّمَّا كَسَبُوۡا وَاللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِیۡنَ ۝ جیسے صاف پتھر پر مٹی ہے
اُس پتھر پر برسا مینہ زور سے کا پھر دھو ڈالا مینہ نے اُس مٹی کو اور چھوڑا پتھر صاف خالی
کچھ ہاتھ نہیں لگتا ایسے لوگوں کو ثواب اس چیز سے جو وہ نیک کام ظاہر میں کرتے ہیں
اور خدا تعالی راہ سیدھی نہیں دکھاتا کافروں کی قوم کو ۔
فائدہ مثال اُس خیرات کی جو خدا تعالی کی راہ میں اچھا جان کر دیوے ویسے ہی
ہو اوپر کہا کہ جیسے ایک دانہ بووے تو اُس میں سات بال پیدا ہوں اور ہر بال میں سو سو دانے
یعنی اتنا ثواب ملے اور اب یہ فرمایا کہ نیت شرط ہے اگر نیت لوگوں کے دکھانے کی ہو تو
اُس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے پتھر پر ذری سی مٹی نظر آتی ہو اُس میں دانہ بووے جب
اُس پر مینہ پڑا تو وہ مٹی بہ جاوے خالی پتھر صاف رہے اور کچھ نہ اُگا اُس سے سب
محنت ضائع ہوئی اور بیج بھی خراب ہوا وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمُ ابۡتِغَآءَ
مَرۡضَاتِ اللّٰهِ وَتَثۡبِیۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبۡوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُكُلَهَا

وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۰﴾ اور مثال اُن لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اپنا مال اور دیتے ہین محتاجون کو اور اُس خیرات کرنے سے چاہتے ہین خوشی خدا تعالیٰ کی اور ثابت کرتے اپنے دل کو ثواب پانے مین یعنی اُنھین یقین ہے کہ خیرات کا ثواب مقرر ملیگا اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک باغ بلندی پر ہو اُس پر پڑا مینھ بڑی بوند کا پھر لایا وہ باغ میوہ اپنا دونا اُس مینھ سے لیکن اگر بڑی بوند کا مینھ نپہنچا اُس باغ کو تو پھر پہنچا باریک بوند کا مینھ اور خدا تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے

**فائدہ** بڑی بوند کے مینھ سے اشارہ ہے بہت خیرات سے اور ہلکی بوند کے مینھ سے مراد ہے تھوڑی سی خیرات کرنے سے اگر نیت درست ہے تو بہت خیرات کا بہت ثواب ہے اور تھوڑی سی خیرات کا تھوڑا ثواب کسی طرح نقصان نہین پر نیت درست چاہیے کہ اُس خیرات مین سوا نے خوشی خدا تعالیٰ کے اپنی غرض کسی طرح کی نہو اور اگر نیت مین خلل ہو تو کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان ہے اب آگے دوسری مثال فرماتا ہے خدا تعالیٰ اُن کی جو لوگون کے دکھانے کے واسطے خیرات کرتے ہین أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿۰﴾ اور کیا چاہتا ہے کوئی تم مین سے یا بھاتا ہے اور پسند آتا ہے کسی کو تم مین سے وہ کہ ہووے اُسے ایک باغ جس مین درخت ہون کھجورون کے اور انگورون کے اور درختون کے نیچے بہتی ہووین نہرین سو مالک کے واسطے اُس باغ مین سب طرح کا میوہ ہووے اور پہنچے اُس باغ کے مالک کو بڑہاپا اور اُس کی اولاد ہووین غریب مفلس پہر اُس باغ پر آوے آندھی ایسی کہ جس مین آگ ہو جیسی نہایت گرمی مین لو چلتی ہے اور درختون کو جلا دیتی ہے پہر جلا وہ باغ اُس گرم باؤ سے اور مالک باغ کا حیران رہے بڑہاپے کے وقت ایسی طرح بیان کرکے سمجھاتا ہے خدا تعالیٰ آیتین بھیج کر اسواسطے کہ شاید تم غور کرو اور سمجھو ٭

**فائدہ** یہ مثال اُن کی ہے جو لوگون کے دکھانے کو خیرات کرتے ہین یا خیرات کر کے احسان رکھتے ہین محتاج پر تو یہ مثال ہے اُس کی ایسی جیسے ایک شخص نے جوانی کے وقت باغ تیار کیا جو بڑہاپے مین اُس سے میوہ کھاوے پہر جب بوڑہا ہوا اور وقت میوہ کھانیکا آیا

تب وہ باغ جل گیا یعنی خیرات مثل باغ کی ہے جو خیرات کے باغ کا میوہ آخرت میں کام آتا ہے جب نیت بری تہی اس بدنیتی سے جلا پہر میوہ اس کا جو ثواب ہے کیونکر پاوے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یا ہو جو اچہے اُنہوں سے کسب کرکے سوداگری سے پیدا کرتے اور اُس چیز سے بہی خیرات کرو جو باہر نکالے ہیں ہم زمین سے یعنی باغ کے میووں سے اور کہیتی کے غلہ سے محتاجوں کو دو اور قصد مت کرو گندی اور خراب چیزوں سے خیرات کرنے کا یعنی یہ ارادہ نکرو کہ بری نکمی چیز کو خیرات میں دو اور آپ تم اُسے نلوگے اگر کوئی دیوے تمہیں ویسی مگر آنکہہ جہکا کر لاچاری سے لو کہ جی نچاہے تمہارا اُس کے لینے کو ویسی خیرات نکرو اور جانو وہ کہ خدا تعالی بے پرواہ ہے تمہاری خیرات کرنے سے اور تعریف کیا گیا ہے سب خوبیوں سے ✤

**فائدہ** خیرات قبول ہونے کی یہ ہی شرط ہے جو مال حلال کمائی کا ہووے حرام کا مال اور شبہ کا نہو اور اچہی سے اچہی ستہری چیز خدا تعالی کی راہ میں دیوے نہ کہ بری چیز خیرات میں لگاوے ایسی کہ اگر کوئی اُسے ویسی دیوے تو جی نچاہے لینے کو مگر لاچاری سے خدا تعالی بے پرواہ ہے اگر بہتر سے بہتر چیز محبت سے دل کی دیوے تو پسند کرتا ہے

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

شیطان یا نفس جو مانند شیطان کی ہے وعدہ دیتا ہے تمکو یعنی دل میں خلل ڈالتا ہے مفلس ہوجانے سے کہ اگر مال خیرات کر دیوے تو آپ محتاج ہو جاوے اور کہتا ہے وہی شیطان تمکو کہ بیحیائی کے کام کیا کرو جیسے کہ بخیلی کرو اور کچہہ خیرات نکرو اور خدا تعالی وعدہ دیتا ہے تمکو اپنی بخشش اور فضل کا یعنی تمہارا گناہ بخشیگا اپنے فضل سے اور خدا تعالی بڑی کشائش کرنیوالا ہے اُن کی جو اُس کی راہ میں محبت سے خیرات کرتے ہیں جاننے والا ہے خدا تعالی سب کام تمہارے اور تمہارا اُس سے کچہہ چہپا ہوا نہیں ہے کسی کی ظاہر باطن کا احوال ✤

**فائدہ** اگر دل میں خیال آوے جو مال خیرات کر دوں تو آپ مفلس ہو جاؤں تو یہ خیال شیطان کا ہے اور جو خیال آوے کہ خیرات کرنے سے گناہ بخشے جاوینگے

تو ایسے جانیں کہ خدا تعالی کی طرف سے ہے یُّؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ؕ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ دیتا ہے خدا تعالی دانائی اور سمجھ اچھے کام کی جیسی چاہئے جو کس نیت سے اور کس مال سے اور کس طرح محتاج کو دیا چاہئے اور جس شخص کو دی یہ سمجھ پھر تحقیق دی اسے نیکی بے نہایت اور نصیحت ماننے کا مگر عقلمند یعنی عقلمند کے سوا نصیحت کوئی نہ مانے گا وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَۃٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ اور کچھ بانٹے تم خیرات کر کے بھی تھوڑا یا بہت بھلی نیت سے یا بری نیت سے چھپا کر یا دکھا کر لوگوں کو یا مانتے ہو تم کوئی منت کسی طرح کی پھر بیشک خدا تعالی جانتا ہے اس کو اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے کوئی مددگار ۔ **ف** جب کوئی منت مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہوا پھر اگر منت مان کر اور انکر سے تو گنہگار رہے چاہیے کہ نذر سوا اسکے خدا تعالی کے کسی کی نہ کرے مگر یہ کہے کہ خدا تعالی کے واسطے فلانے شخص کو دونگا تو مضائقہ نہیں اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ہِیَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْہَا وَتُؤْتُوْہَا الْفُقَرَآءَ فَہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ؕ وَیُکَفِّرُ عَنْکُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِکُمْ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۔ اگر ظاہر دو خیرات لوگوں کے روبرو تو کیا اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر خیرات کا دینا اور دو محتاجوں کو تو یہ بہتر ہے تمکو اور اتارتا ہے اور دور کرتا ہے تمسے تمہارے گناہ اور خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ۔ **ف** اگر نیت لوگوں کی دکھانے کو نہ ہو تو خیرات لوگوں کے روبرو بھی اچھی ہے اس واسطے کہ اوروں کو بھی خیرات کرنے کو جی چاہے اور چھپا کر خیرات کرنا بھی خوب ہے جو لینے والا شرماوے لَیْسَ عَلَیْکَ ہُدٰىہُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۔ نہیں ہے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ پر لانا ان لوگوں کا یعنی تیرا ذمہ نہیں ہے اسکے بلکہ خدا تعالی راہ پر لاتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو خرچ کرتے ہیں مال محتاجوں کے دینے میں پھر واسطے اپنے کرتے ہو جو اس کا ثواب تمہیں کو ہوگا اور نہیں خیرات کرنی مگر واسطے خوشی خدا تعالی کے اور جو خرچ کرو گے اپنے مال میں سے سو پورا ملے گا تمکو اس کا ثواب اور تم پر ظلم نہ ہوگا کچھ کہ ثواب کم ملے گا

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ خیرات دینا اور مال اپنا واسطے ان فقیروں کے ہے جو پھنس رہے ہیں
راہ میں خدا تعالی کی سو چل پھر نہیں سکتے ملک میں روزی کی تلاش کو یا سوداگری کو سمجھتے
ہیں ان کو انجان لوگ محظوظ ان کے نہ مانگنے کے سبب ایسے کتنے اصحاب تھے حضرت کے
جو انھیں اصحاب صفہ کہتے تھے وہ لوگ اپنا گھر اور وطن چھوڑ کر علم دین کا سیکھتے
تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور انہیں کے نزدیک رہتے تھے اور کبھی
کسی سے نہ مانگتے تھے اس سبب لوگ انھیں صاحب جمعیت سمجھتے تھے سو خدا تعالی
فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ
اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ پہچانتا ہے تو ان کے چہرے سے ربع ۳۷ ۵
چونکہ زرد ہو رہا اور دبلے ہو رہے ہیں مانگتے نہیں ہیں لوگوں سے منت کر کے
اور وہ جو خرچ کرتے ہو اور دیتے ہو ایسے لوگوں کو پس بیشک خدا تعالی اس خرچ کو
جانتا ہے ایسوں کا دینا بڑا ثواب ہے جو کسو سے نہ مانگیں اور رات دن بندگی میں
مشغول رہیں یا قرآن شریف یاد کریں یا علم دین کا پڑھیں اور اسی واسطے اپنا وطن
چھوڑ کر مسافری اختیار کریں اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وہ لوگ جو خرچ وقف منزل
کرتے ہیں اور خیرات دیتے ہیں مال اپنا خدا تعالی کی راہ میں رات کو اور دن کو چھپا کر
اور ظاہر میں پھر ان کے واسطے ہی بدلہ ان کے کاموں کا ان کے پروردگار کے پاس
نہ ڈر ہے ان لوگوں کو کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے ۝

**فائدہ** خیرات کا بیان تمام ہوا اب آگے بیاج کو حرام فرمایا جب کہ خیرات کا تقید ہے
تو قرض دینا بیاج سے بہتر ہے پس بیاج کیوں لیجیے اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ
اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ
مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ وہ لوگ جو کھاتے ہیں سود وقف لازم
نہ اٹھیں گے قیامت کو مگر جیسے اٹھتا ہے وہ شخص کہ بیہوش کر دے اسے دیو لپٹ کر
یعنی جیسے دیوانہ اٹھتا ہے ویسے اٹھیں گے بیاج کھانے والے گوروں سے یہ حال
ان کا اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے کہا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے بیاج

اور خدا تعالی نے تو حلال کیا ہے سوداگری کو اور حرام کیا ہے سود کو فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ
مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ پھر جس شخص کے پاس آوے نصیحت اس کے پروردگار کے
پاس سے کہ بیاز نہ کھا جو برا ہے تمھارے حق میں پھر اس نے مانا اور باز آیا بیاز کھانے
سے پھر اسکے واسطے ہے جو ہو چکا اور لے چکا سود اس کا کام خدا تعالی کے اختیار
میں ہے اور جو کوئی پھر لیوے سود نصیحت کئے کے بعد پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے
ہیں وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ✣

**فائدہ** جس نے منع سے پہلے بیاز لیا تھا وہ پھیر دے خدا تعالی چاہے گا تو بخشے گا
ایسے اور بعد منع کئے کے جو کوئی لیوے گا سو وہ دوزخی ہے اور خدا تعالی کے
حکم کے سامنے عقل کی دلیل لانے والوں کی سزا دوزخ ہے يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي
الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ گھٹاتا ہے خدا تعالی بیاز کو اور بڑھاتا ہے
خیرات کو یعنی کتنا ہی مال ہو بیاز کے لئے سے اس میں برکت نہیں ہوتی اور خیرات
اگر تھوڑی دیوے تو بھی ثواب زیادہ ملتا ہے اور خدا تعالی دوست نہیں رکھتا
سب ناشکر گنہگاروں کو ✣

**فائدہ** چاہیے کہ مالدار محتاجوں کو دیویں نذر خدا تعالی کی یہ نہ ہو سکے تو قرض دیوے
پر بیاز تو نہ لیوے اور اگر بیاز اس سے چاہے تو ناشکر ہے پھر خدا تعالی اس سے بیزار ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اچھے
کام کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھا ہے اور مال زکوۃ کا دیتے ہیں اور واسطے اون
لوگوں کے ہے بدلا ان کا ان کے پروردگار کے پاس سے اور نہ ڈر ہے ان لوگوں کو
کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے کم ملنے سے ثواب کے یعنی ثواب انھیں کم نہ ملیگا
جو غمگین ہوویں يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ڈرو خدا تعالی کے عذاب سے اور چھوڑ
جو رہ گیا ہے باقی سود لوگوں پر اگر ہو تم جو یقین لائے ہو خدا تعالی کے حکم پر ✣

**فائدہ** یعنی منع کی ہے پہلے بیاز لے چکے سو لے چکے بعد منع کئے کے جو چڑھا اور

منت نانگو اگر ایمان لائے ہو تو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ
تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ پھر اگر نہین کرتے تم کام موافق
حکم کے یعنی جب سے بیاز لینا منع ہوا تب سے جو بیاز چڑھا ہے آسے اگر نچھوڑو گے
تو خبردار ہو جاؤ اور تیار ہو واسطے خدا تعالیٰ کے لڑائی کے اور اس کے رسول کی پھر اگر
توبہ کرو سود لینے سے جو پھر آگے کو سود نہ لو تو پھر واسطے تمہارے ہی اصل مال تمہارا
نہ تم کسو پر ظلم کرو نہ کوئی تم پر ظلم کرے ۝

فائدہ یعنی پہلے سود جو تم لے چکے ہو اس کو اگر تمہارا اصل مال مین سے کاٹ لیوین
تو تم پر ظلم ہے اور منع کیے کے بعد کا چڑھا ہوا جو تم مانگو تو تمہارا ظلم ہے وَاِنْ كَانَ ذُوْ
عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر
ہے ایک شخص تنگی والا مفلس تو پھر آسے فرصت دیا چاہیے جب تک آسے آسانی اور
کشائش ہو تب تک اس سے نہ مانگو سختی نہ دے اور آسے اگر وہ قرض جو اس پر ہے خیرات
کر دو یعنی بخش دو مفلس کو تو بہتر ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم سمجھنے والے کہ حکم خدا تعالیٰ کا
بہتر ہے نا مناسب چیز سے وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ
مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ڈرو اس دن کے عذاب سے کہ جس دن پھر جاؤ
طرف خدا تعالیٰ کے اپنے کامون کا حساب دینے کو پھر پورا دیا جاویگا ہر ایک شخص
بدلا اس کے کامون کا جو اس نے کیے ہین دنیا مین بھلے یا برے ان لوگون پر ظلم ہو گا
یعنی بدکام کرنے والون پر جو عذاب ہو گا بسبب ان کے کامون کے ہو گا ظلم نہ ہو گا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ
وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ
الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۭ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب کہ
معاملہ کرو تم آپس مین قرض کا وعدے پر ایک وقت مقرر تلک کے جو برس دن کا یا مہینون کا
ہو پھر لکھو اس کو کاغذ پر جو اس مین نام ہووے دونون معاملہ والون کا اور معاملہ اور
وعدہ کھول کر صاف لکھو پھر چاہیے کہ لکھ دیوے تم مین سے کوئی لکھنے والا انصاف سے
جو اس مین سے کچھ کم زیادہ نہ کرے اصل مال مین اور چاہیے کہ انکار نہ کرے اور الگ نہ ہووے
لکھنے والا اس بات سے جو لکھ دیوے وہ کاغذ جیسا کہ سکھایا اس کو خدا تعالیٰ نے

یعنی اس طرح سے لکھے جس طرح حکم شرع کا ہے اور چاہیے کہ لکھے اپنے ہاتھ سے اپنا و
اپنی زبان سے وہ شخص جس پر دینا ہے قرض اور ڈرے خدا تعالیٰ کے عذاب سے
جو اس کا پروردگار ہے اور اس سے کچھ ذرا کم نکرے لکھنے میں اور نہ لکھانے میں ہرگز جو کچھ
قضیہ ہو فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ
وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ پھر اگر ہووے وہ جسکو دینا ہے بے عقل بھولا یا سست ضعیف ہے یعنی
بچہ ہے یا بہت بوڑہا ہے جو بات کی سمجھ نہیں رہی یا آپ بتا نہیں سکتا معاملہ کو
بے سمجھے تو بتاوے یا لکھے اس کا مالک اور وارث جس کے اختیار میں ہے
وہ بتاوے معاملہ انصاف سے جو کم زیادہ نکرے اصل مال میں وَاسْتَشْهِدُوا
شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ
مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ اور گواہ کرو تم اس معاملہ پر دو شاہد
اپنے مردوں میں سے جو مسلمان اور عقلمند اور ہوشیار ہووین پھر اگر نہ پاؤ دو مرد تو
ایک مرد اور دو عورتوں کو شاہد مقرر کرو ان لوگوں سے جو اچھے ہوں اور پسند کریں
لوگ یہ اسواسطے کہ اگر بھول جاوے ایک عورت تو یاد دلا دیوے اس کو دوسری
وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ
اور چاہیے کہ کنارہ نہ کرے اور الگ نہو گواہی دینے والا جسوقت کہ بلاوین اسکو
گواہی دینے کو اور بے کاہلی اور سستی نکرو اور ملول نہو اسکے لکھنے میں خواہ معاملہ چھوٹا ہو
یا بڑا اس کے وعدے تک دینے والے کے ذمہ باقی واجبی لکھ دو ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ
وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا یہ لکھنا تمہارا کاغذ معاملہ کا خوب اور بہتر ہے
نزدیک خدا تعالیٰ کے اور درست ہے واسطے گواہی دینے کے اور نزدیک ہے
اس بات کے جو شبہ نپڑے تمکو اور دہوکا نکھاؤ تم معاملہ میں اور نہ جھگڑو لوگو کا
نوبت صلح ہووے إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ مگر وہ کہ ہووے معاملہ
سوداگری کا روبرو پھیر بدل کا جنس کی عوض جنس بانقد سودا کرو آپس میں تم معاملہ کو شاہد کرو
اسوقت جبکہ سودا کرو اور چاہیے کہ نقصان نکرے لکھنے والا اور نہ گواہی دینے والا وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ
فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور اگر کرو تم

ایسا کام جو منع کیا تمکو تو یہ کام منع کیا ہوا کرنا گناہ ہے تمہارا اور ڈرو خدا تعالی کے
عذاب سے اور خدا تعالی تمکو سکہاتا ہے اور خدا تعالی سب چیز سے واقف ہے
اُس سے کچھ چھپا ہوا نہین ہے وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ
فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا تَكْتُمُوا
الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ اور اگر ہو تم مسافری
مین اور نپاؤ تم اُس جگہہ کوئی لکھنے والا جو لکھ دیوے کاغذ تو گرو ہاتھ مین رکھی چاہیے
بعوض قرض کے پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تم مین سے پھر چاہیے کہ
پورا کرے یعنی قرض ادا کرے جس پر اعتبار کیا اور چاہیے کہ ڈرے خدا تعالی سے جو
پروردگار اُس کا ہے کہ اُس امانت مین چوری نکرے اور نہ چھپاؤ گواہی کو جو چھپاتا
گواہی کا بڑا گناہ ہے اور جو کوئی چھپاوے گواہی کو پھر وہ مقرر گنہگار ہے دل اُس کا
اور خدا تعالی جانتا ہے جو کچھہ کہ تم کرتے ہو لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا
مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۵ خدا تعالی ہی کا ہے جو کچھہ کہ
آسمانوں اور زمین مین ہے اور اگر ظاہر کروگے اپنے جی کی بات یا چھپا رکھو اپنے دل مین
اُس کو حساب لیوے گا تمسے اُن باتوں کا خدا تعالی پھر بخشے گا خدا تعالی جس کو چاہے گا
اور عذاب کرے گا جسے چاہے گا اور خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے سب کے
دلوں کے احوال سے واقف ہے ❊

**فائدہ** اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو خیال دل مین گذرتے ہین اُن کا بھی حساب
ہوگا یہ سنکر اصحابوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ بڑی مشکل ہوئی جو اپنے دل پر ہمارا
اختیار نہین ہے اُس مین جو برے خیال آتے ہین تو لاچار ہین ہم جبکہ اُن کا حساب
لیا جاوے گا تو بڑی خرابی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بنی اسرائیل
کی طرح مت کہو کہ ہم نہین مانتے یہ حکم بلکہ یون کہو کہ قبول کیا ہمنے اور مدد چاہو خدا تعالی
سے پھر اصحابوں نے کہا کہ مانا ہمنے اور یقین لائے اُس پر یہ بات پسند آئی خدا تعالی کو
اور یہ آیت بھیجی خدا تعالی نے اپنے فضل سے آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ
كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ایمان لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس چیز پر جو اُترا ہے اُس پر اُس کے پروردگار کے پاس سے اور مسلمان بھی ایمان لائے
سب ایمان لائے خدا تعالیٰ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی
کتابوں پر اور سب گذرے ہوئے پیغمبروں پر یعنی فرشتے پیدا کیے ہوئے فرمان بردار
ہیں خدا تعالیٰ کے اور سب پیغمبر اور جتنی کتابیں اُتری ہیں پیغمبروں پر سب برحق ہیں
اور سچ ہیں اور جدا نہیں کرتے ہم کسی کو اُس کے پیغمبروں میں سے یعنی یہود اور نصاریٰ
کی طرح نہیں کہ کسی پیغمبر کو مانا اور کسی پیغمبر کو نہ مانا وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اور کہتے ہیں مسلمان کہ سنا ہم نے
حکم خدا تعالیٰ کا اور فرمانبرداری کی ہم نے اُس کے حکم کی تیری بخشش چاہتے ہیں ہم
اے پروردگار ہمارے اور تیری ہی طرف رجوع ہے سب کی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا نہیں ڈالتا
محنت میں اور تکلیف نہیں دیتا خدا تعالیٰ کسی شخص کو مگر اُتنا ہے جو اُس سے ہو سکے
اُس شخص کے واسطے ہے جو کچھ کہ اُس نے کیا ہے نیک کاموں سے اور اُس پر ہے
جو کچھ کہ اُس نے کام کیے ہیں بُرے یعنی جو ہر کسی نے بُرے یا بھلے کام کیے ہیں اپنے
واسطے کیے ہیں ویسا ہی بدلہ اُسے ملیگا اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہمکو عذاب
میں اگر بھولیں ہم یا چوکیں ہم یعنی انجانی سے کچھ گناہ ہو جاوے ہم سے تو معاف کر دے
اے پروردگار ہمارے نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا وہ بوجھ بھاری
اُن لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اے پروردگار
ہمارے اور نہ اُٹھوا ہم سے اُس کو جس کے اُٹھانے کی ہمکو طاقت نہیں اور بخش دے
اور درگذر ہم سے اور مہر کر ہم پر تو ہی ہے صاحب ہمارا پھر مدد کر ہماری کافروں کی
قوم پر جو ہم اُن پر فتح پاویں آمین یہ دعا خدا تعالیٰ کو پسند آئی اور قبول کی
آرزو مومنوں کی جو حکم ہم پر بھاری نہیں ہے اور دل میں جو گناہ کا خیال آوے
جب تک ہاتھ پاؤں اور زبان سے ظاہر نہ ہو تب تک اُس کے واسطے پکڑا نجاویگا اور
اور بھول اور چوک بھی خدا تعالیٰ معاف کریگا اپنے فضل سے

سورۃ آل عمران مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وفیہا مائتا آیۃ

الٓمّٓ ۝ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ خدا تعالیٰ ہی ایسا ہے کہ اسی کی بندگی کیجیے نہیں ہے کوئی خدا تعالیٰ مگر وہی خدا تعالیٰ جو سزاوار کہ اسی کی عبادت کیجیے سو وہ ہمیشہ سے جیتا ہے تھامنے والا ہے سب کا نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ اتاری خدا تعالیٰ نے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب یعنی یہ قرآن شریف تجھے بھیجا ہے درست اور سچ یہ قرآن موافق اور سچ ماننے والا ہے ان کتابوں کو جو آگے اس سے آ چکی تھیں اور اتارا توریت اور انجیل کو پہلے اس قرآن سے جو وہ کتابیں راہ دکھاتی تھیں بنی اسرائیل کو اور اتارا انصاف جو جدا کرے سچ کو جھوٹ سے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو نہیں مانتے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو واسطے ان کے سخت عذاب مقرر کیا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ ہے زبردست صاحب بدلہ لینے والا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝ ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ بیشک خدا تعالیٰ ہے جو نہیں چھپی ہوئی اس پر کوئی چیز زمین میں کی اور آسمانوں کی وہی خدا تعالیٰ ہے جو تصویر بناتا ہے تمہاری اے لوگو تمہارے ماں کے پیٹوں میں جیسے چاہتا ہے بدصورت خواہ خوبصورت گورا کالا لنگڑا اندھا بوچا گونگا یا ہوا نیک بخت بدبخت بناتا ہے جیسا چاہتا ہے نہیں ہے کوئی خدا جس کی بندگی کیجیے مگر وہی خدا تعالیٰ ہے زبردست درست کام کرنے والا ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ ؕ وہ خدا تعالیٰ ہے جس نے اتارا تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو قرآن کی بعضی آیتیں مضبوط ہیں جو مفصل ہے بیان اور معنے ان کے سو وہ آیتیں اصل قرآن کی ہیں اور سوا ان کے ان کے اور آیتیں کئی طرح ملتی ہیں معنوں میں جو ان آیتوں کے معنی سمجھنے مشکل ہیں ہر ایک کے سمجھنے میں نہیں آتے محکمات وہ آیتیں ہیں جن کے معنے صاف کھلے ہوئے ہیں کچھ خلش نہیں ان کے معنوں میں اور آیتیں متشابہات کی معنے صاف نہیں اور سمجھے میں

ہر ایک کے نہین آتے کسی طرف ملتے ہین اس سبب فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ
فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ پھر وہ لوگ
جنکے دلون مین کجی ہے سیدھی راہ سے پھرے ہوئے ہین پیروی کرتے ہین اور لگ
چلتے ہین اس چیز مین جو لفظ شبہ کا ہوتا ہے قرآن شریف سے تلاش کرتے ہین
اور ڈھونڈھتے ہین ہنگامہ اور خرابی اور تلاش کرتے ہین وہ لوگ اُسکے بند بٹھانے کو
اُن آیتون کا بند بٹھانا کوئی نہین جانتا مگر خدا تعالی ہی جانتا ہے جس نے وہ آیتین بھیجی ہین
وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اور جو مضبوط ہین علم مین دین کے سو کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے
اُن آیتون پر جو یہ آیتین محکمات اور متشابہات سب ہمارے پروردگار کی طرف سے
اُتری ہین اور نصیحت نہین مانتے مگر عقلمند لوگ ؏

**فائدہ** اس سورہ مین نصاری کو سمجھانا منظور ہے جو وہ بی بی مریم کو خدا کی عورت
اور حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اس سبب کہ خدا تعالی کی مہربانی کی باتین اُن کے
حق مین ایسی سنتے تھے جو مرتبہ بندگی سے زیادہ چاہیے کہو اسواسطے خدا تعالی نے
فرمایا کہ ہر کتاب مین خدا تعالی نے باتین رکھی ہین کہ جنکے معنی صاف معلوم نہین ہوتے
جو گمراہ لوگ ہین اُن آیتون کے معنے اپنی عقل سے بناتے ہین اور جو مضبوط ہین علم
مین دین کے وہ لوگ اُن آیتون کے معنے موافق اصل کتاب کی آیتون کے لا کر سمجھتے ہین
پھر اگر موافق اُن کے سمجھ پاوین تو سمجھین اور نہ سمجھ پاوین تو اس کے معنی خدا تعالی ہی کو
چھوڑین اور کہین کہ خدا تعالی ہی اُن کے معنی خوب اور بہتر جانتا ہے جس نے بھیجی ہین
اور کچھ اپنی عقل سے غیر موافق محکمات کے معنی متشابہات کے نکلے جو بڑا گناہ ہے
اور وہی لوگ جو مضبوط ہین علم مین دین کے وہ کہتے ہین کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ
هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ اے پروردگار ہمارے
مت پھیر ہمارے دلون کو دین کے چلن سے بعد اُسکے جو راہ سیدھی اسلام کی ہے
دکھائی تو نے ہمکو اور بخش دیا ہمکو اپنے پاس سے مہربانی جو وہ توفیق ہے دین پر
مضبوط رہنے کے بےشک توہی ہے بخشش کرنے والا سب طرح کی نعمت کا اور
یہ کہتے ہین رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے پروردگار ہمارے بیشک تو ہی جمع کرنے والا ہے سب لوگون کا بعد مرنے کے حساب لینے کو ایک دن جس دن کے آنے مین کچھ شبہ نہیں بیشک خدا تعالی بدلتا ہی نہین اپنے وعدے کئے ہوئے کو یعنی قیامت کے دن سب سے حساب لینے کا وعدہ کیا ہے اور قیامت کا ہونا مقرر ہے اس مین خلاف نہین اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ بیشک لوگ جو ایمان نہین لائے اور مانتے نہین حکم خدا تعالی کا نہ بچاوے گا اور نہ دور کریگا ان سے مال ان کا اور نہ اولاد ان کی خدا تعالی کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی اگر چاہین کافر مال دے کر کچھ ذرا بھی عذاب کم ہو قیامت کے دن یا بیٹے حمایت کر کے عذاب کم کروا دین سو ہرگز نہوگا اور وہ کافر ایندھن ہین دوزخ کی آگ کی جس سے آگ زیادہ بھڑکے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ جیسی خو اور عادت فرعون کی قوم کی اور ان لوگون کی جو پہلے فرعون سے تھے جو جھوٹا جانا ہماری آیتون کو جو پیغمبر معجزے دکھاتے تھے مگر پکڑا خدا تعالی نے سبب ان کے گناہون کے جو وہ نہ مانتے تھے اور جھوٹا کہتے تھے اور خدا تعالی سخت عذاب کرنے والا ہے کافرون پر اُحد کی لڑائی مین مسلمانون کی شکست ہوئی تھی تو کافر خوش ہوئے تھے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگون کو جو کافر ہوئے اور خوشی کرتے ہین کہ مسلمانون کی شکست ہوئی جنگ اُحد مین اُحد نام پہاڑ کا ہے ان کو کہہ اب تم مغلوب ہوگے دنیا مین اور ہاروگے مسلمانون سے اور جمع ہو کر ہانکے جاوگے قیامت کو دوزخ کی طرف اور بری جگہہ دوزخ کا فرون کے رہنے کو قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ وَاللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ تحقیق جو تھی تمھارے واسطے نشانی ٹھیک پیغمبر ہونے پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ دونون فوجون کے روبرو ہونے مین بدر کے بدر نام کنوئے کا لڑائی کے وقت جو ایک فوج تو لڑتی تھی صرف خدا تعالی کی راہ مین سو یہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین سو تیرہ مومن تھے

اور دوسری فوج کافروں کی جو لشکر ابوجہل کا تھیں نو سو اور پچاس مرد لڑنے والے تھے
دیکھتے تھے مسلمان کافروں کو دو چند اپنی آنکھوں سے صریحاً اگرچہ در اصل تین حصے
زیادہ تھے کافر مسلمانوں سے اور خدا تعالیٰ قوت اور زور دیتا ہے اپنی مدد کا جسے چاہتا
بیشک اس بات میں کہ تین حصے فوج دو حصے نظر آوے صریحاً مقرر اعتبار ہے اور
خبردار ہوتا ہے واسطے دیکھنے والوں کے جو عقل کی آنکھ سے غور کر کے دھیان سے
دیکھتے ہیں ❁ **فائدہ** بدر کی لڑائی میں جس کا احوال سورۂ انفال میں ہے کافر
نو سو اور پچاس تھے اور مومن تین سو تیرہ تھے یعنی کافر تگنے تھے پر مسلمانوں کو سامنے سے
دو گنے نظر آتے تھے اس میں حکمت الٰہی یہ تھی جو بہت دیکھ کر ڈر نہ جائیں پھر خدا تعالیٰ نے
مسلمانوں کو فتح دی اس بات سے چاہیے کہ کافر ڈریں زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ
مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ط ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝
سنوار اور زیبا کیا ہے جاہل لوگوں کے واسطے دوستی اور محبت جی کی چاہتوں کی جیسے
عورتیں اور بیٹے اور خزانے جمع کئے ہوئے سونے اور روپے کے اور گھوڑے بنے
ہوئے تیار سار ہنے اور اونٹ خچر اور کھیتی اور یہ سب چیزیں جاہلوں کی آنکھوں میں
پیاری لگتی ہیں جو عیش سے گذران کرتا ہے دنیا کی زندگی میں اور خدا تعالیٰ جو وحدہٗ لاشریک
ہے اسی پاس ہے اچھی جا رہنا پھر مرنے کے بعد قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ
اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ
رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے
لوگو میں بتاؤں تمہیں اچھا کچھ ان چیزوں سے جن کا اوپر بیان کیا واسطے پرہیزگاروں کے
اچھا یعنی سونے روپے سے اور گھوڑوں مویشی اور کھیتی سے اور جورو بچوں سے
بہتر چیز جو خدا تعالیٰ کے نزدیک ہے اسے بتاؤں میں ان کے واسطے جو شرک سے
بچتے رہیں سو وہ اچھی چیز باغ ہیں کہ بہتی ہیں نہریں نیچے ان کے ہمیشہ رہیں گے
سو ان باغوں میں پرہیزگاروں کے واسطے عورتیں ہیں پاکیزہ ستھری اور رضامندی
خدا تعالیٰ کی وہاں ان پرہیزگاروں کے واسطے اور خدا تعالیٰ دیکھنے والا ہے اپنے
بندوں کے احوال کا اور نیتوں کا سو وہ پرہیزگار جن کے واسطے یہ باغ ہیں وہ

الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۵ کہ
وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے بیشک ایمان اور یقین لائے ہم اور
مانا ہمنے جو کچھ فرمایا تو نے پھر بخشدے ہمکو ہمارے گناہ اور امان دے اور بچا ہمکو عذاب سے
آگ کے جو دوزخ میں ہے اور وہی پرہیزگار اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ
وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ صبر کرنے والے ہیں خدا تعالی کی بندگی
کرنے میں اور مصیبت میں اور سچ بولنے والے ہیں اور حکم بجالاتے ہیں خدا تعالی کا
اور خیرات کرتے اور بانٹنے والے ہیں خدا تعالی کی راہ میں اور بخشواتے ہیں اپنے
گناہ پچھلی رات کو جو سحر کا وقت دعا قبول ہونے کا ہے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ
نصف الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ گواہی دی خدا تعالی نے وہ
کہ کوئی نہیں ہے خدا ایسا جو اس کی بندگی کیجئے مگر اسی خدا تعالی کی بندگی کیجئے اور
سب فرشتوں نے بھی یہی گواہی دی اور سب علم والوں نے بھی یہی گواہی دی کہ وہی
حاکم انصاف کا ہے نہیں کوئی خدا سواے اسی خدا تعالی وحدہ لاشریک کے جو وہ بڑا زبردست ہے
مضبوط کام کرنے والا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۭ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۵ بیشک دین بہت اچھا یہی مسلمان ہونا ہے خدا تعالی کے پاس
جس طرح کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاص کی راہ بتاتے ہیں اور مخالفت نکرتے تھے
یہود اور نصاری جو کتاب والے ہیں دین اسلام میں اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پیغمبر ہونے میں مگر مخالفت کے پیچھے اسکے کہ جب ان پاس آئی خبر یعنی قرآن جب
اترا تب انہوں نے مخالفت کی ضد اور حسد سے آپس میں اور جو کوئی نمانے خدا تعالی
کی آیتوں کو جو قرآن شریف ہے پھر خدا تعالی جلدی حساب لینے والا ہے نمانے والوں کا
**فائدہ** اول یہود اور نصاری توریت اور انجیل سے معلوم کرکے کہتے تھے کہ آخری
زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا اس کی کتاب اور دین اسلام اس کا برحق سچ ہوگا جو کوئی
ہماری اولاد سے اسوقت ہووے سو وہ قبول کرے اور ان کا گمان یہ تھا کہ ہماری
قوم بنی اسرائیل میں سے آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا پھر جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بنی اسمٰعیل میں سے پیدا ہوئے تو انہیں حسد آیا کہ اگر ہم ان کی تابعداری کریں

تو ہماری یہ عزت اور حرمت جاتی رہے گی اس سبب انہوں نے وہ آیتیں توریت
اور انجیل کی جنمیں صفت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی چھپائیں اور بدل
ڈالیں اور مخالفت کی آپس میں حسد سے فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ
اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ
اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۞ پھر اگر یہ کافر ع ۱۱
جھگڑیں تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پھر کہہ تو کہ میں نے تابع کیا اور سونپ دیا
اپنے آپ کو خدا تعالی کے حکم پر اور جو کوئی میرے ساتھ اس نے بھی سونپ دیا
اپنے تئیں اور کہہ یہود اور نصاری کو جو کتاب والے ہیں اور عرب کے کافروں کو
کہ جو بغیر پڑھے ہوئے ہیں جو ان پر کوئی کتاب اور پیغمبر نہیں آترا ان سب کو کہہ
کہ تم بھی تابع ہوتے ہو اور اسلام لاتے ہو اور حکم خدا تعالی کا مانتے ہو پھر اگر مانا اور
اسلام لائے اور حکم برداری کی تو پھر مقرر راہ پائی سیدھی خدا تعالی کی خوشی کی اور
اپنی نجات کی راہ پائی اور اگر منہ پھیرا اسلام لانے سے تو سوائے اسکے نہیں کہ تجھ پر
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچانا ہے پیغام کا اور کچھ تیرا قصور نہیں اور خدا تعالی
دیکھتا ہے اپنے بندوں کو کہ کون قبول کرتا ہے اسلام اور کون انکار کرتا ہے اس سے
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ
بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ بیشک وہ لوگ جو کافر ہیں خدا تعالی کی
آیتوں سے اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان لوگوں کو جو
کہتے ہیں انصاف کی سچ بات لوگوں میں سے سوائے پیغمبروں کے پھر خبر دی
ان کافروں کو جنہوں نے پیغمبروں کو اور مومنوں کو قتل کیا ساتھ عذاب دکھ
دینے والے کے ۞ **فائدہ** کہتے ہیں بنی اسرائیل نے ایک دن اتوار کے
چڑھتے وقت تین اوپر چالیس پیغمبر کو قتل کیا پھر ایک سو بارہ عابد اور زاہد کو
جو انہیں بد کاموں سے منع کرتے رہتے تھے اسی دن اترتے وقت مار ڈالا
اور اس پر کہ ایسے قتل ناحق کر کے جانتے تھے کہ ہمنے ان کو واجبی قتل کیا
اس سبب انھیں عذاب دکھ دینے والی کی خبر ملی یہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۞ وہی لوگ ہیں جو ان کی محنت خراب

اور ضائع ہوئے دنیا میں اور دین میں اور نہیں ہے کوئی ان لوگوں کا یار مددگار ہووالا
قیامت کے دن اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ کیا تے نہیں دیکھتا تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کی طرف جنکو ملا ہے کچھ ایک حصہ کتاب توریت سے یعنی کچھ
توریت سے خبر رکھتے ہیں جو بلائے جاتے ہیں ان کو توریت کی طرف تو حکم کرے توریت
ان میں پھر وہ پھر جاتے ہیں بعضے ان میں سے اور وہ ہٹے جاتے ہیں منھ پھیر کر
تغافل کر کے ٭ **فائدہ** کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یہودیوں کو کہا کہ تم ایمان لاؤ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اپنے عالموں کو لا کر تم سے
دین کی بحث کریں گے حضرت نے فرمایا کہ اچھا پر وہ آیتیں توریت میں کی لاؤ جس میں
میری تعریف لکھی ہے انہوں نے نہ مانا اور وہ آیتیں حاضر نکیں ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ
تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ یہ نہ ماننا یہودیوں کا
اس سبب سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم کو آگ دوزخ کی نہ پہنچے گی مگر کئی دن گنتی کے
اور بہکے یہ اپنے دین میں اس چیز پر جو بہتان بنایا ہے انہوں نے آپ ٭
**فائدہ** یہودی قصہ میں اپنی کتاب توریت پر عمل نہیں کرتے اور گناہوں پر
دلیر ہیں اس سبب جو ان کے اگلے اپنے جی سے جھوٹ بنا کر توریت میں لکھ گئی
ہیں یہ کہ اگر کوئی یہودی بہت گنہگار ہوگا تو اسے سات دن سے زیادہ عذاب نہ ہوگا
جو پیغمبر حضرت یعقوب اور ان کے باپ اور واجداد ہمارے عذاب سے چھڑا
لیویں گے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ
وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ پھر کیا ہوگا حال ان کا جب ہم اکٹھا کریں گے
ان کو ایک دن حساب لینے کو جو اس دن کے آنے میں کچھ شک نہیں اور پورا دیوے گا
پورا بدلا ہر ایک شخص اس کام کا جو اس نے کیے ہیں یعنی دنیا میں اور وہ لوگ
ظلم نہ کیے جاویں گے یعنی نیک کام کرنے والوں کو ثواب کچھ کم نہ ملے گا اور بد کام کرنیوالوں کو
عذاب زیادہ نہ ہووے گا ان کے کاموں سے جو کچھ ہوگا قیامت کے دن سب واجبی
ہوگا قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ
مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کہ اے خدا تعالیٰ پروردگار ہمارے خلق کے مالک بادشاہت کے
تو ہی دیوے اور بخشے بادشاہت جسکو چاہے اور چھین لیوے بادشاہت جس سے
چاہے اور عزت دیوے جسے چاہے اور خوار کرے تو جسے چاہے تیرے ہاتھ ہے
سب خوبی بیشک تو ہی ہر شے پر قدرت رکھتا ہے جو چاہے سو کر سکتا ہے تُولِجُ الَّیْلَ
فِی النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ
وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ تو ہی لے آوے رات کو دن میں گرمیوں کے
وقت اور تو ہی لے آتا ہے دن کو بیچ رات کے جاڑوں میں یعنی رات کو دن میں
گرمی کے داخل کرتا ہے جو رات چھوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا ہو جاتا ہے پھر جاڑوں
میں دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے جو دن چھوٹا ہوتا ہے اور راتیں بڑی اور
باہر نکالتا ہے تو زندے کو مردے میں سے جیسے کہ نطفہ مردے میں سے حیوان اور
انسان زندہ پیدا کرتا ہے یا بیج مردے سے گھاس اور سبزہ زندہ پیدا کرتا ہے
یا جاہل اور کافر جو مثال مردے کی ہیں ان سے باہر نکالتا ہے اولیا اور پیغمبر اور
مومن اور باہر نکالتا ہے مردے جیتوں میں سے جیسے حیوان اور آدمیوں سے
نطفہ اور پرندوں سے انڈا یا نیکوں سے بدبخت پیدا کرتا ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام
ان کے بیٹے کنعان کو کافر پیدا کیا اور تو ہی روزی دیوے جسے چاہے تو بے حساب
ان گنت ۝ **فائدہ** یہودی سمجھتے تھے کہ ہم جیسے اول بزرگ تھے ویسے ہی
ہمیشہ رہیں گے خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے بے خبر تھے کہ جسے چاہا عزت دیتا ہے
جسے چاہے ذلت وہ بھلوں سے بُرے اور بُروں سے نیک پیدا کرے کافروں سے
پیغمبر اور اولیا پیدا کرے اور پیغمبروں اور اولیاؤں کی اولاد کو کافر کرے مالک مختار
ہے جسکو چاہے دولت اور بادشاہی بخشے جس سے چاہے چھین لیوے اور ذلیل کرے
لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْکٰفِرِینَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِینَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ
فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِی شَیْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ
وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِیرُ ۝ نہ پکڑیں مسلمان کافروں کو دوست اور رفیق اپنا مسلمانوں کو
چھوڑ کر یعنے مسلمان مسلمانوں سے دوستی کریں کافروں سے ہرگز اخلاص نہ کریں
اور جو مسلمان کافر سے دوستی کرے پھر نہیں رہے خدا تعالیٰ کے دین سے وہ شخص

کچھ بھی یعنی اُسمین دینداری کچھہ نہین مگر یہہ کہ ڈرتے ہو تم ایسے مسلمانون کا فرون کی دکھہ دینے سے ہیے نہایت ڈرنا اور خدا تعالی ڈراتا ہے تمکو اپنے عذاب سے جو نافرمانی کرو تو اور خدا تعالی ہی کی طرف پھر جانا ہے تم سب کو قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو کہ اگر چھپا رکھوگے تم اُس چیز کو جو تمہارے دلون مین ہے دوستی کافرون کی یا اُسے ظاہر کرو تو تم جانتا ہے اُسے خدا تعالی اور جانتا ہے خدا تعالی وہ جو کچھہ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اُسے سب چیزون کی خبر ہے اور خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۚۖ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا ؕ وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ جس دن کہ پاوے گا ہر شخص جو کچھہ کہ کی ہے اُس نے نیکی روبرو آ دیگی آ سکے اور جو کچھہ کیا ہے بُرا کام سو چاہے گا وہ بُرا کام کرنے والا کہ ہووے درمیان اُس کے اور اُس کے بُرے کام کی جدائی بہت بڑی دور کی اور ڈراتا ہے خدا تعالی تمکو اپنی عذاب سے اے بُرے کام کرنے والو اور خدا تعالی بہت مہربان ہے بندون پر

یہود اور نصاری کہتے تھے کہ ہم بہت بڑے دوست ہین خدا تعالی کے خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود اور نصاری کو کہ اگر ہو تم جو دوست رکھتے ہو خدا تعالی کو تو میری تابعداری کرو تم میری تو چاہیگا تمکو خدا تعالی اور بخشیگا تمکو تمہارے گناہ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ✦

**فائدہ** اگر کوئی کسی کو چاہے تو اُس طرح چاہے کہ جس طرح اُس کی خوشی ہو تو وہ بھی اُسے چاہے نہ یہ کہ جس طرح اپنا جی چاہے اور خدا تعالی اگر بندون کو چاہے تو اُن کے گناہ بخشے اور مہربان ہو اور اِس سے زیادہ خیال عبث ہے قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکم بجا لاؤ خدا تعالی کا اور اُس کے بھیجے ہوئے کا پھر اگر نامانین اور تیرے کہنے سے پھر جاوین تو پھر بیشک خدا تعالی دوست نہین رکھتا کافرون کو

**فائدہ** یعنی بندے کی محبت یہی کہ شوق سے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے اب خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کے حق میں محبت کے اور پسند کے لفظ فرمائے ہیں سو محبت کے لفظ وہی ہیں جو سن چکے اور پسند کے لفظ اپنے بندوں لوگوں کے حق میں فرمائے ہیں خدا تعالیٰ نے سوا ایسے لفظوں پر شبہ نہ کیا چاہیے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ بیشک خدا تعالیٰ نے پسند کیا حضرت آدم کو اور حضرت نوح کو اور حضرت ابراہیم اور آن کی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو ان سب پر سلام خدا تعالیٰ کا جو انہیں پسند کیا سارے جہان کی خلقت سے ✣

**فائدہ** عمران نام ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے باپ کا اور حضرت مریم علیہا السلام کے بھی باپ کا نام عمران ہے لیکن یہاں حضرت مریم ہی کے باپ کا مذکور ہے ذُرِّیَّۃً بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور اسی طرح پسند کی اولاد بعضے بعضوں کے ہے اور خدا تعالیٰ سنتا ہے سب کی باتیں سچی اور جھوٹی سب جانتا ہو سب کی نیتیں اور دلوں کے خیال اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵ یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصاریٰ کے سامنے کہ جب کہا عورت عمران کی نے کہ وہ ماں تھی حضرت مریم کی کہ اے پروردگار میرے بیشک میں نے نذر کیا تیرے جو کچھ کہ ہے میرے پیٹ میں بچہ آزاد کیا اُسے تیرے نام پر جو وہ ساری عمر تیری بندگی اور تیرے گھر بیت المقدس کی خدمت کیا کرے اور دنیا کا کام کچھ نہ کرے پھر تو اے پروردگار قبول کر یہ نذر مجھ سے بیشک تو ہی ہے سننے والا سب کی باتوں کا ظاہر اور باطن جاننے والا ہے سب کے احوال کا اور نیتوں کا ✣

**فائدہ** اس امت میں یہ بھی دستور تھا کہ بعضے لوگ اپنے بیٹوں کو اپنی خوشی سے دنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے خدا تعالیٰ کی نیاز کرتے تھے عمران کی عورت نے جو ان کا نام بی حنہ تھا وہ حمل سے تھیں سو بچے کے ہونے سے پہلے ہی یہ نذر کی فَلَمَّا وَضَعَتْھَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُھَآ اُنْثٰی پھر جب بی حنہ عمران کی عورت جنی حضرت مریم کو تو کہا بی حنہ نے کہ اے پروردگار میرے میں تو جنی بیٹی

اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ واللہ اعلم بما وضعت خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے
اس چیز کو جو کچھ کہ جنے پھر اب یہ بی بی حنہ کہتی ہیں کہ ولیس الذکر کالانثیٰ و انی
سمیتہا مریم و انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطٰن الرجیم اور نہو وے بیٹا جیسے کہ بیٹی
ہوتی ہے یعنی بیٹا مسجد کی خدمت کو بہتر ہے بیٹی سے بیٹی سے کیا خدمت ہوگی
مسجد کی اور میں نے اس کا نام رکھا مریم اور تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو
اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے

**فائدہ** جب حضرت مریم پیدا ہوئیں تب ان کی والدہ غمگین ہوئیں اور جانا
کہ میری نذر یہ پوری نہوئی کس واسطے کہ بیٹی کو نذر کرنا دستور نہ تھا او معنی مریم کے
ان کی بولی میں لونڈی خدا تعالیٰ کے ہیں فتقبلہا ربہا بقبول حسن و انبتہا
نباتا حسنا پھر قبول کیا حضرت مریم کی ماں کی نذر کو اس کے پروردگار نے اچھی
طرح کا قبول کرنا اور اوگایا یعنی بڑھایا حضرت مریم کو اچھی طرح کا بڑھانا

**فائدہ** حضرت مریم کی والدہ بی بی حنہ نے خواب دیکھا کہ کوئی بزرگ کہتا ہے کہ اگر
لڑکی ہے پر خدا تعالیٰ نے اسی کو قبول کیا نذر میں اسی مسجد میں لیجا پھر صبح کو
بی بی حنہ اٹھیں تو حضرت مریم کو بیت المقدس میں لے گئیں مسجد کے بزرگوں نے
قبول نہ کیا کہا کہ بیٹی کا رکھنا دستور نہیں پھر جب ان کا خواب سنا تب قبول کیا
اور حضرت زکریا جو حضرت مریم کے خالو لگتے تھے وہی پالنے لگے اور حضرت مریم کی
خالہ نے جو حضرت زکریا کی بی بی تھیں اپنے پاس رکھا جب حضرت مریم کو بہت
ہوش آیا ان کے واسطے مسجد میں ایک الگ حجرہ حضرت زکریا نے بنایا دن کو
اس حجرے میں عبادت کرتیں اور رات کو حضرت زکریا اپنے ساتھ گھر لیجاتے
حضرت مریم سے نو برس کی عمر میں یہ کرامات ظاہر ہونے لگے کہ بغیر موسم کے
میوے خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا کرتے وکفلہا زکریا کلما دخل علیہا
زکریا المحراب وجد عندہا رزقا اور سپرد کیا حضرت مریم کو حضرت زکریا
کے ہر وقت جو آتے حضرت مریم کے پاس حضرت زکریا ان کے حجرے میں تو پاتے
حضرت مریم کے پاس کھانے کی چیزیں میووں بغیر بہار کے تب قال یٰمریم انّی لک
ہٰذا قالت ہو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب کہا حضرت زکریا نے

کہ اے مریم کہاں سے آیا یہ میوہ بے بہار کا تیرے پاس کہا حضرت مریم نے کہ یہ
میوہ خدا تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے بیشک خدا تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے جسے
چاہتا ہے ان گنت بے حساب ❊ فائدہ حضرت زکریا کو ساری عمر اولاد نہوئی
تھی اور نا امید تھے فرزند کے پیدا ہونے سے جب بے بہار کا میوہ دیکھا تو امیدوار
ہوئے کہ شاید مجھے بھی نہ ہوگا ہی کا پھل ملے تب خدا تعالیٰ سے اولاد مانگی هُنَالِكَ دَعَا
زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ
الدُّعَاءِ ۝ اسوقت اسی محراب میں دعا مانگی زکریا پیغمبر علیہ السلام نے اپنے پروردگار
سے جو کہا کہ اے پروردگار میرے بخش مجھکو اپنے پاس سے اولاد ستھری پاکیزہ
گناہوں سے بیشک تو اپنے کرم سے سننے والا ہے دعا کا فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ
قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ
اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ پھر آواز دی حضرت
زکریا کو فرشتوں نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اور حضرت زکریا ابھی کھڑے نماز پڑھتے تھے
محراب کے اندر یہ آواز دی فرشتے نے کہ بیشک خدا تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے تجھے اے زکریا
بیٹا ہونے کی جو اس کا نام یحییٰ رکھتا ہے اور وہ یحییٰ سچا کہے گا حضرت عیسیٰ کو جو حکم
خدا تعالیٰ کا ہے اور وہ سردار ہوگا اور عورت سے اور سب گناہوں سے بچا رہیگا
اور وہ بھی ہوگا نیکبختوں سے ❊ فائدہ یعنی حضرت یحییٰ پیدا ہوکر کہے گا حضرت
عیسیٰ سچے پیغمبر ہیں اور خدا تعالیٰ نے انہیں خطاب دیا ہے اپنا حکم یعنی صرف حکم سے
پیدا ہوئے بغیر باپ کے جب حضرت زکریا پیغمبر کو یہ خوشخبری دی تو قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ
يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ
کہا حضرت زکریا پیغمبر نے کہ اے اپنے پروردگار میرے کہاں سے ہوگا مجھکو بیٹا اور بیشک
کہ مجھپر آپہنچا ہے بڑھاپا اور عورت میری بانجھ ہے کہا فرشتوں نے کہ اسی طرح
خدا تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے ❊ فائدہ حضرت زکریا نے پوچھا کہ اے
پروردگار مجھے جوان پھر کر دیگا یا ایسے بڑھاپے میں فرزند مجھے دیوے گا حکم ہوا
کہ اسے بڑھاپے میں اور خدا تعالیٰ ایسے ہی کام کرتا ہے جو عقل میں نہ آویں قَالَ رَبِّ
اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا وَاذْكُر رَّبَّكَ

كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۔ کہا حضرت زکریا پیغمبر نے کہ اے پروردگار میرے
ظاہر کر میرے واسطے کوئی نشانی جو معلوم ہووے کہ میری عورت حمل سے ہے
کہا فرشتے نے کہ نشانی تیری واسطے یہ ہے کہ تو بات نہ کر سکیگا تین دن تک مگر
اشارہ سے ہاتھ کے یا انگلی کے یا اپنا مطلب لکھ کر دکھا دیگا اور یاد کر اپنے پروردگار کو
بہت اور تسبیح کہہ شام اور صبح کو یا حال حضرت زکریا کا سورہ مریم میں آویگا

**فائدہ** جب حضرت یحیی اپنی ماں کے پیٹ میں رہے تو حضرت زکریا کی زبان
منہ میں پھول گئی ایسی جو تین دن تک بات نہ کر سکے اسوقت عمر حضرت زکریا کی
ایک سو برس کی تھی اور انکی بی بی کی دو کم سو برس کی عمر تھی اور تھین دونون
میں حضرت عیسی علیہ السلام حضرت مریم کے پیٹ میں پیدا ہوئے تھے اسی طرح
وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ
اور جب کہا فرشتوں نے کہ اے مریم بیشک خدا تعالی نے قبول کیا اور چن لیا
تجکو اور پاکیزہ بنایا تجکو سب طرح کی آلودگی اور شرک سے اور پسند کیا تجکو سارے
عالم کی عورتوں پر جو کسی عورت کے بغیر خاوند لڑکا پیدا نہیں ہوتا سو تجسے ہوگا اور
کہا فرشتے نے کہ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ
اے مریم فرمانبرداری کر اپنے پروردگار کی اور سجدہ کر اسکو اور رکوع کر ساتھ
رکوع کرنے والوں کے یعنی نماز جماعت سے پڑھ بیت المقدس کے عالموں کے ساتھ
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ
يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۔ یہ باتیں حضرت زکریا اور یحیی اور حضرت مریم علیہم السلام
کی جو بیان کیں یہ خبریں غیب کی ہیں سو یہ خبریں بھیجتے تھے ہم تیرے پاس اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے
پاس جسوقت کہ ڈالیں انہوں نے اپنی قلمیں پانی میں جو کون ان میں سے
ذمے پالنے کا بی بی مریم کو لیوے اور تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھا
ان کے پاس کہ جب وہ بیت المقدس کے سردار آپس میں جھگڑتے تھے جو ہر ایک
کہتا تھا کہ میں پالوں بی بی مریم کو ۔ **فائدہ** بیت المقدس کے بزرگوں نے
جب حضرت مریم کی والدہ کا خواب سنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالیں بی بی مریم کو

آخر کو یہ بات ٹھہری جو ہر ایک نے اپنا قلم جس سے توریت لکھتے تھے بہتے پانی میں ڈالیں
تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ پر بہنے لگیں اور حضرت زکریا کی قلم الٹی بہی تب انہیں پر
حضرت مریم کا پالنا مقرر ٹھہرا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ
اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ جب کہا فرشتوں نے
اے مریم بیشک خدا تعالی خوشخبری دیتا ہے تجھے ایک اپنے حکم کی یعنی تجھے ایک
بیٹا ہونے کی خوشخبری دیتا ہے جو نام اسکا مسیح عیسے مریم کا بیٹا مرتبہ والا خوبصورت
دنیا میں اور آخرت میں ہے اور نزدیکیوں میں ہوگا خدا تعالی کے ✤

**فائدہ** حضرت عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر اگلے نبیوں نے دی تھی
کہ مسیح پیدا ہوگا جس سے بنی اسرائیل کا عروج ہوگا مسیح کے معنے جسکے ہاتھ لگانے
سے بیماری جاتی رہیں یا کہ ہمیشہ ملکوں میں سیر کرتا رہے کہیں ایک جگہ مقرر
ہو کر نہ رہے سو حضرت عیسے مسیح پیدا ہوئے اور یہودی انہیں نہیں مانتے جب یہودیوں
میں دجال پیدا ہوگا وہ اپنے تئیں کہے گا کہ میں مسیح ہوں اسکو یہودی مسیح سمجھیں گے
اور فرشتے نے کہا حضرت مریم کو کہ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
اور وہ باتیں کریگا لوگوں سے جب کہ تیری گود میں ہوگا پالنے میں جھولنے کے لائق
یعنی چھوٹا ہوگا اور باتیں کرے گا اس وقت کہ جب ہوگا ادھیڑ یعنی جب کہ سفیدی
آنی شروع ہوگی اور نیکیوں سے ہوگا ✤

**فائدہ** یعنی یہ معجزہ اسکا ہوگا کہ کبھی ادن کا پیدا ہوا باتیں کریگا اور جب بڑا ہوگا
تو لوگوں کو خدا تعالی کی راہ بتاویگا پھر حضرت مریم نے فرشتے سے یہ باتیں سنکر
قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ اِذَا
قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ کہا بی بی مریم نے کہ اے پروردگار میرے کہاں
سے ہوگا مجکو بیٹا اور مجھے تو ہاتھ نہیں لگایا کسی آدمی نے اور بغیر خاوند کے
کبھی کسی عورت کو بچہ نہیں ہوا کہا فرشتے نے اسی طرح پیدا ہوگا جیسے کہ تم ہو
خدا تعالی پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے جس وقت کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے
کسی کام کو تو یہی کہتا ہے اس کام کو کہ ہو جا تیار تو وہ بنکر تیار ہو جاتا ہے
تحقیق ایسا ہی ہے اس کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے کچھ اسباب کا محتاج نہیں خدا تعالی

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور سکھاویگا اسی کو خدا تعالی کتاب جو اتری ہے حضرت شیث اور حضرت ابراہیم علیہم السلام پر اور حلال حرام کا علم سکھاوے گا اور توریت اور انجیل سکھاوے گا اور کریگا خدا تعالی اسی پیغمبر برحق اپنی طرف سے بھیجا ہوا بنی اسرائیل کی طرف سو آن کر کہیگا وہ کہ بیشک آیا میں تم پاس نشانی لیکر تمہارے پروردگار سے یعنی معجزے لیکر آیا ہوں میں تو مجھے پیغمبر برحق جانو اور معجزے یہ ہیں کہ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ مقرر بنا دیتا ہوں میں تم کو مٹی سے جانور کی شکل پھر اس میں پھونک مارون تو پھر ہو جاوے وہ مٹی کا بنا ہوا اڑتا جانور خدا تعالی کے حکم سے

**فائدہ** سو کر دکھایا کہتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام چمگادڑ کی شکل مٹی کا جانور بنا کر جو پھونکتے اپنے منہ میں تو وہ اڑ جاتا وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ اور تندرست خاصا کرتا ہوں میں اسے جو ان کی پیٹ کا اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی کو بھی اچھا تندرست کرتا ہوں اور جلاتا ہوں میں مردے کو خدا تعالی کے حکم سے

**فائدہ** کہتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو وہ مردے جلائے تھے ان میں سے ایک حضرت سام بیٹے حضرت نوح علیہ السلام کے بھی تھے جو ان کی وفات کو چار ہزار برس گذر چکے تھے وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور بتا دیتا ہوں تمہیں وہ چیز جو تم اپنے گھر کھا کر آؤ اور وہ بھی بتاؤں میں جو کچھ گھر میں چھوڑ کر آؤ ان معجزوں میں البتہ نشانی پوری ہے تمہارے واسطے اور برحق ہونے میرے کے اگر ہو تم یقین لانے والے اور مجھے سچا پیغمبر جاننے والے

**فائدہ** حضرت عیسی علیہ السلام کو توریت اور سب اگلی کتابیں اگلے پیغمبروں کی بغیر پڑھے آتی تھیں اور یہ سب معجزے دکھاتے تھے وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور سچا بتاتا ہوں میں اس کو جو مجھ سے پہلے تھی توریت یعنی توریت پر اقرار کرتا ہوں کہ برحق اتری ہے خدا تعالی کے پاس سے حضرت

موسیٰ علیہ السلام پر اور تو حلال کروں میں تمھارے واسطے بعضی وہ چیز جو حرام تھی تم پر اور آیا ہوں میں تم پاس نشانی لیکر تمھارے پروردگار سے پھر ڈرو تم خدا تعالیٰ سے میری مخالفت کرنے میں اور تابعداری کرو تم میری *

**فائدہ** یہودیوں پر چربی گائے اور بکری کی حرام تھی اور بعضے جانور بھی اور شکار مچھلی کا دن ہفتہ کے تھا اور کئی چیزیں مشکل تھیں سو حضرت عیسے علیہ السلام نے حلال اور آسان کیا اور باقی سب حکم توریت کا رکھا إِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ بیشک خدا تعالیٰ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے پھر اسی کی بندگی کرو وہی راہ سیدھی ہے خدا تعالیٰ کی خوشی کی اور تمھارے چھٹکارے کی فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللّٰهِ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ پھر جب معلوم کیا حضرت عیسے علیہ السلام نے یہودیوں سے بات کفر کی یعنی یہودیوں نے ملکر قصد کیا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کو شہید کریں تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام سے بھاگ کر مصر میں آئے اور دریا کے کنارے پر دیکھا کہ دھوبی دھوتے ہیں انہیں کہا کہ تم کیا دھوتے ہو میں تمھیں جان کا دھونا اور پاک کرنا بتاؤں وہ ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا کہ کون ہے ایسا جو میری مدد کرے خدا تعالیٰ کی راہ میں کہا حواریوں نے یعنی انہیں دھوبیوں نے کہا کہ ہم مدد کرنے والے ہیں خدا تعالیٰ کے دین کی اور تو عیسے علیہ السلام گواہ رہ کہ ہمنے حکم مانا خدا تعالیٰ کا *

**فائدہ** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یاروں کا خطاب حواری تھا حواری دراصل دھوبی کو کہتے ہیں ان پہلے شخص جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور تابعداری کی وہ دھوبی تھے اس سبب ان کا خطاب حواری ٹھہرا *

**فائدہ** اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دراصل رسول تھے بنی اسرائیل کے واسطے جب انہوں نے معلوم کیا کہ بنی اسرائیل میرا دین قبول نہیں کرتے تب چاہا کہ اور کوئی دین کو رواج دیویں خدا تعالیٰ نے ان کے دین کو حواریوں کے سبب تمھیں ان کو پہنچایا اب تلک بنی اسرائیل ان کے دین میں کم ہیں حواریوں نے اپنے ایمان حضرت عیسیٰ کو گواہ کرکے پکا کیا رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ اے پروردگار ہمارے

ہم ایمان لائے اس چیز پر جو تو نے اتاری یعنی انجیل کو برحق جانا ہم نے اور تابعداری
کی ہم نے تیرے پیغمبر کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو برحق پیغمبر جانا پھر لکھ تو اے پروردگار
ہمکو گواہی دینے والوں میں یعنی جنہوں نے تیری وحدانیت پر گواہی دی ہے
ان کے شامل کر ہمکو ومکروا ومکر اللہ ط واللہ خیر الماکرین اور مکر کیا یہودیوں نے
اور خدا تعالیٰ نے سزا دی ان کے مکر کی اور خدا تعالیٰ بہت اچھا مکر کی سزا دینے والا ہے
**فائدہ** یہودیوں نے جمع ہو کر بڑی تلاش سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈ لیا اور
ایک مکان میں بند کیا پر حضرت عیسیٰ کے بھاگ گئے اور یہودیوں نے ساری رات
اس مکان کی چوکی دی صبح ایک شخص کو اس حجرے میں بھیجا تو پکڑ لاوے خدا تعالیٰ
نے حضرت عیسیٰ کو اس رات آسمان پر اٹھا لیا تھا وہ شخص جو اندر گیا تھا دیکھا تو کوئی
نہیں جب وہ ڈھونڈ کر نکلا تو خبر دیوے کہ یہاں حضرت عیسیٰ نہیں خدا تعالیٰ نے حضرت
عیسیٰ کی شکل اس پر ڈال دی تھی وہ نکلا باہر لوگ جو راہ دیکھتے تھے اس کی صورت
دیکھتے ہی چمٹ گئے وہ ہر چند پکارا کہ میں وہ نہیں ہوں پر پکڑ لے گیا تھا کسی نے نہ سنا
اور اسے سولی پر چڑھا دیا اور پاتو سے پیغمبروں کے ہلاک کیا یہ بدی خدا تعالیٰ نے ان کو
ان کو بیہ اذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین
کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیٰمۃ ثم الی مرجعکم فاحکم بینکم
فیما کنتم فیہ تختلفون جب کہا خدا تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں پھر لوں گا تجھکو دنیا میں سے
اور اٹھا لوں گا تجھکو اپنی طرف اور پاک کروں گا تجھکو بیچ سے ان کے اور کروں گا تجھکو ان لوگوں
جو کافر ہوئے تیرے دین سے اور جو تجھ پر یقین لائے اور کروں گا ان لوگوں کو
جو تیری تابعداری کرتے ہیں اوپر اور غالب ان لوگوں کے جو کافر ہیں قیامت کے
دن تک پھر میری طرف پھر آنا ہے تم سب کو پھر حکم کروں گا میں تم میں جس بات میں
تم جھگڑتے تھے **فائدہ** عیسیٰ علیہ السلام کے تابعدار اول جو نصاریٰ ہیں اب مسلمان ہیں
یہودیوں پر غالب ہوئے اور ہمیشہ یہودی ان کے ہاتھ سے ذلیل اور خوار رہیں گے
فاما الذین کفروا فاعذبهم عذابا شدیدا فی الدنیا والاخرۃ وما لهم من
نٰصرین پھر وہ لوگ جو کافر ہوئے پھر ان کو عذاب کروں گا میں سخت دنیا میں
قتل اور ذلت کا اور آخرت میں بھی عذاب سخت دوزخ کا جو ہمیشہ اسی عذاب میں رہیں

رہین گے اور نہوگا اُن کے واسطے کوئی یار اور نہ مدد کرنے والون سے
وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ۝
اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُنہون نے پھر اُنکو پورا دیگا
خداتعالیٰ حق اُن کا اور خداتعالیٰ دوست نہین رکھتا ظالمون کو اور ناانصافون کو
ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ یہ احوال پیغمبر گذرے
ہوؤن کا ہم پڑھ سناتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتون سے اور
مذکور سچا محکم مضبوط یعنی قرآن شریعت جو دلالت کرتے اور معجزہ ہے تیرے رسول ہونے پر
**فائدہ** کہتے ہین کہ جب نصاریٰ نے یہ بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سنا تو
برا مانا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسیٰ کو کیون گالی دیتا ہے
اور انہین بندہ کہتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ اللہ جو
عبداللہ کہنا حضرت عیسیٰ کو گالی ہووے وہ بندہ خداتعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے
اور خاص ہے اور پسند کیا ہوا ہے اور نیکبخت پاکیزہ بی بی سے پیدا ہوا ہے
نصاریٰ کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ اگر وہ خدا کا بیٹا نہین تو بتاؤ کہ اُس کا
باپ کون ہے اور کوئی بھی دنیا مین بغیر باپ کے پیدا ہوتا ہے خداتعالیٰ
نے یہ آیت بھیجی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ
لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۝ بیشک مثال حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے کی خداتعالیٰ کے نزدیک
جیسی مثال حضرت آدم کی ہے جو پیدا کیا خداتعالیٰ نے حضرت آدم کو بغیر مان
باپ کے مٹی سے پھر کہا اُس کو کہ ہوجا وہ ہوگیا ✤
**فائدہ** یعنی حضرت آدم کو جو بغیر مان باپ کے مٹی سے پیدا کیا اُسے خدا کا بیٹا
نہین کہتے پھر جو شخص کہ پیدا ہوا مان سے بغیر باپ کے اُسے کیونکر بیٹا خدا کا
کہیے اور خداتعالیٰ قدرت رکہتا ہے جو بغیر مان باپ کے پیدا کیا اگر ایک کو بغیر
باپ کے فقط مان سے ہی پیدا کیا تو کیا تعجب ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ
مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ۝ یہ خبر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے کے اسی طرح جو بیان کی سچ ہے
تیرے پروردگار کی طرف سے پھر مت رہ تو شک لانے والون سے یعنی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے مین جو بغیر باپ پیدا ہوئے کچھ شبہ نہین

فَمَنْ حَاۤجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۤءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پھر جو کوئی جھگڑے تجھسے ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عیسے علیہ السلام کے پیدا ہونے کے مقدمہ مین بعد اس کے جو آ چکی
تمہارے پاس خبر ان کی سچی پیدا ہونے کی تو فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۤءَنَا وَاَبْنَاۤءَكُمْ وَنِسَاۤءَنَا
وَنِسَاۤءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى
الْكٰذِبِيْنَ پھر کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان جھگڑنے والون کو کہ آؤ تم
اور بلاوین ہم اپنے بیٹون کو اور تمہارے بیٹون کو اور اپنی عورتون کو اور
تمہاری عورتون کو اور اپنی جان کو اور تمہاری جان کو پھر ان سب کو بلا کر پھر
عاجزی کرین ہم پھر کرین ہم سب ملکر لعنت خدا تعالی کی جھوٹون پر
فائدہ جب یہ آیت خدا تعالی نے بھیجی تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نصاری کے عالمون کو بلا کر فرمایا کہ جتنا مین تمہین سمجھاتا ہون اور دلیلین مضبوط
بتاتا ہون تم زیادہ جھگڑتے ہو اور دشمن ہوتے ہو اب آؤ جو ہم تم اس طرح قسم کرین
اور جھوٹون پر لعنت کرین خدا تعالی کی تو سچا اور جھوٹا سب پر معلوم ہو نصاری
کے عالمون نے یہ بات قبول کی اور راضی ہوئے اور ایک دن ایک مکان
مقرر کیا اور دوسرے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین کو
گود مین لیا اور حضرت امام حسن کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ زہرا کو اپنے پیچھے اور
حضرت مرتضی علی کو ان کے پیچھے لیکر چلے اور فرمایا ان سب کو کہ جب مین دعا مانگون
تم چارون آمین کہیو انہون نے قبول کیا اور ادھر سے جو نصاری کے بڑے بڑے
عالم آئے اور ان کو دیکھا اور پکارا اپنی قوم کو کہ اے یارو ان کے مقابلہ سے ڈرو جو ہم
یہی صورتین دیکھتے ہین کہ اگر یہ خدا تعالی سے دعا کرین تو پہاڑ زمین سے اکھڑ کر اڑ جاوے
اگر تم ان سے مقابلہ کروگے تو ایک نصرانی زمین پر نہ رہے گا آخر کو صلح اس
بات پر ٹھہری جو ہر برس دین دو بار دو ہزار دینار اور تیس زرہ دیا کرین گے خیر یہ بات
لکھکر صلح ٹھہری اور نصاری نے جزیہ دینا قبول کیا اور مقابلہ نہ کیا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ
الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ بیشک یہ احوال
جو بیان کیا البتہ خبر سچی ہے اور نہین ہے کوئی خدا جس کی بندگی کیجے مگر خدا تعالی اور
بیشک خدا تعالی وہی ہے زبردست مضبوط کام کرنے والا فَاِنْ تَوَلَّوْا

فَإِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ پھر اگر پھر جاویں نصرانی قسم کھانے سے پھر خدا تعالی
جانتا ہے بدکاروں کو خرابی کرنے والوں کو قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا
مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہودیوں اور نصرانیوں کو کہ آؤ ایک سچی اور سیدھی بات کی طرف جو برابر ہے ہم میں
اور تم میں سو وہ سچی بات وہ کہ نہ بندگی کریں ہم سب مل کر سوائے خدا تعالی کے کسو کی
اور شریک نہ کریں ہم خدا تعالی کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ پکڑیں بعضے ہم میں سے بعضے کو
خدا کر کے سوائے اسی خدا تعالی کے جو وحدہ لاشریک ہے پھر اگر پھر جاویں یہود
نصاریٰ اس بات سے تو پھر کہہ کہ گواہ رہو تم اے یہود اور نصاری کہ ہم حکم کے
تابعدار ہیں فرمانبردار ہیں يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ
وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ٥ اے یہود اور نصرانیو کیوں جھگڑتے ہو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے دین میں اور توریت انجیل تو اتری ہے ان کے بعد اے پھر کیا
تمکو عقل نہیں جو سمجھو اس بات کو ؏ فائدہ یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام
ہمارے دین پر یہودی تھے اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے دین پر تھے اس بات
پہ جھگڑتے تھے سو خدا تعالی نے فرمایا کہ اول یہ تو سمجھو کہ ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے
ہزار برس اور عیسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار برس پہلے تھے پھر تمہارے دین پر کیونکر ہو سکتے
اتنی بھی عقل نہیں تمکو هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ
لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ سن لو تم جو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑنے لگے اس بات میں
جس بات کی تمہیں خبر تھی یعنی توریت اور انجیل میں تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی
لکھے دیکھ کر بدل ڈالی اور جان بوجھ کر جھگڑنے لگے پھر کیوں جھگڑتے ہو اس بات میں
جسکی تمہیں خبر نہیں یعنی احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ پیغمبر تھے نہیں کیا
یہودی تھے یا نصرانی تھے اور تم نہیں جانتے کہ وہ کونسے دین پر تھے مَا كَانَ
إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نہ نصرانی تھے لیکن تھا ابراہیم علیہ السلام مالک
خدا تعالی کو ایک جاننے والا سب جھوٹے دین والوں سے پھرا ہوا حکم بردار خدا تعالی کا

اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والا اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِاِبرٰھِیمَ لَلَّذِینَ
اتَّبَعُوہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِینَ اٰمَنُوا وَاللّٰہُ وَلِیُّ المُؤمِنِینَ بیشک لوگون میں زیادہ مناسبت
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دین میں اِس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اون
لوگون کو جو ایمان لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اور خدا تعالی والی
اور دوست ہے مسلمانون کا ✽ **فائدہ** خدا تعالی فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو
یہودی یا نصرانی اگر اس معنی سے کہتے ہو کہ وہ توریت پر یا انجیل پر عمل کرتا تھا تو صریحا
بے عقلی ہے تمہاری جو توریت اور انجیل بعد اُن کے اُتری ہے اور اگر اس معنون سے
کہتے ہو کہ اسوقت بھی اچھے دینداروں کا نام یہودی یا نصرانی تھا تو یہ بات بھی غلط
ہے کسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے تئین حنیف اور مسلم کہا ہے حنیف اسے
کہتے ہین کہ جو کوئی سب باطل راہون کو چھوڑ کر ایک راہ حق کی پکڑے اور مسلم حکم بردار کو
کہتے ہین اور اگر اس معنون سے کہتے ہو کہ سب دینون مین یہود کے دین کو یا نصاری
کے دین کو زیادہ نسبت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
دین سے سو خدا تعالی نے بتایا کہ زیادہ نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے دین سے اُسی وقت کی اُمت کو تھی یا پہلی اُمتون مین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو زیادہ نسبت ہے پھر اور فرمایا کہ اپنی راہ کے
حق ہونے پر کسی کے دین سے موافقت کی دلیل جب پکڑے جو اپنے اوپر وحی نہ آئی
ہو سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اب وحی اور پیغام خدا تعالی کا آتا ہے اور خدا تعالی
والی ہے مسلمانون کا جو یہ اُس کے حکم پر چلتے ہین وَدَّت طَّائِفَۃٌ مِّن اَھلِ الکِتٰبِ لَو
یُضِلُّونَکُم وَمَا یُضِلُّونَ اِلَّا اَنفُسَھُم وَمَا یَشعُرُونَ آرزو کرتے ہین بعضی یہودی
جو کسی طرح راہ دین کی بھلا دیوین تم کو اے مسلمانو اور نہین گمراہ کرتے مگر اپنے
آپ کو اور نہین سمجھتے کہ اس راہ بھلانے کا وبال ہمین پر پڑے گا یٰاَھلَ الکِتٰبِ لِمَ
تَکفُرُونَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاَنتُم تَشھَدُونَ اے یہود یو اور نصرانیو کیون نہین مانتے
اور منکر ہوتے ہو خدا تعالی کی آیتون سے اور تم گواہی دیتے ہو کہ توریت اور انجیل
برحق ہے اور تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی اُن دونون مین ہے اس سے کیون
پھرتے ہو ✽ **فائدہ** یعنی تم اقرار کرتے ہو کہ توریت اور انجیل کلام خدا تعالی کا ہے

پھر اُس مین جو آیتین تعریف مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین اُن سے کیون منکر
ہوتے ہو یٰاَهْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝ اے کتاب والو کس واسطے لاتے ہو تم سچ کو جھوٹھ سے یعنی اپنا کر ع
توریت مین لکھتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ حکم خدا کا ہے اور کیون چھپاتے ہو سچی بات کو
جو تعریف لکھی ہے آخری زمانے کے پیغمبر کی اُسے ظاہر نہین کرتے اور تم جانتے ہو کہ
وہ سچ ہے ۞ فائدہ یہودیون نے بعضے حکم توریت کے موقوف ہی کر ڈالے تھے
اور بعضی آیتون کے معنی پھیر بدل ڈالے تھے غرض کے واسطے اور بعضی آیتین
چھپا رکھی تھین کسی کو خبر نہ کرتے تھے جیسے کہ تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی
وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ
وَاکْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ اور کہا ایک قوم نے یہودیون سے مصلحت
کر کے اپنے لوگون کو ایمان لاؤ اس چیز پر جو اُترا ہے مسلمانون پر یعنی قرآن پر
ایمان لاؤ چڑھتے دن اور منکر ہو جاؤ اُترتے دن شاید کہ مسلمان اس تدبیر سے
پھر جاوین اپنے دین اسلام سے ۞ فائدہ بارہ شخص خیبر کے یہودیون نے
آپس مین مصلحت کی کہ صبح کو تو ظاہر ایمان لاؤ قرآن پر اور شام کو پھر جاؤ دین اسلام سے
اور کہو مسلمانون سے کہ ہم نے توریت مین غور کر کے جو دیکھا تو نشانیان آخری زمانے
کے پیغمبر کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہین ہین اس سبب ہم دین اسلام سے پھر گئے
شاید اس فریب سے مسلمان بھی اندیشہ مین پڑین اور کہین کہ توریت خدا تعالیٰ کی
پاس سے اُتری ہے یہ لوگ انصاف سے سچ کہتے ہین جو اپنا دین چھوڑ کر ہمارے
دین مین آئے تھے کچھ ایسی ہی غلطی دیکھی جو پھر گئے یہ بات سمجھ کر مسلمان اسلام سے
پھر کر ہمارے دین مین آ کر یہودی ہو وین سو خدا تعالیٰ نے اُن کے مکر کی خبر دی اور
اُن کا فتنہ نہ ہو آیا پھر جب یہ دیکھا انھون نے کہ یہ فریب نہ چلا تب مدینہ کے یہودیون کو
نصیحت کی کہ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَکُمْ ط قُلْ اِنَّ الْهُدٰی هُدَی اللّٰهِ اور نہ مانیو
اور سچ نہ جانیو مگر اُسی کو جو چلے تمہارے دین پر یعنی سوا اپنے دین یہود کے اور کسی
دین کو نہ مانیو اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یہودیون کو کہ مقرر ہدایت اور دین اچھا وہی ہے جو ہے دین خدا تعالیٰ کا اور

اس کی طرف سے پہنچی بات اب یہودی اپنی قوم کو کہتے ہیں کہ سوا یہودی
دین کے کسی دین والے پر یقین نہ لاؤ اور نہ مانو اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ
يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
یہ کہ دیا ہے کسی شخص کو جیسا کچھ تمکو ملا ہے علم اور بزرگی یعنی جیسا تمکو دین اور علم اور بزرگی
خدا تعالی سے ملی ہے ایسی کسی کو نہیں ملی اور یہ بھی نہ مانو کہ یا مقابلہ کریں اور جھگڑیں
تم سے مسلمان تمہارے پروردگار کے آگے اب خدا تعالی فرماتا ہے کہ تو کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ بیشک بزرگی اور سرداری خدا تعالی کے ہاتھ ہے
دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی بے نہایت بخشش کرنے والا ہے يَّخْتَصُّ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ خاص کرتا ہے خدا تعالی اپنی مہربانی
جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی صاحب ہے بہت بڑی بزرگی کا

**فائدہ** یہودی بہتر سے تدبیر اور فریب کرتے تھے جو کسی طرح کوئی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دین میں نہ آوے اور جو کوئی اس دین میں آیا ہے سو پھر جاوے
سو خدا تعالی نے ان کے مکر اور تدبیر کی خبر دی اپنے حبیب کو اور فرمایا کہ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ تم جو حسد کرتے ہو اس بات کی کہ آگے جو نبوت
اور بزرگی بنی اسرائیل میں تھی آپ اور قریش میں کیوں گئی یا دین کی مددگاری میں
ہمارے مقابل اور کوئی کیونکر ہووے سو یہ خدا تعالی کا فضل ہے جسکو چاہا دیا
کسی کا حق نہیں وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ وَمِنْھُمْ
مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا اور کتاب والوں سے
کوئی شخص ایسا ہے کہ اگر تو اس پاس امانت رکھے ڈھیر اشرفیوں کا تو ادا کرے
تجھکو اور بعضے ان میں سے وہ ہے کہ اگر اس پاس رکھے تو امانت ایک اشرفی تو
پھر وہ ادا نہ کرے تجھکو مگر جب تک کہ تو رہے ان کے سر پر کھڑا تقاضا کرنے کو یعنی
جب بہت سخت تقاضا کرے تب دیوے ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ یہ بدنیتی یہودیوں کی اس سبب سے ہے جو کہا
انہوں نے اپنی قوم میں کہ نہیں ہے ہم پر جاہلوں کے حق لینے میں کچھ گناہ اور یہ بات
جھوٹھ کہتے ہیں خدا تعالی پر اور آپ جانتے ہیں کہ کسی کا مال ناحق لینا اور امانت

کسی کی دھری ہوئی نہ دیجے حرام ہے ❊ **فائدہ** یہودی کہتے ہین کہ یہ توریت مین
لکہا ہے کہ احمقون کا اور بغیر پڑھے ہوؤن کا اور اپنے دین سے غیر دین والون کا
مال جسطرح ہاتھ لگے لے لیجے حلال ہے اور آپ جانتے ہین کہ یہ بات غلط ہے اب
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات جو تمنے سمجھی ہے اور کہتے ہو کہ جاہلون کا مال ہی واجبی
حلال ہے سو یہ نہین بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ بلکہ
پوچھتا ہے تمسے بغیر پڑھے ہوؤن کا مال لینے کا سبب اور حکم یہ ہے کہ جو کوئی پورا کرے
اپنا اقرار جو خدا تعالیٰ نے لیا ہے اس سے جو توریت مین امانت کے اور اگر نے مین اور
پرہیزگاری حرام کا مال لینے مین پھر بیشک خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو
**فائدہ** یہ خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو سنا دیا کہ جن لوگون کی نیت یہ ہے کہ پرایا
مال ناحق کہانے کو یہ مسئلہ بنا لیا کہ ہمکو غیر دین والون کا مال کھانا اور خیانت کرنی امانت
مین روا ہے ایسون کی بات دین کے مقدمہ مین کیا سند ہے ہمارے ان ہی کا فرہ
حربی کا مال زور سے لینا روا ہے پر امانت مین خیانت روا نہین اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ
بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ
وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بیشک وہ
لوگ جو بیچتے ہین اور بدل کرتے ہین خدا تعالیٰ کے قول کو جو لیا تھا خدا تعالیٰ توریت
مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیجو اور ایمان لائیو اور اپنی قسمون کو بیچتے ہین
جو کھاتے تھے جھوٹی کہ جس پیغمبر کی صفت توریت مین ہے سو وہ یہ نہین یہ قسم اور
وہ قول بدل کرتے ہین تھوڑے سے مول کو ان لوگون کو نہین حصہ آخرت مین نیکی کا
اور نہ بات کریگا ان سے خدا تعالیٰ اور نہ دیکھے گا ان کی طرف خدا تعالیٰ قیامت
کے دن مہر کی نظر سے اور نہ پاک کریگا ان کو گناہون سے اور واسطے ان لوگون کے
ہے عذاب دکھ دینے والا وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ
مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور تحقیق یہودیون سے ایک قوم ہے
جو پھراتی ہین اور ملاتی ہین اپنی زبان کو کتاب کے پڑھنے مین اپنی بنائی ہوئی اسواسطے
کہ تم سمجھو کہ یہ توریت پڑھتی ہین اور در اصل توریت مین سے نہین ہے ان کے اگلے

بزرگون کا بنایا ہوا ہے اور وہ کہتے ہین جھوٹھ اور بہتان خدا تعالی پر اور جانتے ہین
آپ کہ ہم جھوٹھ کہتے ہین ✿ **فائدہ** یہودیون نے اپنے مطلب کی باتین بنا کر
توریت مین لگا دین تھین بغیر پڑہون کے دغا دینے کو اور کہتے تھے کہ یہ خدا تعالی کی
طرف سے توریت مین یون لکہا ہے ✿ **ف** اور بہتان یہودیون کا دوسرا
یہ ہے جو کہتے تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا کہ مین خدا ہون میری بندگی
کرو سو اسکے جواب مین خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ
الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُونُوا
رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ہرگز کسی
آدمی سے نہوی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام سے نہو اُن پر کہ دیوے اُسے خدا تعالی کتاب
انجیل اور احکام اُسکے سکہاوے اور سمجھ دیوے اُسکو اور پیغمبری دیوے پہر وہ کہے
لوگون کو کہ تم میرے بندے ہو سواے خدا تعالی کے اور لیکن یون کہے کہ ہوجاو
مضبوط اور پکے ہوشیاری مین سبب اُسکے جو تھے تم کہ سکہاتے تھے کتاب آسمانی
سے اور خدا تعالی کے پاس کی اور ساتھ اُسکے جو تھے تم کہ آپ پڑہتے تھے وَلَا يَأْمُرَكُمْ
أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اور نہ یہ کہ تمکو کہ ٹھیراو فرشتونکو اور
پیغمبرون کو خدا یعنی کوئی پیغمبر نکہیگا کہ فرشتون کو اور پیغمبرون کو خدا جانو یا مجہے خدا سمجہو اور کیا پیغمبر
تمکو کہے گا کفر کی بات کہ تم کافر ہوجاو بعد اُسکے کہ تم مسلمان ہوچکے ہو وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ
مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ اور جب لیا خدا تعالی نے اقرار نبیون کا کہ جو کچھ دیا تمکو
کتاب اور علم تو البتہ ایمان لاو تم اُس بہیجے ہوے پیغمبر پر اور اُس کی مدد کرو تم ✿
**فائدہ** یعنی خدا تعالی نے سب پیغمبرون سے اور اُن کی اُمتون سے اقرار لیا کہ تم
سب ایمان لاو اور مدد کرو اُس کی اگر تمہارے وقت مین آوے اور نہین تو یہی تم کو
تعریف سنا کرکے نصیحت کرو کہ جب وہ آخری زمانے کا پیغمبر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم پیدا ہووے اور سچا اگلی کتابون کو بتاوے اُس پر ایمان لاو اور اُس کی مدد کرو
قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ
بتایا خدا تعالی نے اُن سب پیغمبرون کو اور اُن کی اُمتون کو کہ اسے اقرار کیا تم نے اور

مضبوط پکڑا اس قول پر ذمہ میرا پورا کیا۔ وکہا ان سب نے کہ اقرار کیا ہم نے اور قبول کیا ہم نے
پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ گواہ رہو تم اس اقرار پر ایک دوسرے کی اور ہم بھی تمہارے
ساتھ گواہ ہیں فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ پھر جو کوئی پھر جاوے
اس اقرار کرنے کے بعد پھر وہی لوگ ہیں خدا تعالیٰ کا حکم نہ ماننے والے اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ
یَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ
اب کیا قول توڑنے والے سوائے دین خدا تعالیٰ کے اور کوئی دین ڈھونڈتے ہیں
اور اسی کے حکم میں ہے جو کوئی کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہے خوشی سے یا لاچاری
سے تابعداری میں اور اسی کی طرف سب پھر جاویں گے قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا
وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰى
وَعِیْسٰى وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ ہم نے تو مانا اور ایمان لائے ہم خدا تعالیٰ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہم
کہ جو کچھ اترا ہم پر اور جو کچھ کہ اترا حضرت ابراہیم پیغمبر پر اور حضرت اسماعیل پر اور
حضرت اسحاق پر اور حضرت یعقوب پر اور اس کی اولاد پر جو اترا اور جو کچھ
دیا حضرت موسیٰ پیغمبر کو اور حضرت عیسیٰ پیغمبر کو اور جو کچھ ملا اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار
کی طرف سے سب پر ایمان لائے ہم جو نہیں جدا کرتے ہم ان پیغمبروں میں سے ایک کو
بھی اور ہم خدا تعالیٰ کے حکم بردار ہیں وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ
وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اور جو کوئی چاہے سوائے دین اسلام
جو یہ حکم برداری خدا تعالیٰ کی ہے اس کے سوائے اور کوئی دین چاہے تو
ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خراب ہے كَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ
وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ
کیونکر راہ دکھاوے اس قوم کو جو کافر ہوگئے ایمان لا کر اور گواہی دی کہ بیشک محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہے خدا تعالیٰ کا + **فائدہ** اور آئیاں ان پاس
نشانیاں روشن یعنی قرآن شریف اور خدا تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کی قوم کو یہی لوگ
مسلمان ہو کر مرتد ہو گئے تھے ان کے حق میں یہ آیت اتری ہی اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَیْهِمْ
لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

ولا هم ينظرون ۝ وہ لوگ جو ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے اُن کی سزا یہ ہے کہ اُن پر
خدا تعالیٰ کی اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی پھٹکار ہے ہمیشہ وہ پڑے رہیں گے اُسی
لعنت کے عذاب میں جو ہلکا ہو گا اُن سے عذاب کبھی اور نہ وہ ڈھیل دیئے جاویں گے
عذاب میں إلا الذين تابوا من بعد ذلك وأصلحوا فإن الله غفور رحيم
مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی بعد کافر ہونے کے اور نیک کام کیے پس بیشک خدا تعالیٰ
بخشنے والا ہے گناہ توبہ کرنے والوں کا مہربان ہے نیک کام کرنے والوں پر إن الذين
كفروا بعد إيمانهم ثم ازدادوا كفرا لن تقبل توبتهم وأولئك هم
الضالون ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے ایمان لانے کے بعد پھر زیادہ ہوا کفر اُن کا
یعنی کفر پر مضبوط رہے اور پھر جلد توبہ نہ کی تو ہرگز توبہ قبول نہ ہوگی اُن کی اور وہی
لوگ گمراہ ہیں یعنی اُن کو توفیق توبہ کی نہ ملے گی ہرگز جو قبول ہو ویسی إن الذين كفروا
وماتوا وهم كفار فلن يقبل من أحدهم ملء الأرض ذهبا ولو افتدى به
أولئك لهم عذاب أليم وما لهم من ناصرين ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے ع ۹ ۱۱ ۱۷
اور مر گئے اور مرتے وقت تک کافر رہے اور کافر ہی مرے تو ہرگز قبول نہ ہو گا
ایک سے بھی اُن میں سے بھری ہوئی ساری زمین سونے کی اگرچہ بدلا دیویں تو یعنی
مال یعنی جو شخص کہ کافر ہوئے وہ قیامت کے دن اگر ساری زمین اشرفیوں سے بھر کر
دیویں اپنے گناہوں کے بدلے جو عذاب ہے چھٹنا اُن کا ہرگز قبول نہ ہو گا اور اُن کو ہو گا
عذاب بہت نہایت ہوگا انہیں لوگوں کے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا قیامت کو
اور نہ ہو گا کوئی اُن کا مدد کرنے والا

لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون ۝ وما تنفقوا من شيء فإن الله به عليم
ہرگز نہ پاؤ گے نیکی کو یعنی بکمال خوشی خدا تعالیٰ کی نہ پاؤ گے جب تک کہ خرچ نہ کرو گے خدا تعالیٰ
کی راہ میں اُس چیز سے جسے بہت چاہتے ہو اور جو چیز کہ تم خرچ کرتے ہو اور تھوڑے ہو
تھوڑا یا بہت پس بیشک وہ خدا تعالیٰ کو معلوم ہے ۝ فائدہ یعنی جو چیز کہ بہت
پیاری ہو اُس کا خرچ کرنا خدا تعالیٰ کے واسطے بڑا درجہ رکھتا ہے اور اچھی چیز کے خیرات
کرنے میں ہے كل الطعام كان حلا لبني إسرائيل إلا ما حرم إسرائيل على نفسه

مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
سب طرح کی کھانے کی چیزین حلال تھین حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد پر مگر وہ
جو حرام کیا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر آپ پہلے توریت کے اترنے
سے پھر اگر نہ مانین اس بات کو یہود تو کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ پھر لاؤ
توریت کو اور پڑھو اُسے اگر تم سچے ہو تو :: **فائدہ** یہودی کہتے ہین مسلمانون کو
کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہین اور جو چیزین کہ اُن کے
گھرانے مین حرام تھین سو تم کھاتے ہو جیسے اونٹ کا گوشت اور دودھ سو خدا تعالیٰ
نے فرمایا کہ جتنی چیزین اب مسلمان کھاتے ہین یہ سب چیزین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
وقت حلال تھین جب توریت اُتری تو بنی اسرائیل پر سبب اُن کے گناہ کے کئی چیزین
اُنہین پر توریت مین حرام ہوئین مگر ایک اونٹ کا گوشت توریت سے پہلے جو حضرت یعقوب
علیہ السلام نے قسم کھائی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤن گا اُن کی تابعداری کر نیکے
طفیل اُن کی اولاد نے بھی اونٹ کا گوشت چھوڑا تھا اور سبب قسم کا یہ تھا کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام کو مرض ہوا تھا اُنہون نے نذر کی کہ اگر مین اس مرض سے تندرست
ہون تو جو کھانے پینے کی چیزین بہت بھاتی ہین اُنھین چھوڑ دون گا جب تندرست ہوئے
تو اُنھین گوشت اونٹ کا اور شیر یعنی دودھ بہت بھاتا تھا سو اُسکے کھانے سے قسم
کھائی تھی سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اب جو مسلمانون پر حلال ہے یہ سب حضرت
ابراہیم کے وقت بھی حلال تھا فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ پھر جو کوئی جوڑے اپنے دل سے خدا تعالیٰ پر جھوٹ بعد اُسکے
جو ظاہر ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی خوشی سے اپنے اوپر آپ حرام کی تھین
کئی چیزین نہ خدا تعالیٰ نے حرام کی تھین پھر وہ لوگ دل سے جھوٹ جوڑنے والے ہین
بے انصاف ظالم قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سچ فرمایا خدا تعالیٰ نے اب تابع ہو جاؤ
تم سب ابراہیم علیہ السلام کے دین کی جو حضرت ابراہیم مضبوط تھے دین اسلام پر
سب دینون کو چھوڑ کر اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والون سے اِنَّ اَوَّلَ
بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ بیشک پہلے گھر جو

بنا زمین پر لوگوں کی زیارت کے واسطے تو یہی ہے مکے میں جو بنا بہت برکت والا اور راہ نیک جہان کے لوگوں کے واسطے فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِیۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ اس گھر میں نشانیاں ہیں ظاہر اور کھلی ہوئی ایک ان نشانیوں جگہہ کھڑی رہنے ابراہیم علیہ السلام کی ہے سو وہ ایک پتھر ہے جو نشان حضرت ابراہیم کے پاؤں کا اس میں ہے اور جو کوئی اس گھر کے اندر آوے بے ڈر ہے قتل سے اور لوٹ لینے سے اگرچہ گنہگار ہی ہو تب بھی اسے ڈر نہیں جب تک وہاں رہے

**فائدہ** یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کنبہ ہمیشہ سے شام میں رہا اور بیت المقدس ان کا قبلہ تھا اور تمہارا وطن مکہ ہے اور کعبہ کو قبلہ کیا تم نے تم کیونکر حضرت ابراہیم کے وارث ہوئے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے اول عبادت کرنے کی جگہہ اور زیارت کرنے کا مکان خدا تعالیٰ کے نام کا یہی کعبہ بنا ہے اور اور بزرگیوں کی نشانیاں اور کرامتیں اس کی ہمیشہ دیکھتے رہے ہیں اور در اصل مکان حضرت ابراہیم کا یہی ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ اور خدا تعالیٰ کے واسطے لوگوں پر لازم ہے حج کرنا اس گھر کا جو کوئی کہ قدرت رکھتا ہو اس گھر کی طرف راہ چلنے کی یعنی راہ خرچ اور سواری کا مقدور ہو یا طاقت پاؤں چلنے کی ہو جسے اس پر فرض ہے وہاں کا جانا اور جو کوئی نہ مانے اس بات کو تو پھر خدا تعالیٰ بے پرواہ ہے سارے عالم کی خلقت سے بلکہ مکے کی زیارت کرنے میں انہیں لوگوں کو فائدہ ہے جو خدا تعالیٰ رحم کرے ان پر قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِیۡدٌ عَلٰى مَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے یہودیو کیوں منکر ہوتے ہو اور کیوں نہیں مانتے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو اور خدا تعالیٰ گواہ ہے اور واقف ہے تمہارے کاموں پر جو کچھ کہ تم کرتے ہو اور قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّاَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے یہودیو کس واسطے روکتے ہو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی راہ سے جو دین اسلام ہے وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں ڈھونڈتے ہو تم اس میں عیب اور کجی یعنی ایمان لانے والوں کو کہتے ہو کہ یہ شخص جسے تم پیغمبر سمجھتے ہو سو یہ وہ نہیں ہے جس کی خبر توریت میں ہے اس پہ

کرتے جانتے ہو کہ یہ رسول اللہ برحق ہے اور نہیں ہے خدا تعالیٰ بیخبر اُن کاموں سے
جو تم کرتے ہو اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے مسلمانوں کو کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوْا
فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے
ہو اگر تم کہا مانو گے ایک قوم کا یہودیوں میں سے تو تمھیں پھیر کر دینگے ایمان
لائے پیچھے کافر یعنی اگر تم یہودی کی باتیں مانو گے تو تم کافر ہو جاؤ گے چاہیے کہ
کافروں کی بات سے نہ سنئے نہ اُن کی صحبت میں بیٹھیے ✤

**فائدہ** شاس نام ایک یہودی کہ تھا وہ نہایت مسلمانوں سے اور دین اسلام سے
حسد اور دشمنی رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح مسلمانوں میں فساد پیدا ہو مدینہ میں
دو قوم تھی پہلے اسلام کے آنے سے اُن دونوں قوم میں دشمنی تھی اور ہمیشہ لڑائیاں
ہوتیں اور مارے جاتے تھے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے
اور اسلام نے رواج پایا اُن دونوں قوم میں اخلاص پیدا ہوا اور دشمنی قدیم جاتی رہی
ایک روز مجلس میں دونوں قوم کے لوگ موجود تھے شاس یہودی نے ایک شخص کو
سکھادیا ایک بڑی لڑائی کا احوال جو اُن دونوں قوم میں ہوئی تھی بیان کرے جب وہ
بیان سنا تو دونوں قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور جھگڑنے لگے آپس میں ہوتے ہوتے
تلوار پر نوبت پہنچی یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی حضرت آپ تشریف لائے
اور دونوں قوم کے درمیان کھڑے ہو کر یہ کئی آیتیں خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی پڑھیں کہ
وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَفِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ط وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور کس طرح کافر ہوتے ہو اس پر کہ تم پر پڑھی جاتی ہیں ع
آیتیں قرآن شریف کی جو خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے اور تم میں بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا
موجود ہے اور جس نے مضبوط پکڑا دین خدا تعالیٰ کا پھر بیشک وہ پہنچا طرف سیدھی راہ کے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم ڈرو خدا تعالیٰ سے ایسا جیسا اُس سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرو تم مگر اس وقت
کہ مسلمان ہو تم یعنی مسلمان ہی مرو ایسا نہ ہو جو پھر کفر کی بات کرو اور اسی حال میں مر جاؤ وَاعْتَصِمُوْا
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ
بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا اور مضبوط پکڑو دین اسلام کو جو یہ رسی ہے

خدا تعالی سے نزدیک ہونیکی رسی پکڑو تم سب مل کر اور جدا جدا مت ہو آپس میں اور یاد کرو خدا تعالی کی نعمت کو جو تم پر ہے اور یاد کرو اسوقت کو جو تم تھے آپس میں دشمن پھر الفت دی خدا تعالی نے پیغمبر کی سبب تمہارے دلوں میں پھر ہو گئے تم خدا تعالی کی مہربانی اور فضل سے بھائی تم آپس میں وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور تھے تم اوپر کنارے ایک گڑھے آگ سے بھری ہوئی کے یعنی اگر اسی حال میں مرتے تو دوزخ میں جا پڑتے پھر چھڑایا تمکو خدا تعالی نے اس آگ سے اسی طرح جو بیان کرتا ہے خدا تعالی تمہارے واسطے آیتیں اپنے قرآن کی شاید کہ تم راہ پاؤ سیدھی اپنی نجات کی ✤ **فائدہ** جب یہ آیتیں ان دونوں قوم نے سنی توبہ کی اور ہتھیار ڈال دیئے اور آنسو بھر لائے اور آپس میں بغلگیر ہوئے اور جانا کہ اگر یہودی کا کہا مانتے تو پھر کافر ہو جاتے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور البتہ چاہئے کہ رہے تم میں سے اے مسلمانو ایک جماعت جو بلاویں لوگوں کو نیک کاموں کی طرف اور حکم کریں جو لوگ اچھے کام کریں اور منع کریں برے کاموں سے اور وہی جو کہیں اچھے کاموں کو اور منع برائی سے کریں وہی چھٹکارا پائے ہوئے ہیں ✤

**فائدہ** مسلمانوں پر فرض ہے کہ دینداری کا تقید کریں لوگوں پر تو خلاف دین کی کوئی کچھ کام نکرے یہی کام مقصود پایا ہے اور یہ بات کہ کوئی کسی کا احوال پوچھے ہر کوئی چاہے سو کرے کہ موسی بدین خود و عیسی بدین خود یہ راہ اسلام کی نہیں وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ اور مت ہو تم اے مسلمانو مانند ان لوگوں کی جو آپس میں سے پھوٹ گئے دین میں اور اختلاف کیا اپنے مذہب میں بعد اسکے جو آچکا تھا ان پاس حکم صاف ان کی کتاب اور وہی لوگ جنہوں نے دین میں پھوٹ کی انہیں کے واسطے ہے عذاب بڑا دوزخ کا قیامت کو ✤

**فائدہ** یہودیوں نے حضرت موسی کی وفات کے پانچ سو برس بعد اختلاف کیا دین میں جو کئی فرقہ ہو گئے اور نصرانیوں نے حضرت عیسی کے آسمان پر جانے کے تین سو برس کے بعد اختلاف کیا تھا جو کئی مذہب ہو گئے يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
جس دن سفید ہونگے بعضے منہ پھر وہ لوگ جنکے منہ سیاہ ہونگے اُن کو کہیں گے
قیامت کے دن کہ ایسے کیا تم کافر ہو گئے ایمان لاکر یعنی مسلمان ہو کر پھر کافر ہو گئے تو
پھر چکھو عذاب دوزخ کا بسبب اس کے جو تم ایمان لاکر کافر ہو گئے وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ
وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ جو سفید ہوئے منہ
اُن کے سو وہ لوگ خدا تعالیٰ کی رحمت میں ہیں یعنی بہشت میں ہونگے یہ لوگ اسی
بہشت میں ہمیشہ رہیں گے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ یہ حکم ہیں خدا تعالیٰ کے جو ہم سناتے ہیں تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سچے حکم اور تحقیق اور خدا تعالیٰ ظلم کرنا نہیں چاہتا خلقت پر وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور خدا تعالیٰ ہی کا مال ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں
ہیں اور جو کچھ کہ بیچ زمین ہیں اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں سب کام
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
ہو تم اے مسلمانو بہتر سب امتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں اس واسطے جو لوگوں میں حکم
کرتے ہو تم اچھے کاموں کا جو کریں لوگ اور منع کرتے ہو برے کام کرنے سے اور
ایمان لاتے ہو صدق دل سے خدا تعالیٰ پر وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ
مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور اگر ایمان لاویں کتاب والے یعنی یہود
اور نصاریٰ اگر اسلام قبول کریں تو البتہ بہتر تھا اُن کے حق میں اُن میں سے بعضے ایمان
لائے ہوئے ہیں اور بہت لوگ کتاب والوں سے بے حکم ہیں یعنی حکم نہیں مانتے
خدا تعالیٰ کا لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا
يُنْصَرُوْنَ ۝ کچھ نہ بگاڑ سکیں گے کتاب والے تمہارا اے مسلمانو مگر ستانا زبان سے
اگر تم سے لڑیں تو پیٹھ دیویں تمہارے سامنے سے یعنی بھاگ جاویں گے پھر بعد بھاگ جانے
کے مدد نہ ملے گی اُن کو یعنی کوئی رفیق اُن کی مدد نہ کرے گا ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ
مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ
عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ماری گئی ہے یعنی مقرر ہوئی ہے یہودیوں پر ذلت جس جگہ پائی
اُن کو ذلیل مگر ساتھ دست آویز خدا تعالیٰ کے جو جزیہ دیتا ہے اور دست آویز مسلمانوں کے

جو بعد حضرت موسیٰ کے تھے اور پھر پھرے یہودی ساتھ غضب خدا تعالی کے یعنی لائق غضب اور عذاب کے ہوئے اور مارے گئے یعنی مقرر ہوئے اُن پر محتاجی اور مفلسی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ یہ محتاجی اور خواری اور غصہ خدا تعالی کا اُن پر ہونا اس سبب سے ہے جو نہیں مانتے وہ خدا تعالی کی آیتوں کو جو قرآن شریف ہے اور قتل کرتے پیغمبروں کو ناحق یہ اس سبب سے جو نافرمانی کی اُنہوں نے خدا تعالی کی اور حد سے باہر نکل گئے حکم کے لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ نہیں ہیں سب برابر یہودیوں میں ایک قوم اُن میں سے قائم ہیں سیدھی راہ پر اسلام کی جو پڑھتے ہیں آیتیں خدا تعالی کی کلام کی راتوں کے وقت اور وہ سجدہ کرتے ہیں یعنی نماز اور قرآن پڑھتے ہیں اور وہی لوگ یہودیوں میں سے يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ایمان لاتے ہیں خدا تعالی پر اور قیامت کے دن پر اور فرماتے ہیں لوگوں کو اچھی بات اور منع کرتے ہیں برے کاموں سے اور دوڑتے ہیں نیک کاموں کے کرنے کو اور وہی لوگ نیکبخت ہیں ۞ **فائدہ** یہودیوں میں سے کئی شخص توریت کے عالم اپنے دین پر درست اور ثابت تھے سو وہ اسلام میں آئے تھے اُن میں سردار عبداللہ بن سلام تھے حق تعالی ہر جگہ کتاب والوں کے مذمت میں اُن کو جدا نکال لیتا ہے اور پر کی آیتوں میں اُنہوں کا مذکور تھا اور حق تعالی فرماتا ہے کہ اُنہیں کے حق میں وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اور جو کچھ کرینگے وہ لوگ نیک کاموں سے پھر ہرگز نا قبول نہو گا اُن کا نیک کام اور خدا تعالی جانتا ہے پرہیزگاروں کے احوال کو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ یہودیوں میں جو کافر ہوئے اور برحق نہ جانا اُن کو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہرگز نہ بچا دیگا اُن سے مال اُن کا نہ اولاد اُن کی اللہ تعالی کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی کچھ کام نہ آویگا مال اور نہ اولاد اُن کی جس وقت خدا تعالی اُن پر عذاب کریگا اور وہی لوگ رہنے والے ہیں آگ میں دوزخ کی سو وہ اُس آگ میں

ہمیشہ رہیں گے مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ مثال اُس کی جو خرچ کرتے ہیں بیچ اس زندگانی ہیں دنیا کے مانند اُس باؤ کی ہے جو اُس میں نہایت سردی ہے جو ایسی ہے جو پہنچے کھیت میں اُس قوم کے جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر آپ پھر ہلاک اور نابود کیا اُس باد سرد نے کھیت کو اور ستم نکیا خدا تعالیٰ نے اُن پر ولیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں آپ ۞ **فائدہ** جو مال سواے مرضی خدا تعالیٰ کے خرچ کرتے ہیں اُسکا ثواب کچھ نہیں بلکہ گناہ ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم مت پکڑو دوستی دلی سواے اپنوں کے یعنی اے مسلمانو تم سواے مسلمانوں کے غیر دین والوں سے دلی دوستی مت کرو جو وہ لوگ کمی نہیں کرتے تمہارے حق میں خرابی کرنے میں اور چاہتے ہیں وہ کہ تم محنت اور مصیبت میں رہو ظاہر ہو لی ہے دشمنی اُن کے مونہوں سے یعنی اُن کی باتوں سے صریحاً دشمنی نکلتی ہے اور وہ جو چھپائی ہوئی رکھتے ہیں اپنے دلوں میں دشمنی اور حسد تم سے سو وہ بہت زیادہ ہے اُن کی باتوں سے مقرر بیان کیں ہم نے تمہارے واسطے اے مسلمانو نشانیاں اُن کی دشمنی کی اگر سمجھنے والے ہو تم اے عقلمندو ۞

**فائدہ** مسلمانوں کو چاہیے کہ کافروں سے اور منافقوں سے دوستی نکریں وہ ہر طرح دشمن ہیں هٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ڝ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ سُن لو اور سمجھ لو تم کہ تم لوگ اُن کو چاہتے ہو اور محبت کرتے ہو اُن سے اور وہ تمکو نہیں چاہتے اور تمسے محبت نہیں رکھتے اور تم مانتے ہو سب کتابوں کو اور وہ جب ملتے ہیں تمسے تو کہتے ہیں کہ ایمان لائے اور جب آپس میں خلوت کرتے ہیں تو کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم پر اپنی انگلیاں غصہ سے اور دشمنی سے تو کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ مرو تم اپنی دشمنی اور غصہ میں بیشک خدا تعالیٰ جانتا ہے دلوں کی باتوں کو اور بھیدوں کو اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْھُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ

سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ اور اگر پہنچی تمکو نیکی یعنی فتح اور لوٹ کا مال کافرون کا تو ملول
ہووین اور بُرا لگے اُن کو اور اگر پہنچے تمکو بُرائی یعنی شکست تو خوش ہووین وہ اس سے
یہ کمال دشمنی کی نشانی ہے اور اگر تم اے مسلمانو صبر کرو اور ٹھیرے رہو اُن کے دُکھ دینے پر
اور بچتے رہو اُن کے فریب سے تو کچھ نہ بگڑیگا تمہارا اُن کی دشمنی سے بیشک خدا تعالی
کی گھیرے مین ہین سب اُن کے کام ✦ **فائدہ** اکثر منافق یہود دیون مین ملتے
تھے اسواسطے اُن کے ساتھ اُن کا بھی ذکر کیا اب آگے جنگ احد کا بیان سے
سو فرماتا ہے خدا تعالی کہ یاد کرو کہ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ
لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور جب صبح کے وقت نکلا تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنے گھر سے درست اور مقرر کرتا تھا مسلمانون کے واسطے کھڑے رہنے
کے جگہہ لڑنے کے واسطے اور خدا تعالی سنتا ہے باتین تمہاری اور جانتا ہے
خدا تعالی نیتین تمہاری اور یاد کرو کہ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ
وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ جب قصد کیا دو فرقون نے تم مین سے
اے مسلمانون کہ نامردی کرکے پھر جاوین لڑائی مین سے اور خدا تعالی مددگار تھا
اُن دونون فرقون کا اور خدا تعالی ہی پر چاہیے کہ بھروسا کرین مسلمان ✦
**فائدہ** جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے مدینہ مین آئے تو اسکے
دوسرے برس بدر کی لڑائی ہوئی مکے کے کافرون سے خدا تعالی نے مسلمانون کو
فتح دی چونسٹھ کافر مارے گئے اور ستر کافر قیدی آئے پھر اس لڑائی
کے دوسرے برس کافر مکے کے تین ہزار سوار اور پیادے جمع ہو کر مدینہ پر چڑھ آئے
جس مین سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑون کے سوار اور باقی اونٹون کے سوار
اور پیادے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر سُنکر مشورہ لڑائی کا کیا
اکثر لوگون نے کہا کہ ہم شہر کے اندر لڑینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بھی مرضی یہی تھی پر بعضے لوگ کہنے لگے کہ یہ ہماری غیرت قبول نہین کرتے ہم
میدان مین نکل کر لڑینگے آخر کو یہی صلاح ٹھیری جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک ہزار آدمی مہاجر اور انصار ساتھ لیکر شہر سے باہر نکلے عبداللہ بن اُبی منافق

مدینہ کا رہنے والا بھی ساتھ لڑنے کو نکلا چنانچہ انہیں سے ناخوش ہوکر تین سو آدمی بے
پھر گیا اور کہا کہ تم نے ہمارا کہا نہ مانا ہم تمہارا ساتھ نہیں کرتے اور انکے بہکانے سے دو قوم
انصاریوں سے پھر چلے تھے آخر کو ان کے سرداروں نے عام لوگوں کو سمجھا کر لشکر میں
پھیر لائے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات سو مرد لیکر کوہ احد کو پشت پر دیکر
دشمنوں کے مقابل ہوئے ایک درہ اسی پہاڑ میں تھا عبداللہ بن جبیر کو پچاس مرد تیر انداز
ساتھ دیکر اس درہ پر مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر مسلمانوں کی فتح یا شکست ہو تم اس درہ سے
ہرگز کسی حال میں اور طرف کو نجائیو پھر آپ دشمن کے سامنے صف درست کی اب اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ احد کی لڑائی سے پہلے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور مقرر تمہاری مدد کر چکا ہے خدا تعالی بدر کی لڑائی میں اسپر کہ تم بیقدر تھے اور کمزور تھے
کافر جابر تھے پھر ڈرو خدا تعالی سے جس نے تمہیں فتح دی بڑی اتنی شاید کہ تم شکر بجالاؤ خدا تعالی کے احسان کا
اور یاد کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کو اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ
بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ جب کہنے لگا تو مسلمانوں کو کیا تم کو کفایت نہیں ہے وہ کہ
تمہاری مدد کرے پروردگار تمہارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اترنے والوں سے
بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ ہاں البتہ اگر تم ٹھیرے رہو لڑائی میں دشمن کے سامنے اور
پرہیزگاری کرو یعنی خلاف حکم پیغمبر کچھ نکرو اور آویں تم پر دشمن جلدی سے بغیر ڈھیل
ابھی مدد کرے تمہاری پروردگار تمہارا ساتھ پانچ ہزار فرشتوں نشان دار گھوڑے والوں
کی یعنی پانچ ہزار فرشتے ان گھوڑوں سواری تمہاری مدد کو آوینگے جن گھوڑوں میں
نشان ہوگا وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اور وہ تو خدا تعالی نے تمہاری دل کی خوشی کی اور
اسواسطے کہ آرام پاویں دل تمہارے اس سے اور نہیں مدد خدا تعالی ہی کے پاس سے
ہے جو زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے اور تمہاری مدد اسواسطے کی خدا تعالی نے
لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝
تو کاٹ ڈالے تھوڑے سے ان لوگوں سے جو کافر ہیں یا ان کو خوار اور ذلیل کرے تو پھر جاویں
لڑائی سے ناامید وار نامراد ۔ فائدہ ان کئی آیتوں میں بدر کی لڑائی کا احوال تھا

اور احد میں جو احد کی لڑائی کا مذکور تھا کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درہ کی
محافظت کے واسطے عبد اللہ بن جبیر کو پچاس تیر انداز ساتھ دیکر مقرر کرکے تاکید کیا
کہ ہرگز اس جگہ سے نہ سرکیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صف درست
کرکے مقابل ہوئے اور لڑائی شروع ہوئی اول لڑائی میں شکست ہوئی کافروں کو
اور بھاگے ادھر ادھر کے لوگ ان کا خیمہ اور مال لوٹنے لگے اور وہ لوگ جو درہ پر تھے
انہوں نے دیکھا کہ سب لوگ مال لوٹتے ہیں اور ہم رہے جاتے ہیں اور مسلمانوں کو
فتح ہو چکی اس درہ کو چھوڑ کر لوٹنے کو دوڑے حضرت عبد اللہ بن جبیر نے منع کیا رہے گئے
تھوڑا کوئی آدمی رہے اور باقی سب چلے گئے کافروں نے جو دیکھا کہ درہ
خالی ہے ادھر آ پڑے حضرت ابن جبیر کو کئی آدمیوں سمیت شہید کیا اور مسلمانوں کو پیچھے
آ کر مارا فتح کے بعد شکست ہو گئی اور امیر المؤمنین سید الشہدا حضرت حمزہ جو چچا
تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوئے اور کتنے اصحاب بھی شہید ہوئے
اور باقی بھاگ گئے اور کافروں نے گھیر لیا یہاں تک کہ دندان مبارک حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا شہید ہوا اور زخم سے بہت لہو گیا اور ضعف سے ایک گڑھے میں گر گئے
اس وقت کئی صحابیوں نے بڑی بہادری کی اور کافروں کو ہٹایا خصوص حضرت مرتضی
علی اور صدیق اکبر اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالی عنہم نے جان بازی کی اس دن پھر بعد
ایک ساعت کے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہشیاری ہوئی لوگ جو جا بجا تھے
ان کو جمع کرکے لڑائی قائم کی تب کافر پھر کر چلے گئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے شہیدوں کو اور حضرت حمزہ اپنے چچا کا احوال دیکھا اور بہت غمگین ہوئے
اور چاہا کہ کافروں کے حق میں بددعا کریں یا یہ خیال آیا کہ جنہوں نے ایسا ظلم کیا ہے
ان کا کیا حال ہوگا تب یہ آیت اتری لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ
عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ نہیں ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم اس کام سے کچھ یعنی تیرا اختیار نہیں اس میں یا ان کو توبہ دیوے خدا تعالی اپنے
فضل سے یا عذاب کرے ان پر جو وہ ناحق پر ہیں ✽ فائدہ حق تعالی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو تعلیم فرمائی کہ بندے کا کچھ اختیار نہیں جو چاہے سو کرے اگرچہ قریش تمہارے دشمن ہیں اور ظالم
ہیں خدا تعالی چاہے تو ان کو ہدایت کرے جو ایمان نصیب ہوا اور چاہے تو عذاب

کرے اپنی طرف سے انھیں بددعا نکر و وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ يَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور خدا تعالی ہی کا مال ہے جو کچھ ع ۱۴
کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخش دیوے گناہ جسکے چاہے اور عذاب کرے
جسکو چاہے اور خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندوں پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے لوگو
جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ بیاز دونی پر دونا اور ڈرو خدا تعالی سے شاید کہ تم چھٹکارا
پانے والے ہو عذاب سے وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ اور ڈرو
اس آگ سے جو تیار کر رکھی ہے کافروں کے واسطے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور حکم بجالاؤ خدا تعالی کا اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ کی شاید
کہ تم پر رحمت ہو خدا تعالی کی وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور دوڑو اس کام کرنے میں جسکے سبب بخشش ہو تمہارے
پروردگار کی اور بہشت ملے جسکی چکلان آسمان کی اور زمین کی برابر ہے سو تیار کر رکھی
ہے واسطے پرہیزگاروں کے الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وہ پرہیزگار جو خرچ کرتے ہیں خدا تعالی کی راہ
میں خوشی اور سختی کے حال میں یعنی سب حال میں خیرات کرتے ہیں اور کھا نیوالے
ہیں غصہ کے اور بخشنے والے ہیں گناہ آدمیوں سے اور خدا تعالی دوست رکھتا ہے
نیک کام کرنے والوں کو وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڞ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا
وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ جب کریں کچھ گناہ بہلا ہو یا برا کام کریں اپنے
حق میں تو یاد کریں خدا تعالی کو اور گناہ بخشوا دیں اپنے اور کون ہے بخشنے والا سوائے
خدا تعالی کے اور اڑے نہیں برے کاموں پر جو آپ کرتے تھے اور وہ جانتے ہیں کہ
گناہ کے چھوڑنے میں بڑا عذاب ہوگا اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ انہیں لوگوں کے واسطے
ہے بدلا بخشنا ان کے گناہوں کا ان کے پروردگار سے اور باغ ملیں گے ان کو
جنکی بیٹھکوں کے تلے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ ان باغوں میں اور واہ وا

کیا خوب ہے مزدوری اچھے کام کرنے والون کی قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا
فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ مقرر ہو چکے ہین تم سے
پہلے چلین طرح طرح کی خلقت مین یعنی بہت امتین گذری ہین جو انہون نے اپنی
اپنی خوشی کا دین اختیار کیا اور پیغمبرون کو دکھ دیا اس سبب وہ ہلاک ہوئے عذاب
الٰہی سے پہر سیر کرو ملکون مین تو دیکھو جو کیسا ہوا جھٹلانے والون کا حال جیسی قوم عاد
اور ثمود اور قوم لوط کی جو ان کے شہرون کا کیا حال ہے

**فائدہ** ہمیشہ سے کافر نبیون کا مقابلہ کرتے رہے ہین ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو
جانو کہ اسوقت کے نبیون پر تکلیفین گذرین پہر آخر کو جھٹلانیوالے ہی خراب ہوئے ہین
احد کی لڑائی مین بہی ستر مسلمان سمیت حضرت حمزہ کے جو چچا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تھے شہید ہوئے جو اوپر ذکر ہو چکا اسواسطے خدا تعالیٰ مسلمانون کی تسلی
اور تقویت فرماتا ہے هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۝
یہ مذکور واسطے لوگون کے بیان کیا ہے اور ہدایت ہے اور نصیحت ہے واسطے
پرہیزگارون کے وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝
اور سست ہو تم سست اور غمگین اے مسلمانو کال اور تمہین غالب رہو گے آخر کو
اگر ہو تم جو ایمان لائے ہو خدا تعالیٰ کے وعدے پر جو فرمایا ہے کہ آخر کو پیغمبر اور ان کے
رفیق غالب ہوئے ہین اور اب بہی ہون گے إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ
مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ اگر پہنچا تم کو زخم یعنی احد کی لڑائی
مین تمہاری شکست ہوئی اور شہید ہوئے تمہارے یار تو مقرر پہنچا ہے کافرون کی
قوم کو بہی زخم تمہارا بدر کی لڑائی مین جو تمہاری فتح ہوئی تہی اور یہ دن بدلتے لاتے
ہین ہم لوگون مین کبہی غم کبہی شادی اور یہ بدلنا دنون کا اسواسطے ہے وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ اور تو جانے
خدا تعالیٰ ان لوگون کا صبر اور یقین جو ایمان لائے ہین اور اسواسطے کہ تو پکڑے
تم مین سے گواہ ایک کو دوسرے پر جو کون کافرون سے لڑکر شہید ہوا اور کون بہاگا
اور خدا تعالیٰ دوست نہین رکہتا ظلم کرنے والون کو وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ
الْكَافِرِينَ ۝ اور اسواسطے کہ خالص کرے اور چہانٹے اور پاک کرے خدا تعالیٰ

ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور گہٹاوے اور مٹاوے کافرون کو ٭
**فائدہ** فتح اور شکست بدلتی ہوئی ہے اور مسلمانون کو شہادت کا درجہ دینا تھا اور مومن اور منافق کو پرکھنا منظور تھا اور مسلمانون کو تربیت کرنا تھا کہ پیغمبر کی نافرمانی مین یہ خرابی ہے اسواسطے شکست ہوئی نہین تو در اصل خدا تعالیٰ کافرون سے بیزار ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اے کیا تم اے مسلمانو سمجھتے تھے اپنے دلون مین کہ داخل ہوجاوینگے بہشت مین اور ابھی جانا نہین خدا تعالیٰ نے یعنی آزمایا نہین ان لوگون کو جو لڑنے والے ہین خدا تعالیٰ کی راہ مین تم مین سے اور معلوم کرے ثابت رہنے والون کو حکم پر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یعنی بغیر محنت اور مشقت کے آرام کو پہنچنا نہین ہوتا
وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ع ۵
اور مقرر تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اسکے ملنے سے جو اسباب اسکا لڑائی ہے یعنی شہادت چاہتے تھے تم پہلے لڑائی سے پھر مقرر دیکھا تمنے لڑائی کو اس طرح کہ تم سامنے سے دیکھتے تھے یارون کو جو مارے جاتے تھے دیکھکر بھاگ گئے ٭
**فائدہ** جب احد کی لڑائی مین شکست ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہوکر ایک گڑھے مین گرے اور لوگون مین جھوٹھ مشہور ہوا کہ شہید ہوئے تب لوگ اکثر بھاگ گئے تھے جو اوپر یہ ذکر ہوچکا ہے پھر بھاگنے والون پر طعن آیا انہون نے عذر کیا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہونے کی خبر سنکر بھاگ گئے تھے تب خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ اور نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر بھیجا ہوا خدا کا مقرر گذر چکے ہین پہلے ان سے بہت پیغمبر اے کیا پھر اگر مرے یا مارا جاوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تم پھر جاؤگے دین اسلام سے الٹے اپنے پاؤن پر یا بھاگ جاؤگے لڑائی سے دین کے دشمنون کی اور جو کوئی پھر جاویگا الٹے پاؤن تو پھر ہرگز نہ بگاڑیگا خدا تعالیٰ کا کچھ تو ابھی اور جلد بدلہ دیویگا خدا تعالیٰ شکر کرنے والون کو ٭
**فائدہ** حکم ہے خدا تعالیٰ کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رہین یا نہ رہین یہ دین

خدا تعالی کا ہے اس پر قائم رہو اور اشارت نکلتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی وفات کے بعد بعضے لوگ دین سے پھر جاوینگے اور جو قائم رہینگے
اُن کو بڑا ثواب ہے پھر ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
بہت لوگ دین سے پھر گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے اُن کو پھر
مسلمان کیا اور بعضوں کو قتل کیا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا
مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا ۖ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ
مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ اور جو کوئی جی مر نہیں سکتا بغیر حکم خدا تعالی کے جو
لکھا ہوا ہے وعدہ وقت کا اور جو کوئی چاہے بدلہ دنیا کا دیوینگے ہم اُس کو دنیا ہی
میں اور جو کوئی چاہے بدلہ آخرۃ کا دیوینگے ہم اُسکو اُسی میں سے اور جلد بدلہ
دیوینگے ہم شکر کرنے والوں کو جو احسان مانیں گے وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ
كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ
وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ اور بہت نبی جو خدا تعالی کی راہ میں لڑے کافروں سے
جو ساتھ اُن کے ہو کر لڑے بہت طالب خدا تعالی کے پھر سستی اور کاہلی نکی انہوں
نے جو کچھ اُن کو پہنچی محنت اور دکھ خدا تعالی کی راہ میں اور سست نہیں ہوئے اور
عاجزی نکی دشمنوں کے سامنے اور خدا تعالی چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے صبر
کرنے والوں کو جو مصیبت اور محنت کے وقت جو دشمنوں سے لڑنے کے وقت
ٹھیرے رہتے ہیں ثابت وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اور نہیں تھی کچھ بات
اُن کی جو خدا تعالی کے طالب ہیں مگر وہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے
بخشدے ہمکو گناہ ہمارے اور معاف کر جو ہم سے زیادتی ہوئی ہو اور مضبوط رکھ
قدم ہمارے دشمنوں کے سامنے لڑائی کے وقت اور مدد کر ہماری کافروں
کی قوم پر فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ع ١٥
پھر دیا اُن کو خدا تعالی نے بدلہ دنیا میں جو فتح پائیں کافروں پر اور کیا خوب ہے
بدلہ آخرت کا اُن کے واسطے جو بہشت اور اُس کی نعمتیں ہیں اور خدا تعالی
چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ اے وہ لوگو جو
ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانو گے کافرون کا تو تمکو پھیر دینگے الٹے پانو تمہارے پھر اُسوقت
ہو جاؤگے نقصان مین خراب ۔ **فائدہ** جب اُحد کی لڑائی شکست ہوئی اور مشہور
ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شہید ہوئے تب مسلمان بھاگے اور منافقون نے
کہا مسلمانون کو کہ اب تو مکے کے لوگ غالب ہوئے اور فتح ہوئی اُن کی تم پھر آجاؤ تم
اپنے دین قدیم مین آؤ سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ دشمنون کا فریب مت کھاؤ اور اُن کی
بات مت سنو بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝ بلکہ خدا تعالی والی ہے تمہارا تم
گھبراؤ اور ڈرو نہین اور خدا تعالی بہت اچھا مدد کرنے والا ہے سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ
وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ جلد ڈالینگے ہم دلون مین اُن لوگون کے جو کافر ہین ڈر کو
سبب اُس کے جو شریک کرتے تھے خدا تعالی کے ساتھ اُس چیز کو جسکی نہین اوتاری
خدا تعالی نے سند اور دلیل شریک ہونے کی اور جگہہ اُن کے رہنے کی آگ ہے
دوزخ کی اور بری جگہہ ہے ظالمون کے واسطے مقرر کی ہوئی وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ
وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ اور مقرر سچا کر چکا ہے خدا تعالی وعدہ اپنا جب کہ تم کاٹتے
تھے یعنی قتل کرتے تھے کافرون کو خدا تعالی کے حکم سے جب تک کہ نامردی کی تمنے اور
جھگڑا ڈالا کام مین اور بے حکمی کی اپنے سردار عبد اللہ بن جبیر کی جو اُس دری پر سے مال
لوٹنے کو دوڑ گئے تھے بعد اسکے جو دیکھا تمنے فتح اور لوٹنا مال کا جو آرزو تھی تمہاری
یعنی فتح اور لوٹ کا مال جو تم چاہتے تھے اُسے دیکھا مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ
فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ تم مین سے کوئی چاہتا تھا مال لوٹ کا اور یہی فتح پاسکے اور
تم مین کوئی چاہتا تھا ثواب آخرت کا شہید ہونے سے پھر تمکو پھیر دیا خدا تعالی نے
کافرون کے قتل کرنے سے جو بعد فتح کے شکست ہوئی اسواسطے کہ تمکو آزماوے خدا تعالی
تمکو اور مقرر تمکو تو بخشا اور معاف کیا اور خدا تعالی فضل رکھتا ہے ایمان لانیوالون پر ۔
**فائدہ** پہلے غلبہ مسلمانون کا ہوا کافر بھاگے اور مسلمان انہین قتل کرتے آگے فتح کی

نشانیان نظر آئی تھین کسی کو خوشی تھی مال لوٹنے کی اور کسی کو اسلام کے غلبہ کی پھر
جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی تب مقدمہ الٹ گیا ایک نافرمانی
یہ کہ اسکو چھوڑ کر لوٹ پر دوڑے دوسرے وہ کہ جب کافر بھاگنے لگے مسلمان اُن کو
مارتے ہوئے جاتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر فرمایا کہ ان کے پیچھے
پڑے ہو بچاؤ میرے پاس آؤ اُن کو جو اُدھر لوٹ کا مال نظر آیا پیچھے نہ پھرے اس
شکستہ ہوئی جیسا کہ فرماتا ہے خدا تعالیٰ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّ
الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ
اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ جب تم چڑھے جاتے تھے تم بھاگنے والون کے
پیچھو سو نہ پھرتے تھے اور پیچھو پھر نہ تکتے تھے کسی کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا
تھا تمکو تمہارے پیچھو سے پھر پہنچایا تمکو غم عوض غم کے سو تم غم نکہایا کرو جو کچھ پھر جاتی رہے
یعنی مال لوٹ کا اور اُس سے غم نکہاؤ جو کچھ سامنے سے آوے مصیبت اور خدا تعالیٰ
خبر رکھتا ہے اُن کامون کی جو تم کرتے ہو ۞ فائدہ یعنی تمسے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا دل تنگ ہوا تھا اُسکے بدلے تم پر تنگی آئی تو آگے کو خبردار رہو کہ حکم پر
چلیے کچھ ہاتھ سے مال جاوے یا کچھ بلا سامنے سے آوے نافرمانی نکیجے ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ
يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ
پھر اتارا خدا تعالیٰ نے تم پر پیچھے غم کے امن کو جو وہ اونگھ تھی جو ڈھانک لیا اُس اونگھ نے
بعضون کو تم مین سے اور بعضون کو ڈالا فکر مین اُن کے نفس نے جو گمان کرتے تھے
خدا تعالیٰ پر گمان ناحق کا احمقون کا سا ۞ کہتے تھے کہ کچھ بھی ہمارے ہاتھ
کام ہے یعنی کچھ ہمارا اختیار نہ رہا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰهُنَا
کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ سب کام فتح اور شکست خدا تعالیٰ کے اختیار
مین ہے یہ گمان کرنے والے چھپاتے ہین اپنے دلون مین جو نہین ظاہر کرتے تیرے
آگے سو کہتے ہین آپس مین خلوت کے وقت کہ اگر ہوتا کچھ کام ہمارے ہاتھ تو مارے نہ
جاتے ہم یہان اس لڑائی مین یعنی اگر یہ دین حق ہوتا تو قتل نہوتا اس جگہ گویا کہ ناحق

مارے گئے قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ
وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ع
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اگر ہوتے تم اپنے گھروں میں تب بھی البتہ باہر
آتے تم میں سے وہ لوگ جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے مارے جانے کی جگہ آتے گھروں سے
نکل کر اور البتہ آزماتا ہے خدا تعالیٰ اسکو جو تمہارے دلوں میں ہے اندیشہ اور اسواسطے
کہ خالص کرے اور جانچے اور پاک کرے اسے جو تمہارے دلوں میں ہے اور خدا تعالیٰ
جانتا ہے دلوں کا احوال اور بھید سب کا ۔ فائدہ احد کی لڑائی میں کتنے شہید
ہوئے اور کتنے بھاگے اور باقی میدان میں رہے ان پر اونگھ آئی پھر جب اونگھ سے
جاگے تو خوف اور دہشت سب جاتی رہی اتنے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی
ہوشیار ہوئے تو جو لوگ میدان میں حاضر تھے سب حضرت کے پاس جمع ہوئے
اور پھر لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے اور منافق کہنے لگے کہ کچھ بھی ہمارے
ہاتھ نہ یعنی ہماری مشورت نہ مانی تو اتنے لوگ مارے گئے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا
کہ اس شکست میں یہ حکمت تھی کہ مومن اور منافق معلوم ہو جاویں إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا
اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۔ بیشک وہ لوگ جو پھر گئے تم میں سے لڑائی کے ع ۱۲
وقت یعنی بھاگ گئے اس دن جو مقابلے رو برو ہوئی تھیں دو فوجیں ایک کافروں کی
اور دوسری مسلمانوں کی احد کی لڑائی میں سو ان کو کنپا دیا یعنی بہکا دیا شیطان نے
ان کے گناہ کے شامت کے سبب جو نافرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انہوں نے
کی تھی اور تحقیق بخشا خدا تعالیٰ نے ان سے وہ گناہ ان کا بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے
تحمل کرنے والا ہے ۔ فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ احد کی لڑائی میں
بھاگے تھے ان پر گناہ نہ رہا تقصیر ان کی معاف کی خدا تعالیٰ نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى
لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے مت ہو مانند ان لوگوں کی
جو کافر ہوگئے یعنی منافق ہیں اور کہا انہوں نے جو مسلمان تھے اسوقت کہ جب
سفر کو نکلے ملک میں یا وہ کافروں سے لڑتے تھے اور شہید ہوئے یہ کہا اپنے

بھائیوں کو جو مسلمان تھے کہ اگر ہوتے وہ ہمارے پاس تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے
**فائدہ** سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم برخلاف کرو ان کے کہنے کا اس واسطے
لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللّٰهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝
تو ڈالے خدا تعالیٰ اس گمان کو افسوس ان کے دلوں میں اور غم اور خدا تعالیٰ ہی جلاتا
ہے اور مارتا ہے اور خدا تعالیٰ تمہارے کام دیکھتا ہے سب جو تم کرتے ہو یعنی اے
مسلمانو تم ان کے برخلاف کرو تو انہیں اپنے گمان کا افسوس ہووے جو خدا تعالیٰ
فتح دیوے گا وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ
مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ اور اگر تم مارے گئے خدا تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے لڑکر یا موئے
نیک کام میں تو البتہ بخشش ہے خدا تعالیٰ کی اور مہربانی خدا تعالیٰ کی بہتر ہے اس
چیز سے جو کافر جمع کرتے ہیں دنیا کا مال اور غرور وَلَئِنْ مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللّٰهِ
تُحْشَرُونَ ۝ اور اگر تم مر گئے نیک کام میں یا مارے گئے کافروں سے لڑکر تو البتہ
خدا تعالیٰ ہی کے آگے جا کر اکٹھے ہوگے تم سب ۝ **فائدہ** نیک کام پر نکلے اور مر گئے
یا مارے گئے تو نکلنے پر افسوس نہ کرے اس طرح کا کہ اگر نہ جاتا تو نہ مرتا اس میں تقدیر پر
انکار آتا ہے اور آخرت کا فائدہ نہ دیکھنا اور دنیا میں جینے کو عزیز رکھنا کافروں کی عادت ہے
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ص
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط إِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ پھر خدا تعالیٰ کی بخشش سے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نرم دل ملا ان کو جو بھاگے احد کی لڑائی میں اور اگر تو ہوتا سخت گو غصہ کرنے والا
سخت دل جو ان کو دلاسا اور مہربانی نہ کرتا تو بکھر جاتے تیرے گرد سے یعنی تیرے
پاس سے ملول ہوکر چلے جاتے پھر تو اب بخش ان کو اور معاف کر اور گناہ بخشوا ان کے
اور مشورہ کر ان سے لڑائی کے کام میں پھر جب بعد مشورت کے قصد کرے تو
اس کام کرنے کا تو پھر بھروسا کر خدا تعالیٰ ہی پر شوریٰ پر بھروسا مت کر بیشک
خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو جو لوگ کہ خدا تعالیٰ ہی پر بھروسا
کرتے ہیں إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِّنْ
بَعْدِهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ اگر خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور فتح دیوے تم کو

کافرون پر تو پھر کوئی تم پر غالب نہوگا اور اگر خدا تعالی چھوڑ دیوے تمکو اور مدد نکرے تمہاری تو پھر کون ہے وہ جو مدد کرے تمہاری بعد چھوڑ دینے خدا تعالی کے پھر چاہیے کہ خدا تعالی ہی پر بھروسا کرین ایمان لانے والے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور نہین ہے لائق نبی کے وہ کہ کچھ چیز چھپا رکھے غنیمت مین سے اور جو کوئی کچھ چھپا رکھے لوٹ کے مال سے تو لاوے گا اپنے ساتھ اس چھپائی ہوئی چیز کو قیامت کے دن سب کے روبرو جو سبب رسوائی کا ہووے پھر تمام پاوے اس دن ہر ایک شخص بدلا اس کام کا جو اس نے کیا ہے دنیا مین بھلا یا برا اور ان لوگون پر ظلم نہوگا جیسا انہون نے کیا ہے ویسا ہی بدلا ملیگا ✤ **فائدہ** کہتے ہین جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی تھی اور غنیمت اس لڑائی کی آئی تھی تو اس مال سے ایک کملی سرخ گم ہوئی تھی بعضے کمبختون نے کہا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے رکھی ہے تب یہ آیت اتری کہ پیغمبرون کا یہ کام نہین بلکہ جو کوئی ایسا کام کرے کہ پہلے بانٹنے اور حصہ کرنے سے کچھ غنیمت کے مال سے لیوے چھپا کر تو قیامت کے دن سب مین رسوا ہوگا کہتے ہین کہ ایک شخص نے ایک رسی پرانے حصہ کرنے سے پہلے لی تھی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا حضرت نے فرمایا کہ رکھ اسے تو قیامت کے دن اپنے ساتھ لے آویگا تو أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ہے کیا جو شخص کہ تابعداری کرے خدا تعالی کی خوشی کی مانند اسکی ہے جو آوے ساتھ غصہ خدا تعالی کے اپنے گناہ کے سبب اور جگہ اس گنہگار کی دوزخ ہے اور بری جگہہ ہے دوزخ ان کی جا رہنے کی اور پیغمبر اور مومن جو ان سے خیانت ہرگز نہووے هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ان لوگون کی یعنی پیغمبرون کے درجے بلند ہین خدا تعالی کے پاس اور خدا تعالی دیکھتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو ✤

**فائدہ** یعنی نبی اور لوگ برابر نہین ہین کسی پیغمبر سے طمع کا کام نہین ہوتا لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۵

بیشک خدا تعالی نے احسان کیا ایمان لانے والون پر جب کہ پیدا کیا پیغمبر اُن مین
انہین کی قوم مین سے سوپڑھتا ہے اُن کے آگے آیتین قرآن شریف کی اور پاک
کرتا ہے اُن کو شرک کی ناپاکی سے اور سکہاتا ہے اُن کو قرآن اور سمجھ کے اور کام کی
باتین اور یہ لوگ تو پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے البتہ گمراہی
مین تھے صریحا جو بتون کو پوجتے تھے اور حق ناحق مین لہو بہاتے تھے

اَوَلَمَّا اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۗ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ
اَنْفُسِكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کیا جب پہنچی تم کو مصیبت شکست یا مارے جانیکی اس
کو بقدر پہنچا چکے ہو تم اُسکی دوبرابر سو کہتے ہو کہ یہ مصیبت کہان سے آئی جو ہم مسلمان
ہین اور پیغمبر ہم مین موجود ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یہ مصیبت تمہاری
ہی طرف سے تمکو پہنچی ہے بیشک خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکہتا ہے ✣

**فائل** یعنی تم بدر کی لڑائی مین ستر کافرون کو قتل کر چکے اور ستر کو قید کر لائے تھے
اور احد کی لڑائی مین تمہارے ستر آدمی شہید ہوئے تو بد دل کیون ہوتے ہو سو یہ
بہی تمہارا ہی قصور ہے جو چکی کی تہی کہ اُس درہ پر سے لوٹنے کو دوڑے تھے
یا بدر کے قیدیون کو قتل نکیا مال لیکر چھوڑا وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ
وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ اور جو کچھ کہ پہنچی تمکو مصیبت اُس دن
جو دو لشکر مقابل ہوئے کافرون اور مومنون کا حکم خدا تعالی کیسے اور اسواسطے
کہ تو معلوم کرے مومنون کا ثابت رہنا اور تو معلوم کرے منافقون کی دشمنی کو
وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۚ اور کہا منافقون کو آؤ لڑو خدا تعالی
کی راہ مین مشرکون سے ہمارے رفیق ہوکر یا دفع کرو اُن کی شرارت کو جو وہ مدینہ
کے لوگون کو لوٹنے آئے ہین تب دیا یہ جواب منافقون نے کہ اور قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ
قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ کہا کہ اگر ہم
لڑائی جانین اور واقف ہون لڑائی سے تو البتہ تمہارے ساتھ رہین اس بات
مین تین معنی نکلتے ہین ایک یہ کہ جب لڑائی کا وقت ہوگا تو تمہارے رفیق ہونگے
ابہی لڑائی کہان ہے۔ دوسرے معنی یہ کہ ہمین معلوم نہین کہ لڑائی ہوگی یعنی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم قریش سے مل جاوینگا تیسرے معنی یہ کہ ہم لڑائی نہین جانتے

یہ طعن ہے یعنی ہماری مصلحت اول نمانی تمنے تمہیں وقوف نہیں اور ہم جو لڑائی
کی باتیں جانتے ہیں تمہارے ساتھ نہیں رہتے سو خدا تعالی فرماتا ہے
کہ یہ منافق کفر کے اس دن بہت پاس ہیں جو طرف ایمان کی یعنی کافروں سے
نزدیک ہیں جو ان کے رفیق ہوویں مسلمانوں کی رفاقت سے اور یہ منافق
یَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ کہتے ہیں
اپنے مونہوں سے جو نہیں ہے ان کے دلوں میں یعنی ظاہر میں کہتے تھے کہ لڑائی
نہ ہوگی اور دل میں سمجھ رہے تھے کہ لڑائی ہوگی اور خدا تعالی خوب جانتا ہے
جو کچھ کہ چھپاتے ہیں دشمنی اور فریب جو ان کے دلوں میں ہے اَلَّذِينَ قَالُوا
لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وہ لوگ ہیں منافق جو کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو یعنی منافقوں کو
کہتے ہیں اور آپ بیٹھ رہے ہیں اپنے گھروں میں یہ کہتے ہیں کہ اگر ہماری بات
مانتے جو مارے گئے ہیں احد کی لڑائی میں تو مارے نہ جاتے کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان منافقوں کو کہ اب دور کر لو تم اور ہٹا دیجو اپنے اوپر سے موت کو
اگر تم سچے ہو اس بات میں یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہماری بات نہ ماننے سے مارے گئے
تو تم اپنے تئیں موت سے بچا رکھیو جو بغیر اجل کوئی مرتا نہیں اور جب اجل
آتی ہے تو کسی جگہ نہیں بچ سکتا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا
اور نہ سوچھو اور نہ سمجھو ان لوگوں کو جو مارے گئے ہیں خدا تعالی کی راہ میں مرے
یعنی موئے نہیں ہیں بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۙ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ
مِن فَضْلِهِ ۷ بلکہ جیتے ہیں وہ خدا تعالی کے پاس روزی پاتے ہیں خوشی
کرتے ہیں اس چیز سے جو دیا ہے ان کو خدا تعالی نے اپنے فضل سے وَيَسْتَبْشِرُونَ
بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اور
خوش وقت ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو لوگ ابھی نہیں ملے ساتھ ان کے پیچھے انکے سے
جو امیدوار ہیں کہ جا پہنچیں گے ان میں اس واسطے کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ
غمگین ہونگے يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
الْمُؤْمِنِينَ ۝ خوش وقت ہوتے ہیں خدا تعالی کی نعمت سے اور بخشش سے

اور اُس بات سے خوش ہوتے ہین کہ خدا تعالیٰ ضائع نہین کرتا مزدوری ایمان لانے والون کی ❊ **فائدہ** شہیدون کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ملتی ہے جو اُس زندگی مین کھاتے پیتے ہین خوش رہتے ہین جو اور مردون کو نہین میسر ہوتی مگر قیامت کے بعد خوشی کا کھانا پینا ملے گا ❊

**فائدہ** جب جنگ اُحد تمام ہوئی اور قریش مکے کی طرف پھرے ابوسفیان جو سردار مکے کا فرون کا تھا پچھتایا پھر کر جتنے اتنے مسلمان ہلاک کئے پر اُن کا کام پورا نکیا جو پھر قضیہ باقی نرہتا اب پھر چلیے اور ان سب کو قتل کیجے ایک کو نچھوڑیے اُن مین سے ایک نے کہا کہ اب پھر چلنا صلاح نہین کس واسطے کہ مسلمان بہت قتل ہوئے ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب مسلمان جھنجلا رہے ہین ایسا نہو کہ باقی جو مدینہ مین ہین جمع ہوکر آوین اور تم پر غالب ہون تمہارا کچھ اب فتح ہوئی ہے پھر شکست ہوجاوے تو خوب نہین ابوسفیان نے اُس کی بات مانی اور مکے کو گیا پر ابوسفیان پھرنے کی مصلحت کی خبر مدینہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی اور یہ ہفتہ کے دن ساتوین تاریخ شوال کی مدینہ مین آرہے تھے اُسی دن پیغمبر کو حکم ہوا کہ فجری سب وہی لوگ جو لڑائی مین حاضر تھے شہر سے باہر نکلے اصحاب اُس پر کہ سُست اور زخمی تھے حکم بجالائے اور اپنے زخمون کو باندھ کر بغیر مرہم لگائے کمال دلیری اور بہادری سے باہر نکل کر حمراء الاسد مین خیمہ کیا حق تعالیٰ نے اُن کے حق مین یہ آیت بھیجی کہ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۵ وہ لوگ جنہون نے حکم مانا خدا تعالیٰ کا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد اُسکے جو پہنچ چکے تھے زخم اُن کو لڑائی مین جو نیک اُن سے اور پرہیزگار ہین اُن کے واسطے ثواب بڑا ہے ❊

**فائدہ** جب مسلمانون کی پھر نکلنے کی خبر ابوسفیان کو پہنچی تو خوف آیا اور لڑائی سے ڈر کر مکے کی طرف کوچ کیا پھر وہان جا کر یہ چاہا کہ اپنے دبدبہ اور بڑائی کی خبر مدینہ مین بھیج کر مسلمانون کو ڈراوے ایک شخص مکے سے مدینہ کی طرف جاتا تھا اُسے کچھ دیکر کہا کہ یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا کہ لشکر قریش کا بے نہایت

جمع ہوا ہے اور تم سے لڑنے کی تیاری کی ہے ایسی کہ تمہیں اُن کے مقابلہ کی طاقت
نہیں مسلمانوں نے یہ خبر سنکر کہا کہ حسبنا اللہ جیسیکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ
قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ
وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وہ حکم ماننے والے جنکو کہا لوگون نے مکے سے آنکر
کہ بیشک مکے کے لوگون نے جمع کیا ہے سامان اور مستعد ہوئے ہیں تمہارے
لڑنے کو پہر تم ڈرو اُن کے آنے سے جو تمہیں اُن سے لڑنے کی طاقت نہیں
یہ خبر سنکر پہر زیادہ ہوا ایمان اُن لوگون کا اور کہا کہ بس ہے ہمیں خدا تعالی
اور کیا خوب کارساز ہے خدا تعالی فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ
سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ پہر چلے آئے مسلمان مقام
حمرة الاسد سے کافرون کی راہ دیکھکر خدا تعالی کے احسان اور فضل سے
سوداگری کا نفع لیکر جو کچھہ برائی نہ پہنچی اُن کو سلامت پہرے بغیر لڑائی کے اور
پیروی کی خدا تعالی کی خوشی کی اور حکم ماننا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور خدا تعالی
صاحب ہے بڑے فضل کا او احسان کرنے والا اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪
فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی مقرر یہ خبر شیطان ہی کی
ہے جو ڈراتا ہے اپنے دوستون سے یعنی وہ خبر جو آئی کہ قریش جمع ہوکر تمسے لڑنے آتے ہیں
وہ خبر شیطان کی تہی سو تم اے مسلمان مت ڈرو اُن سے اور ڈرو مجھسے اگر ہو تم
ایمان لانے والے وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ
شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تجہے فکرمند نکرین وہ لوگ یعنی تو غمگین مت ہو اُن لوگون سے جو
تلاش کرتے ہیں مددگاری میں کافرون کی بیشک وہ لوگ کچھہ بہی بگاڑ نسکینگے
خدا تعالی کا یعنی مومنون کا جو خدا تعالی کے کام میں مصروف ہیں چاہتا ہے
خدا تعالی جو اُن کو فائدہ نہ پہنچے آخرت میں نیکی سے اور اُن کے واسطے بڑا عذاب
ہے ہمیشہ دوزخ میں رہین گے سو وہ لوگ منافق ہیں جو اُن کی صفت یہ ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
وہ لوگ جنہون نے خرید الکفر ایمان کے بدلے سو ہرگز کچھہ نہ بگاڑ سکینگے

خدا تعالیٰ کا اور واسطے اُن لوگوں کے عذاب ہے دُکھ دینے والا آگ کا دوزخ میں
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا
إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ اور نہ سمجھیں کافر وہ کہ جو ہمنے ڈھیل دی اُن کو کچھہ اُسمیں
بہلائی ہے اُن کے واسطے ہمنے جو فرصت دی ہے اُن کو کہ تو زیادہ کریں گناہ
اور اُن کے واسطے عذاب ہے خوار کرنے والا مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ
عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ نہیں وہ کہ خدا تعالیٰ جو چھوڑ دے
مسلمانوں کو اُس چیز پر جس پر تم ہو اے منافقو جب تلک کہ جدا کرے خدا تعالیٰ ناپاک سے
یعنی منافقوں کو خالص مسلمانوں سے جدا اور ظاہر کرے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ
عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَ
إِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ اور نہیں ہے ایسا خدا تعالیٰ کہ تمکو خبردار کرے غیب کی
بات پر اور لیکن خدا تعالیٰ چن لیتا ہے اپنے پیغمبروں میں سے جسکو چاہتا ہے پہر تم
یقین لاؤ خدا تعالیٰ پر اور اُسکے پیغمبروں پر اور اگر یقین درست لاؤ اور شرک
اور نفاق سے بچتے رہو اور ڈرتے رہو تو پہر تمہارے واسطے ثواب بہت بڑا ہے
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ
لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور نہ سمجھیں وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں ساتھ
اُس چیز کے جو دیا ہے اُنکو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دُنیا کا یعنی جو دولتمند
کہ مال جمع کر رکھتے ہیں تو یہ سمجھیں کہ مال کا خرچ نکرنا بہتر ہے اُن کے واسطے بلکہ
بُرا ہے اُن کے واسطے جو طوق ہو کر پڑیگا اُن کے گلوں میں قیامت کے دن وہ
مال جو بخیلی کرتے تھے اُس سے وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور خدا تعالیٰ ہی وارث ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور خدا تعالیٰ ع ۹
واقف ہے اُن کاموں سے جو کچھہ کہ تم کرتے ہو ❊ فائدہ جو کوئی مالدار زکوٰۃ
اور خیرات نہ دیوے تو اُسکا وہ مال سب قیامت کے دن اژدہا بنکر اُسی کے گلے میں
طوق ہوگا اور اُسکے منہ کو پکڑے گا اور خدا تعالیٰ ہی وارث ہے آخر کو سب کے
مال کا یعنی تم سب چھوڑ کر مر جاؤ گے اور جو خیرات کروگے تو تمہارے ساتھ رہے گا
ثواب اُس کا ❊ فائدہ جب آیت اقرضوا اللہ قرضا حسنا نازل ہوئی تو یہودیوں

کہا کہ خدا محتاج ہے جو ہم سے قرض مانگتا ہے تب یہ آیت اتری لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ ربع
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ بیشک سنی بات خدا تعالیٰ نے اُن لوگون
کی جنہون نے کہا کہ خدا تعالیٰ فقیر ہے اور ہم دولتمند ہین سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ ہم لکھین گے اُن کی وہ بات جو کہی اُنہون نے اور مار ڈالا اُنہون نے پیغمبرون کو
ناحق اور ہم کہین گے اُن کو قیامت کے دن کہ چکہو تم اب عذاب جلتی آگ کا
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۚ یہ عذاب اُس کا
بدلہ ہے جو آگے بھیجا ہے تمنے اپنے ہاتھون اور خدا تعالیٰ نہین عذاب کرتا بندون پر
بیگناہ گنہگار اپنے کئے کا بدلہ پاوین گے اور سنا خدا تعالیٰ نے اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ
عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ اُن لوگون کی
بات کو جو کہا اُنہون نے کہ بیشک خدا تعالیٰ نے قول کر بھیجا ہماری طرف یعنی حکم کیا
ہمکو کہ یقین نلاوین ہم کسی رسول پر جب تک لا وے ہمارے پاس ایک نیاز
جسے کہا جاوے آگ ❊ فائدہ بنی اسرائیل پہ قربانی کا کھانا حرام تھا اور
یہ دستور تھا کہ جب کوئی قربانی کرتا تو اُس قربانی کو میدان مین رکھ دیتا اور اُسوقت کے
نبی اور علما اور سردار سب جمع ہو کر قربانی سے دور کھڑے ہو کر عاجزی اور مناجات
جناب الٰہی مین کرتے جب تک کہ وہ قربانی قبول ہوتی اور قبول ہونے کی نشانی
یہ تھی کہ ایکا ایک آسمان سے آگ آتی اور اُس قربانی سے لپٹ کر سب جلا دیتے
سو یہودی کہتے تھے کہ توریت مین لکھا ہے کہ جس نبی کا یہ معجزہ ہو اُس پر ایمان لاؤ
خدا تعالیٰ اُن کو الزام دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ یہودیون کو کہ مقرر آئے پیغمبر کئی مجھسے پہلے نشانیان اور معجزے لیکر
اور ساتھ اُس معجزے کے بھی آئے جو تم کہتے ہو پھر کیون اُن کو تمنے مار ڈالا اگر تم
سچے ہو تو یعنی حضرت زکریا اور یحیٰی علیہما السلام کا تو یہ بہی معجزہ تھا کہ قربانی کو
آگ کہا جاتی تھی پھر اُن کو کیون قتل کیا تمنے اگر سچ کہتے ہو تو پس یہ بہانے تمہارے
سب جھوٹے ہین اور سب پیغمبرون کو ایک ہی معجزہ کیا ضرور ہے ہر ایک نبی کو

جادے جادے معجزے ہیں فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ
وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ پھر اگر اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھٹلا دین تجکو
تو ملول نہو پھر مقرر جھٹلا چکے اور پیغمبرون کو پہلے تجسے جو وہ آئے تھے لیکر معجزے
اور ورقون نصیحت کے اور کتابون روشن کے جسمین حلال اور حرام مفصل بیان
کیا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ
عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝
ہر ایک شخص چکھنے والا ہے موت کے مزے کا اور البتہ بدلہ دیا جاویگا کامون کا
تم سب کو قیامت کے دن پھر جسکو ہٹا دیا آگ سے اور داخل کیا بہشت میں
وہ مقرر اپنے مقصود سے ملا اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر جنس دغابازی کی اور
دہوکے کی لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اور البتہ آزمائے جاوگے تم مال سے اور جان سے اور البتہ سنوگے تم ان لوگون سے
جنکو کتاب ملی تم سے پہلے اور مشرکون سے سنوگے باتین بری اور طعنہ بہت اور اگر صبر کروگے اس آزمائش اور انکی
باتون پر اور پرہیزگاری کروگے تو پھر یہ کام مضبوطی ہے دلون کی ۝

**فائدہ** جب مسلمان مکے میں اپنے گھر اور کنبا چھوڑ کر مدینہ میں آ رہے تھے
تو مکے کے کافر ان کے مال اور زمین اور باغ کو ظلم سے چھین لیتے تھے اور جو کوئی
مسلمان ہاتھ لگتا تو عذاب سے مار ڈالتے تھے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اگر اس
مصیبتون پر صبر کروگے تو تمہارے حق میں اچھا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ
ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ اور جب کر لیا
خدا تعالی نے قول ان لوگون سے جنکو کتاب دی یعنی یہود اور نصاری کو توریت
اور انجیل میں حکم کیا کہ البتہ ظاہر اور بیان کرو صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو
آخری زمانے کا پیغمبر ہے اور مت چھپاؤ تعریف ان کی سو انہون نے پھینک دیا
اپنے پیٹھ کے پیچھے اپنے اقرار کو اور خرید کیا اس کے بدلے تھوڑا سا مول پھر کیا
برا ہے وہ جو خرید کرتے ہین لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ

یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ مت سوجھ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کاموں پر
اور تعریف لوگوں سے چاہتے ہیں ایسی نہ کی پر پھر مت سمجھ اُن کو چھٹکارا
پائے ہوئے ہیں عذاب سے اور اُن کے واسطے عذاب دکھ دینے والا ہے
**فائدہ** علما یہود کے مسئلہ غلط بنا کر رشوتیں لے کھاتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تعریف چھپاتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ ہمکو کوئی پکڑ نہیں سکتا کوئی
اور چاہتے تھے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ یہ خوب دیندار اور عالم ہیں طرح
ع ۱۹ ۱ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اور خدا تعالیٰ ہی کو
ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ
مقرر آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور بدلنے میں رات دن کے البتہ نشانیاں
ہیں قدرت کے واسطے عقلمندوں کے سو عقلمند وہ لوگ ہیں اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔
جو لوگ یاد کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے کروٹ سے
اور فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں اور پھر سے کہتے ہیں کہ
اے پروردگار ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب کچھ عبث اور ناحق تو پاک ہے
سب عیبوں سے اور نقصانوں سے پھر بچا ہمکو آگ کے عذاب سے اور کہتے ہیں
رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۔ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔
اے پروردگار ہمارے بیشک تو جسکو داخل کرے آگ میں پھر مقرر اسکو رسوا
کیا تو نے اور نہیں کوئی گنہگاروں کا مددگار اور کہتے ہیں رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ اے پروردگار ہمارے مقرر ہمنے سنا کہ ایک پکارنے والا
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا ہے طرف ایمان لانے کے وہ کہ ایمان لاؤ
اپنے پروردگار پر پھر ایمان لائے ہم اے پروردگار ہمارے پھر بخش دے ہمکو گناہ

ہمارے اور اُتار ہم سے بُرائیاں ہماری اور موت دے ہمکو ساتھ نیک لوگوں کے
اور رکھتے ہیں رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ
ع ثلث لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اے پروردگار ہمارے دے ہمکو وہ جو وعدہ کیا تونے ہمارے
واسطے اپنے پیغمبروں کے ساتھ اور مت رسوا کر ہمکو قیامت کے دن بیشک
تو نہیں خلاف کرتا وعدے کو فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ پھر قبول کی اُن کی دعا اُن کے پروردگار نے
وہ کہ میں ضائع نکروں گا محنت کسی محنت کرنے والے کی تم میں سے مرد یا عورت
کوئی کرے کچھ نیک کام تم آپس میں ایک ہو یعنی ثواب میں تفاوت نہیں مرد اور
عورت کے عمل میں فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا
فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ پھر وہ لوگ جو
وطن سے نکلے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری
راہ میں اور لڑے کافروں سے صرف دین کے واسطے اور مارے گئے البتہ
اُتاروں گا میں اُن سے بُرائیاں اُن کی اور داخل کروں گا میں اُن کو باغوں
میں جنکے نیچے بہتی ہیں ندیاں بدلہ ہے یہ خدا تعالی کے پاس سے اور خدا تعالی
پاس بہت اچھا بدلہ ہے لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ
ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ نہ بہکاوے تجکو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آنا جانا اور پھرنا اُن لوگوں کا جو کافر ہیں شہروں میں سوداگری کو
یہ فائدہ ہے تھوڑا سا دنیا کا جو جاتا رہے گا پھر ٹھکانا اُن کا دوزخ ہے اور بُری
جگہ ہے دوزخ رہنے کو اُن کے لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ
ع ثلث مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝
لیکن وہ لوگ جو ڈرتے رہے اپنے پروردگار کے عذاب سے اُن کے واسطے
باغ ہیں جو بہتی ہیں اُن کی نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے اُن باغوں میں مہمانی ہے
خدا تعالی کے پاس سے سو بہت اچھا ہے نیکبختوں کے واسطے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ
اور البتہ کتاب والون سے کوئی شخص ہے جو ایمان لاتا ہے خدا تعالیٰ پر اور اُس پر
جو تم پر اُترا ہے اے مسلمانو یعنی قرآن اور اُن پر اُترا ہے یعنی توریت اور انجیل
وہ شخص جیسے عبداللہ بن سلام اور یاران کے یا نجاشی اور تابعدار اُس کے اُس پر
ایمان لائے ہیں اور ڈرتے ہوئے رہتے ہیں خدا تعالیٰ کے آگے خرید نہیں کرتے
خدا تعالیٰ کی آیتون کے ساتھ تھوڑا سا مول وے جو اُن کے واسطے ہے بدلا اُن کے
کامون کا اُن کے پروردگار کے پاس بیشک خدا تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو کافرون کے دکھ دینے پر اور ع ۱۱
ثابت رہو میدان میں کافرون کے سامنے لڑنے کے وقت اور تیار اور درست
رہو کافرون سے لڑائی کے واسطے خدا تعالیٰ کی راہ میں اور ڈرتے رہو خدا تعالیٰ
سے شاید کہ تم چھٹکارا پانیوالے ہو عذاب سے اور پہنچنے والے ہو اپنی مراد کو ✽ ✽ ✽

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ
مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ اے لوگو ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے جس نے پیدا کیا
تمکو ایک شخص سے یعنی حضرت آدم سے اور پیدا کیا پہلے اسی ایک شخص سے اُس کا
جوڑا یعنی بی بی حوا کو اُن کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور بکھیرا اُن دونون سے بہت
مرد اور عورت کو یعنی بے نہایت خلقت پیدا کی اور ڈرتے رہو اُس خدا تعالیٰ
سے جسکی آپس میں قسمیں دیتے ہو اور واسطہ دیتے ہو اور اپنے ناتے دارون کا
حق ادا کرو مہربانی سے بیشک خدا تعالیٰ تم پر نگہبان ہے یعنی تمہارے کامون سے
اور حالون سے واقف ہے وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ
وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤی اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا ۝ اور دو تم یتیمون کو مال اُن کا
اور بدل نہ لو ناپاک مال پاک کی عوض اور مت کھاؤ مال یتیمون کا اپنے مال میں

ملا کر بیشک یتیموں کا مال کھانا بہت بڑا گناہ ہے * فائدہ جس لڑکے کا باپ
مرجاوے اُسکے وارثوں کو تقید ہے کہ اُسکے مال کو احتیاط سے جدا اپنے مال سے
رکھیں اور جب وہ بیٹے ہوش سنبھالے سب مال اُن کے ورثہ کا اُسے حوالے
کر دیں وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی
وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کرسکو گے یتیم لڑکیوں کے مال میں تو پھر
نکاح کرلو جو خوش آویں لڑکیاں دو دو تین تین چار چار جوروان کر لو فَاِنْ خِفْتُمْ
اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۚ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ پھر اگر ڈرو
کہ برابر نہ ادا کرسکو حق جوروں کا تو ایک ہی نکاح کرو یا لونڈی جو اپنا مال ہو
یہ بات یعنی ایک نکاح یا لونڈی کو حرم کرنا نزدیک ہے اُسکے جو نہ پھروگے
انصاف سے اور ظلم نہ کروگے حق تلفی سے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ
طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَکُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا اور دو تم عورتوں کو مہر اُن کا جیسے
نکاح کیا ہے خوشی سے مہر دو پھر اگر عورتیں اپنی خوشی سے تم کو اپنے مہر میں
سے کچھ چھوڑ دیویں تو پھر کھاؤ تم اُسے مزے مزے سے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ
اَمْوَالَکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَکُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاکْسُوْهُمْ
وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ اور مت دو بےعقلوں کو اپنا وہ مال جو بنایا
خدا تعالی نے اُس مال کو سبب تمہاری گذران کا اور کھلاؤ پہناؤ یتیموں کو اُس
مال سے اور کہو اُن سے باتیں اچھی اور ملائم * فائدہ یعنی لڑکوں بے سمجھوں کو
اُن کا مال نہ دو جب تک کہ اُنہیں بھلے برے کا ہوش نہ آوے تب تک اُنہیں
کھلاؤ پہناؤ اور تسلی دو لاسے سے کہ یہ مال سب تمہارا ہے تمہیں کو دینگے ہم
خیر خواہی کرتے ہیں تم سے وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ
مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْکُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّکْبَرُوْا ؕ
وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ
اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا اور آزماؤ یتیموں کو جب تک
کہ پہنچیں وہ نکاح کی عمر کو یعنی جوانی تک پھر اگر دیکھو اُنمیں ہشیاری اور سمجھ
پھر اُن کے حوالے کرو مال اُن کا اور مت کھاؤ مال یتیموں کا زیادہ خرچ اور

فضولی کرکے اور گھبرا کے کہ جو یتیم بڑے ہو جاوین اور اپنا مال لے لیوین یعنی مال یتیمون کا بے نہایت نہ خرچ کرو اس ڈرسے کہ بڑے ہو جاوین گے تو اپنا مال ہم سے لے لیوین گے اور جو کوئی یتیم کے پالنے والون سے اپنی جمعیت رکھتا ہو تو چاہیے کہ بچتا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو پھر کھاوے یتیم کے مال مین سے موافق دستور کے جتنا ضرور ہو پھر جب حوالے کرو یتیمون کو مال اُن کا تب گواہ کر لو اُس مال دینے کے وقت اور خدا تعالیٰ بس ہے حساب سمجھنے والا * **فائدہ** یعنی یتیم کا مال اپنے خرچ مین نہ لاؤ اور اگر یتیم کا رکھنے والا محتاج ہو اُس کی خدمت کے موافق ورنا بہ لیوے جب کوئی مرے اور اُس کا بیٹا یا بیٹی اور مال رہے تو پنچون کے روبرو یتیم کا مال لکھ کر امانت دار کو سونپ دیوین جب یتیم جوان ہشیار ہو اُس لکھے کے موافق اُس کا مال اُس کو حوالہ کر دین اور جو کچھ خرچ ہوا ہو وہ اُسکو سمجھا دیوین اور دیتے وقت شاہدون کو دکھا کر دیوے امانت دار لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا مردون کو بھی حصہ ہے یعنی بیٹون کو اگر بچے ہون یا جوان اُس مال سے جو ماں باپ چھوڑ مرین اور ناتے دارون کو بھی حصہ ہے اور عورتون کو بھی یعنی بیٹیون کو بھی حصہ ہے اگر بے سمجھ ہون یا ہشیار ہون اُس مال سے جو ماں باپ چھوڑ مرین اور ناتے دارون کو بھی حصہ ہے اُس مال سے تھوڑا ہو یا بہت ہو حصہ مقرر کیا ہوا ہے **فائدہ** حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے رسم تھی جو بیٹیون کو ورثہ مال نہ ملتا تھا اب بیٹیون کی بھی میراث مقرر ہوئی وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اور جب حاضر ہون اور موجود ہون ناتے دار ورثہ کا مال بانٹنے کے وقت جنکو میراث نہین پہنچتی اور یتیم اور محتاج اُسوقت پاس روبرو ہون تو پہردو اُن کو کچھ اُس مال سے اور کہو اُن سے بات لائق اچھی طرح **فائدہ** جسوقت میراث بانٹین اور برادری کے لوگ جمع ہون تو جسکو حصہ نہین پہنچتا اور ناتے دار ہے یا یتیم ہے یا محتاج ہے تو انہین کچھ کہلا کر رخصت کرو اور بات کرو نرم زبان سے

سخت نہ بولو اُن سے وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا
عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ اس بات سے
کہ اگر چھوڑ جاویں پیچھے اپنے اولاد عاجز کو تو خطرہ کھاویں اُن پر یعنی اپنی اولاد پر
دھیان کریں کہ ہمارے پیچھے ایسا ہی حال اُن کا ہو گا پھر چاہیے کہ ڈریں خدا تعالیٰ
سے اور کہیں بات محتاج اور یتیموں سے سیدھی اور اچھی تو اُن کا دل نہ ٹوٹے
اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَ
سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا بیشک وہ لوگ جو کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق سوائے اس کے
نہیں جو وہ کھاتے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور جلدی سے وہ لوگ
گھسیں گے آگ میں دوزخ کی يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ق لِلذَّكَرِ مِثْلُ
حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج وَاِنْ كَانَتْ
وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط حکم کرتا ہے خدا تعالیٰ تمکو تمہاری اولاد کے کام میں جو میراث
بانٹنے کا اندازہ فرماتا ہے کہ مرد کو حصہ ہے برابر دو عورت کے پھر اگر سب عورتیں
ہی ہوویں دو سے اوپر یعنی زیادہ دو سے ہوویں پھر اُن کو حصہ دو تہائیاں ہیں
اُس مال سے جو چھوڑ موا اور اگر ایک ہی بیٹی ہے تو پھر اُسے آدھا حصہ ہے مردے کے
سارے مال سے وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَ
لَدٌ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ج فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ
اور میت کی ماں اور باپ ہر ایک کو اُن دو سے چھٹا حصہ ہے اُس مال سے جو چھوڑ موا
اگر میت کی اولاد ہووے تو اور اگر میت کی اولاد نہیں اور وارث ماں اور باپ ہی
ہیں اُس کے تو پھر اُس کی ماں کو ہے تہائی حصہ اُس مال سے جو چھوڑ موا پھر اگر میت
کے کئی بھائی ہیں تو اُس کی ماں کو چھٹا حصہ ہے مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ
دَيْنٍ ط بعد وصیت کے جو دلوا موا کسی کو یا قرض دینے کے بعد جو بچے اُس کا
چھٹا حصہ ماں کو پہنچے اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ج لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ط فَرِيْضَةً
مِّنَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمکو
معلوم نہیں جو کون اُن میں سے جلد پہنچے تمہارے کام میں اور کون فائدہ پہنچاوے
تمکو شتاب دنیا میں یا دین میں حصہ مقرر ہوا خدا تعالیٰ کی طرف سے بیشک

خدا تعالیٰ خبردار ہے اور واقف ہے مضبوط کام کرنے والا ہے ❊

**فائدہ** اس آیت میں وہ میراث فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اور اگر اولاد میں کئی بیٹے اور بیٹیاں ہیں تو مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا اور اگر ایک بیٹی ہو تو آدہا مال اور اگر زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور اگر جو میت کی اولاد اور بہائی بہن ایک سے زیادہ ہو ویں تو ماں کو چہٹا حصہ اور اگر بہائی بہن اور اولاد نہیں تو تہائی ماں کا حصہ اور میت کا مال اول اس کے کفن اور دفن پر خرچ کیجیے پہر اس کا قرض ادا کیجیے پہر جو وصیت کر موا ہو ایک تہائی تک وہ دیجیے بعد اس کے جو بچے اس میں وارثوں کو حصہ ہیں اور ان حصوں میں عقل کو دخل نہیں حکم خدا تعالیٰ کا ہے جو وہ سب سے بہت دانا ہے وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اور تمکو ہے مردو حصہ آدہا اس مال سے جو چہوڑ مریں تمہارے عورتیں اگر ان کو اولاد نہو تو پہر اگر ان کو اولاد ہو تمسے یا اور خاوند سے پہر تمہارا جو تہائی حصہ ہے اس مال سے جو چہوڑ مریں بعد وصیت کے جو دلوا مریں یا قرض ادا کرنے کے بعد وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اور عورتوں کا حصہ چوتہائی ہے جو تم چہوڑ مرو اے مردو اگر تمہاری اولاد نہ ہے پہچہو پہر اگر تمہاری اولاد رہے پیچہے اس عورت سے یا کسی اور عورت سے تو جوروں کا حصہ آٹھواں ہے اس مال سے جو چہوڑ مرو تم پر بعد وصیت کے جو دلوا مرو تم یا قرض ادا کرنے کے بعد ❊

**فائدہ** عورت کے مال سے مرد کو میراث آدہا مال پہنچتا ہے اگر اولاد نہو عورت کی اسی طرح مرد کے مال سے عورت کو چوتہائی حصہ پہنچتا ہے اگر مرد کو اولاد نہو اور اگر مرد اولاد چہوڑ مرے کسی عورت سے تب عورت کو آٹھواں حصہ پہنچتا ہے خاوند کے مال سے پر بعد وصیت کے جو دلوا مرا ہے یا قرض ادا کئے کے بعد جو بچے نقد جنس حویلی باغ گھوڑا اسیطرح کا مال ہو اور مہر عورت کا شمار نہیں قرض میں داخل ہے وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ

اور اگر ہووے وہ مرد جس کی میراث کا مال لیتے ہیں نہ ماں باپ اور نہ بیٹا
بیٹی کا یا عورت ہو ایسی یعنی مرد یا عورت مرے ایسے جو اس کے ماں باپ اور
بیٹا بیٹی کوئی نہو اور ہو اس کا ایک بھائی یا ایک بہن تو پھر ہر ایک کو اس کے
بھائی بہن سے چھٹا حصہ پہنچے اس کے مال سے فَاِنۡ کَانُوۡۤا اَکۡثَرَ مِنۡ ذٰلِکَ فَهُمۡ
شُرَکَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّةٍ یُّوۡصٰی بِهَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ۙ غَیۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِیَّةً
مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَلِیۡمٌ پھر اگر زیادہ ہوویں اس کو ایک بھائی سے یا ایک بہن سے
پھر وہ سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو دلوا مرے یا قرض ادا
کرنے کے بعد جب کہ مرنے والے نے نقصان نکیا ہو اور وارثوں کا یہ بیان
کر دیا خدا تعالی نے اور خدا تعالی سب کچھ جاننے والا ہے تحمل کرنے والا ؛

**فائدہ** یہاں میراث بھائی بہن کی فرمائی سو باپ اور بیٹے کی ہوتی کچھ میراث
بھائی بہن کو نہیں پہنچتی اگر باپ اور بیٹا نہو تب بھائی بہن کو میراث پہنچی اگر سگی ایک
ماں باپ سے ہوں تو اگر سوتیلی بھائی بہن ہوں تو تیسرے حصہ میں سب شریک
ہیں اس میں مرد عورت برابر ہیں حصہ میں تفاوت نہیں یہ بعد وصیت کے اور
قرض دینے کے بعد ہے اور فرمایا کہ وصیت اور دین اول ہے جب اوروں کا
نقصان نکیا ہو نقصان کی دو طرح ہیں ایک یہ کہ مرنے والا اپنے مال کی تہائی سے
زیادہ کسی کو دلوا مرا تہائی تلک جاری ہے زیادہ روا نہیں دوسرے یہ کہ
جسکو میراث کا حصہ ملیگا اسکو اپنی طرف سے عنایت کرکے کچھ زیادہ میراث سے
دلوا مرا وہ بھی درست نہیں اگر سب وارث راضی ہوں تو یہ دونوں وصیتیں
قبول رکھیں نہیں تو نرکھیں یہ پانچ میراثیں جو فرمائیں یہ حصہ داروں کی ہیں
اور سوائے ان کے اور طرح کے وارث ہیں جنکو عصبہ کہتے ہیں ان کو حصہ مقرر
نہیں پر اگر عصبہ ہوا اور حصہ دار نہو تو سب مال عصبہ لیوے اور جو دونوں ہوویں
تو حصہ داروں سے جو بچے وہ عصبہ لیوے اور جو کچھ نہ بچے تو نہ لیوے اصل عصبہ
تو وہ ہے جو مرد ہوا اور عورت نہو اور عورت واسطہ دار نہو اسکے چار درجہ
ہیں اول درجہ میں بیٹا اور پوتا ؛ اور دوسرے درجہ میں باپ اور
دادا اور تیسرے درجہ میں بھائی اور بھتیجا اور چوتھے درجہ میں چچا اور چچا کا بیٹا

یا پوتا اگر کئی شخص ہون تو جو مرنے والے سے نزدیک کا ناتا رکھتا ہو وہ مقدم ہے جیسے پوتے سے بیٹا بھتیجے سے بھائی نزدیک ہے پہر سوتیلے سے سگا نزدیک ہے باقی اولاد مین اور بہائیون کے مرد کے ساتھ عورت بہی عصبہ اور ون مین نہین

**فائدہ** اگر دونون قسم کے وارث نہون تو تیسری قسم ذوی الارحام مین بہی ایسے ناتے وار جنکو واسطہ عورت کا ہے اور حصہ دار نہین جیسے نواسا اور نانا اور بہانجا اور ماموخالہ اور پہوپہی کی اور اُن کی اولاد اُن کا حساب بہی عصبہ کا سا ہے

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہ حدین باندہی ہوئی ہین خدا تعالی کی اور جو کوئی حکم مانے خدا تعالی اور اُسکے بہیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا داخل کرے گا اُسے خدا تعالی بہشتون مین جنکے تلے بہتی ہین ندیان ہمیشہ رہین گے اُن باغون مین اور یہ بہشت مین ہمیشہ رہنا ہی ہے بڑی آرزو سے ملنا اور مقصود پانا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ص وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۬ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدا تعالی کی اور پیغمبر کی اور بڑہ جاوے خدا تعالی کی حدون سے داخل کرے گا اُسے خدا تعالی دوزخ کی آگ مین ہمیشہ رہے گا اُسی آگ مین اور اُسکے واسطے ہے عذاب خوار کرنے والا وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ اور وہ عورتین جو بدکاری کرین تمہاری نکاحیون سے تو پہر تم شاہد لاؤ اُن کی بدکاری پر چار مرد گواہ اپنی قوم سے یعنی مسلمان دیندار عاقل بالغ ہووین چار ون پہر جب چار ون مرد گواہی دیوین تو پہر اُن عورتون کو بند کر رکھو گہرون مین جب تک کہ مارے اُن کو موت یعنی ملک الموت یا پیدا کرے اور بتاوے اور مقرر کرے خدا تعالی اُن کے واسطے راہ جو قید سے خلاصی پاوین ✽

**فائدہ** یہ حکم زنا کا ہے جو فرمایا کہ چار مرد مسلمان نیکبخت شاہد چاہئین اور بیان حد زنا کی نہین فرمائی وعدہ رکھا سو وہ حد [illegible] کی سورہ نور مین فرمائی ہے

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

اور وہ شخص جو دونون تم مین سے مسلمان مرد اور عورت برا کام کرین تو ستاؤ تم اُن دونونکو پھر اگر وہ دونون توبہ کرین بدکاری سے اور سنوار دین اپنا کام تو پھر ستانا موقوف کرو انکا بیشک خدا تعالے مہربانی کرنیوالا ہے توبہ کرنے والون پر

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ سوائے اسکے نہین کوئی مقرر توبہ قبول کرنا خدا تعالی پر ہے لیکن واسطے اُن لوگون کے جو برا کام کرتے ہین انجانی سے پھر جلد توبہ کرتے ہین پھر اُن لوگون سے ستانا بند کرنے والون کی توبہ قبول کرتا ہے خدا تعالے اور ہے خدا تعالی سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

اور توبہ قبول نہین اُن لوگون کی جو کیے جاتے ہین برے کام جبتلک سامنے آوے ایسی کسی کو موت یعنی مرتے وقت تلک برے کام چھوڑے اور کہے مرنے کے وقت کہ مین توبہ کرتا ہون اب یہ توبہ قبول نہین اور اُن کی توبہ قبول نہین جو مرتے ہین کافر وہ لوگ ایسے جو تیار کیا ہے ہمنے اُن کے واسطے عذاب دکھ دینے والا دوزخ کا ✣ **فائدہ** یعنے جب موت کا یقین ہو جاوے اور امید زندگی کی نرہے اُسوقت کا توبہ کرنا اور ایمان قبول نہین اور اس سے پہلے قبول ہے

**ف** کہتے ہین کہ پہلے اسلام سے یون دستور تھا کہ جب کوئی مرتا تو اسکی عورت کو سوتیلا بیٹا وارثون مین داخل کرلیتا یا بھائی مرنے والے کا یا اور کوئی وارث اُس کی عورت کے سر پر چادر ڈالکر اپنے قبضہ مین لیتا پھر چاہتا تو نکاح کرکے رکھتا یا بغیر نکاح اپنے گھر مین رکھتا یا اور کسی مرد سے نکاح کرا دیتا مہر اُس کا لیتا یا اُسے قید کر رکھتا ساری عمر اور اُس کے مال کا وارث ہوتا مگر وہ رانڈ عورت اگر چہ پہلے چادر ڈالنے سے اپنے کنبے مین جا بیٹھتے تو مرنے والے کے وارثون کا اُس پر دعوا نہوتا پھر جب اسلام شروع ہوا تو اول وہی رسم تھی جب تک کہ ایک انصاری موا اور اُس کی عورت کو اُس کی سوتیلی بیٹی نے اپنے حصہ مین لیکر ستانا شروع کیا اسواسطے کہ اُسے مال جو خاوند کے ورثہ سے پہنچا ہے وہ اُسے دیوے

اُس رانڈ عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین اپنا حال ظاہر
کیا حضرت صلعم نے فرمایا کہ جا گھر مین صبر کرکے بیٹھ جب تک کہ حکم الٰہی آوے اور کئی
عورتین مدینہ مین جو ایسی ہی مصیبت مین گرفتار تھین اُنہون نے بھی فریاد کی
تب خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ
کَرْھًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ لِتَذْھَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَۃٍ
مُّبَیِّنَۃٍ ۚ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ کَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا
شَیْـًٔا وَّیَجْعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْرًا کَثِیْرًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
تمکو حلال اور روا نہین وہ کہ میراث مین لے لو عورتون کو زور سے اور نہ اُن کو
بند کرو اسواسطے کہ لے لو اُن سے اُس چیز سے جو دیا ہے تمنے اُن کا مہر مگر وہ کہ کرین
بیحیائی صریحًا اور گذران کرو عورتون سے اچھی طرح سلوک سے پھر اگر وہ بُری
لگین تمکو پھر شاید کوئی خو اور عادت اُن کی تمکو خوش نہ آوے اور کرے خدا تعالی
اُس مین بہت خوبی یعنی اگر کوئی بات بُری ہوگی تو البتہ کوئی بات بھلی بھی ہوگی ۞
**فائدہ** اگر کوئی شخص مرے اُس کی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے مرنے والے
کے بھائیون کو روا نہین جو زور اور زبردستی سے اپنے نکاح مین لیوین یا اُسے
قید کر رکھین اسواسطے کہ لاچار ہوکر کچھ خاوند کے ورثہ سے جو اُسے ہاتھ آیا پھیر دیو
مگر جو بدچلن چلے تو روکنا چاہیے وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّکَانَ زَوْجٍ
وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْہُ شَیْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَہٗ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا
اور اگر بدلا چاہو تم ایک عورت کی عوض دوسری عورت کو یعنی چاہو کہ ایک جورو کو
چھوڑکر دوسری کرو اور پہلی عورت کو دے چکے ہو بہت سا مال اُس کے مہر مین
تو اُس سے پھر نلو اُس دیئے ہوئے مال سے کچھ بھی کیا لیا چاہتے ہو اُس مال کو
ناحق اور گناہ سے صریحًا وَکَیْفَ تَاْخُذُوْنَہٗ وَقَدْ اَفْضٰی بَعْضُکُمْ اِلٰی بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ
مِنْکُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ اور کس حجت سے اور کیونکر لے سکتے ہو اُس مال کو
اور پہنچ چکا تم مین سے کوئی کسی عورت کی طرف یعنی جورو خاوند مل چکے اور صحبت
کر چکے سارا مہر دینا واجب ہو چکا اور لے چکے تمسے اے مردو نکاح کے وقت قول مضبوط
**فائدہ** جب تک مرد نے نکاح کرکے صحبت نہین کی تو آدھا مہر دینا آتا ہے اگر طلاق دیوے

اور اگر صحبت کر چکا تو سارا مہر مرد پر دینا لازم ہوا بغیر عورت کے بخشے نہیں چھٹتا
اور قول مضبوط یہ کہ حکم شرع کے سے عورت مرد کے قبضہ مین آچکے اور نہیں تو
مرد اسکا مالک نتھا اسلام سے پہلے احمق لوگ باپ کی نکاحی سے نکاح کر لیتے تہے
سو خدا تعالی نے اِس کام سے منع فرمایا کہ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيْلًا اور اپنے نکاح مین نلاؤ تم
اُن عورتون کو جن عورتون کو اپنے نکاح مین لائے تھے تمہارے باپ مگر وہ جو
آگے ہو چکا پہلے اسلام سے وہ معاف کیا مقرر یہ کام بیحیائی بڑی ہے اور غضب کا
کام ہے اور بہت برا چلن ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ حرام ہوئین اے
مسلمانون تم پر مائین تمہاری اِس مین نانی اور دادی داخل ماؤن کی ہے
وَبَنٰتُكُمْ اور حرام ہوئین بیٹیان تمہاری تم پر اس مین داخل مین نواسے اور
پوتے وَاَخَوٰتُكُمْ اور حرام ہوئین تم پر بہنین تمہاری خواہ باپ کی طرف سے
خواہ مان کی طرف سے سگے یا سوتیلے وَعَمّٰتُكُمْ اور حرام ہوئین تم پر پھپیان
تمہاری یعنی باپ اور دادا کی بہن سگی اور سوتیلی وَخٰلٰتُكُمْ اور حرام ہوئین تم پر
خالائین تمہاری یعنی مان اور نانی کی بہن وَبَنٰتُ الْاَخِ اور حرام ہوئین تم پر
بیٹیان بھائی کی یعنی بھائی کی بیٹی اور نواسی اور پوتی حرام ہوئین وَبَنٰتُ
الْاُخْتِ اور حرام ہوئین تم پر بیٹیان تمہاری بہن کی یعنی بہن کی بیٹی اور نواسی
اور پوتی حرام ہوئین وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ اور حرام ہوئین تم پر وہ مائین
تمہاری جنہون نے تمکو دودھ پلایا یعنی جس عورت کا دودھ پیا بچپن مین اُس کا
حکم بھی ماہی کا سا ہے جتنے مان کے ناتے حرام ہین اُتنے ہی اُسکے بھی ناتے
حرام ہین وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور حرام ہین تم پر دودھ کی بہنین تمہاریان
یعنی جس سے دودھ شراکت ہے اُس کا حکم بہن کا ہے وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور
حرام ہوئین تم پر مائین تمہاری نکاحیون کی یعنی جورو کی مان اور نانی دادی خالہ
پھوپھی سگی حرام ہین سب وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور حرام ہین تم پر
وہ بیٹیان جنکو گود مین پالا تمنے اور وہ جنی ہوئی ہین تمہاری جورون کی جنسے تمنے

صحبت کی ہے اور اگر تمنے ان نکاحیون سے صحبت نہین کی تو ان کی بیٹی ہوئی بیٹی سے نکاح درست ہے گناہ نہین تم پر وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور حرام ہین تم پر نکاحیان تمہارے ان بیٹونکی جو تمہاری پشت سے ہین یعنی سگے بیٹے کی جورو حرام ہے اور لے پالک اور منھ بولے کی جورو سے بعد طلاق یا رانڈ ہونے کے نکاح مباح ہے وہ کسی طرح بیٹا نہین ہے اور حرام ہین تم پر وہ کہ اکٹھے کرو دو بہنون سے نکاح مگر وہ جو آگے ہو چکا اسلام سے پہلے وہ معاف ہوا بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے حکم ماننے والون پر ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ ۵

اور حرام ہین تم پر عورتین خاوند والیان مگر وہ جنکو مالک ہو جاوین ہاتھ تمہارے یعنی دار الحرب کی بندی کی عورتین اگر خاوند والی ہون تو بھی حرام نہین پر جب کہ دار الحرب سے باہر نکلین اور ان کے خاوند ساتھ نہ آوین تب مباح ہین اور اگر ان کے خاوند بھی مسلمان ہو جاوین تو اپنی جورو لے لیوین ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ حکم ہوا ہے خدا تعالیٰ کا تم پر اے مسلمانو اس طرح سے نکاح کے کام مین جو بیان ہوا وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ اور حلال ہین تمکو سب عورتین سوائے ان عورتون کے جو بیان ہو چکین اوپر حلال اس طرح ہوئین کہ چاہو اور طلب کرو یعنی نکاح مین اور مہر مقرر کرو تم اپنے مال سے قید مین لانے کو نہ مستی نکالنے کو ✣ **فائدہ** جو عورتین اوپر حرام فرمائین ان کے سوا سب حلال ہین لیکن کئی شرطون سے ✣ اول یہ کہ طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب قبول درمیان مین آوے ✣ دوسرے یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر ✣ تیسرے یہ کہ قید مین لانے کی طرح ہو مستی نکالنے کی غرض نہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت اس مرد کی ہو جاوے مدت کی قید نہو بغیر مرد کے چھوڑے نچھوٹے اس آیت سے متعہ حرام ہوا ✣ چوتھے یہ کہ گواہ کرلو کم سے کم دو یا ایک مرد دو عورت شاہد ایجاب قبول کے وقت حاضر ہون فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ

أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۚ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ پھر جب کام مین لائے تم اور فائدہ مزہ پایا تنے اُن عورتون
نکاحیون سے تو پھر دو تم حق مہر اُن کا جو مقرر کیا ہے اور گناہ نہین تم پر اُس کام مین
جو ٹھیرالو تم آپس مین دونون خوشی سے یعنی عورت اپنی خوشی سے کچھ مہر مین سے
بخش دے یا مرد اپنی رضا سے مہر کے بدلے کچھ زیادہ دیوے مختار ہین بیشک خدا تعالیٰ
سب کچھ جاننے والا ہے مضبوط کام کرنے والا ✣ **فائدہ** اگر عورت سے
نکاح کرکے صحبت کی تو مہر سب پورا دینا آتا ہے کسی طرح عورت کے بخشے بغیر نہین
چھٹتا اور اگر صحبت نہین کی اور چھوڑ دے تو آدھا مہر دینا آتا ہے وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ
طَوْلًا أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ
الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۚ اور جو کوئی مقدور
نپاوے تم مین سے بے جہتی سے جو نکاح مین لاوے بے بیاہ مسلمان پھر کرلیوے
اُن مین سے جو ہاتھ کا مال ہے تمہاری لونڈیون سے مسلمان کو اور خدا تعالیٰ خوب
جانتا ہے تمہارے ایمان کو آپس مین ایک دوسرے کے جو تم سب ایک ہو اسلام مین
**فائدہ** اگر کوئی مفلس کسی بی بی سے نکاح کرنیکی قدرت نرکھتا ہو اور بغیر عورت کے
نرہ سکے اور حرام سے ڈرے تو کسی کی مسلمان لونڈی کی تلاش کرکے فَانكِحُوهُنَّ
بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۚ
پھر نکاح کرلو لونڈیون سے اُن کے مالکون کی رخصت اور رضامندی سے اور دو تم لونڈیونکا
مہر نکاح کرکے موافق دستور کے خوشی سے قید مین آنے والیان ہووین نہ مستی نکالنے
والیان اور نہ چھپے یاری کرنے والیان ہو دین ✣ **فائدہ** چھپی یاری سے منع
فرمایا اور جس شخص کے نکاح مین ایک بی بی ہو تو اُسکو کسی کی لونڈی سے نکاح حلال
نہین فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ
مِنَ الْعَذَابِ ۚ پھر جب کہ وہ لونڈیان نکاح کرکے قید مین آچکین تو پھر اگر آوین
زنا کام کرنے کو یعنی بدکاری کرین تو پھر اُن لونڈیون پر آدھا عذاب ہے بی بیون سے
**فائدہ** اگر آزاد مرد یا عورت نکاح کرکے مزہ پیچکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہووے
اور اگر بغیر نکاح کئے زنا کرے تو سو کوڑے آتے ہے اور لونڈی غلام کو نکاح کئے پر بھی

بچاس کوڑے ہیں زیادہ نہیں ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا
خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یہ حکم لونڈی سے نکاح کرنا اُس کے واسطے ع ۳
ہے جو ڈرے محنت اور مشقت میں پڑنے سے اور اگر صبر کرو یعنی نکاح لونڈیوں سے نکر
تو بہت اچھا ہے تمہارے واسطے اور خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے صبر کرنیوالوں
يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ چاہتا ہے خدا تعالیٰ جو بیان کرے تمہارے واسطے حکم حلال اور حرام کا
اور راہ دکھائی تمکو اُن لوگوں کی جو تمسے پہلے تھے جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت
اسماعیل علیہما السلام اور خاص اُمت اُن کی اور معاف کرے تمکو اور ہلکا کرے احکام
تم پر اور بخشے اور خدا تعالیٰ جاننے والا ہے مضبوط کام کرنے والا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْكُمْ قف وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ اور خدا تعالےٰ
چاہتا ہے وہ کہ توبہ بخشے تم پر اور چاہتے ہیں وہ لوگ جو تابعداری کرتے ہیں اپنے
جی کی خوشی کی کہ تم مڑ جاؤ سیدھی راہ اسلام کی سے مڑ جانا بہت دور کا یعنی بری صحبت
میں بدکار لوگ شرع کی بات سے دل کو پھیر کر بُرے کام پر دوڑاتے ہیں يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝ چاہتا ہے خدا تعالیٰ وہ کہ ہلکا کرے
تمسے حکم نکاح کا اور حلال حرام کو بیان کرے اور پیدا ہوا ہے آدمی کمزور بے قوت
یعنی شریعت میں کسی چیز کی تنگی نہیں جو کوئی حلال چھوڑ کر حرام پر دوڑے .
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً
عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
مت کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق جھوٹھ بول کے یا دغابازی سے
یا چوری سے مگر وہ کہ سوداگری کرو تم رضامندی سے آپس کی اور مت خون کرو
آپس میں یعنی ایک کو مار ڈالو اپنی جی کی خوشی کے واسطے بیشک خدا تعالیٰ
تم پر مہربانی کرنے والا ہے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا
وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اور جو کوئی کرے ایسا کام یعنی کسی کا مال ناحق
کھاوے یا قتل کرے کسی کو بے حجت ستم سے اور ظلم سے تو ہم اُسکو ڈال دینگے
آگ میں دوزخ کی اور یہ آگ میں ڈالنا خدا تعالیٰ پر آسان ہے ✤ فائدہ یعنی مغرور

اِس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں دوزخ میں نہیں جاتے کے خدا تعالیٰ مالک مختار ہے
یہ آسان ہے اُسکے آگے جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبَآئِرَ
مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا ۝ اگر کنارے
اور بچتے رہوا ے مسلمانو اور پرہیز کرو اُن بڑے گناہوں سے جو منع ہوئے ہیں تمکو تو
چھوڑ دیں گے ہم اور معاف کریں گے تمسے چھوٹے گناہ تمہارے اور داخل کرینگے ہم تمکو
بڑی عزت کے مکان میں جو وہ بہشت ہے ✤

**فائدہ** کبیرہ گناہ یعنی بڑا گناہ وہ ہے جس پر صاف وعدہ دوزخ کا ہے قرآن میں
یا غصہ خدا تعالیٰ کا ہے اُس پر یا حد مقرر فرمائی ہے اُس پر اور چھوٹا گناہ وہ ہے
جس سے منع فرمایا اور کچھ زیادہ نکہا ✤

**فائدہ** عورتوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہر جگہ
خدا تعالیٰ مردوں پر حکم فرماتا ہے عورتوں کا ذکر نہیں کرتا اور میراث میں مرد کو دوہرا
حصہ ٹھیرایا ہے خدا تعالیٰ نے اُن کے جواب میں یہ آیت بھیجی کہ وَلَا تَتَمَنَّوۡا مَا فَضَّلَ
اللّٰهُ بِهٖ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا اكۡتَسَبُوۡا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ
مِّمَّا اكۡتَسَبۡنَ وَسۡئَلُوا اللّٰهَ مِنۡ فَضۡلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ۝ اور آرزو اور
ہوس مت کرو جس چیز میں بڑائی دی ہے خدا تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر یعنے
مردوں کو عورتوں پر مردوں کا حصہ مقرر ہے ثواب کا جیسے کچھ وہ کام کرتے ہیں
اور عورتوں کا حصہ مقرر ہے ثواب کا جیسے کچھ یہ کام کرتی ہیں اور مانگو خدا تعالیٰ سے
فضل اور مہر اُسکے بیشک خدا تعالیٰ سب چیز سے خبردار ہے اور واقف ہے کچھ
اُس سے چھپا ہوا نہیں وَلِكُلٍّ جَعَلۡنَا مَوَالِىَ مِمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ
وَالَّذِيۡنَ عَقَدَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ فَاٰتُوۡهُمۡ نَصِيۡبَهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدًا ۝ اور ع ٥ ٨ ٢
ہر ایک کے واسطے اے مسلمانو تم میں سے مقرر کر دیے ہیں وارث اُس مال کے
جو چھوڑ مریں ماں باپ اور کنبے والے اور وہ لوگ جنسے قول قسم باندھا ہے تمنے
دو تم اُن کو حصہ اُن کا بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر گواہ ہے اور تمہارے سب قول
اور قسم سے واقف ہے ✤ **فائدہ** بہت لوگ ایسے مسلمان تھے جو آپ
مسلمان ہوئے تھے اور سب کنبا اُن کا کافر تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

دو دو مسلمانون کو آپس مین بھائی کر دیا تھا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے
تھے پھر جب اُن کے کنبے کے لوگ بھی مسلمان ہوئے تب یہ آیت اُتری کہ میراث
کنبے اور ناتے دارون ہی کو ملتی ہے اور منھ بولے قول کے بھائیون سے زندگی
ہی مین سلوک ہے یا مرتے ہی وقت کچھ وصیت کر مرے اور بعد مرنے کے ورثہ
مین کچھ حصہ نہین ✻ **فائدہ** ایک صحابیہ عورت نے اپنے خاوند کی نافرمانی
بہت کی آخر کو مرد نے ایک طمانچہ مارا عورت نے اپنے باپ سے فریاد کی عورت
کے باپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آکر احوال ظاہر کیا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند سے بدلہ لیوے اتنے مین یہ آیت
اُتری کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَھُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ
اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ مرد حاکم ہین عورتون پر اسواسطے کہ بڑائی دی خدا تعالی نے ایک کو
ایک پر یعنی مرد کو عورت پر اور اسواسطے کہ خرچ کرتے ہین مرد عورتون پر اپنا مال
پھر کے دیتے ہین اور ہمیشہ کی خوراک اور پوشاک ہین فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاهْجُرُوْھُنَّ
فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ ۚ پھر نیکبخت عورتین حکم ماننے والیان نگہبانی کرنے والیان
خاوند کے مال کی پیٹھ پیچھے ساتھ اسکے جو نگہبانی کی خدا تعالی نے اور وہ عورتین جنکی
بدخوئی کا اندیشہ ہو تمکو پھر سمجھاؤ اُن کو جو بدخوئی چھوڑین جو نمانین تو پھر جدا ہو
اُن کے ساتھ سونے سے لیکن اسی گھر مین جو اس پر بھی نمانین تو مارو اُن کو پر
نہ ایسا جو نشان رہے یا ہڈی ٹوٹے فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا پھر اگر عورتین تمہاری فرمانبرداری کرین
اور کہا مانین تو مت تلاش کرو اُن پر بری راہ ستانے کی بیشک خدا تعالی ہی
سب سے بلند بزرگوار تم سب اُس سے ڈرتے رہو وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَھْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَھْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِــيْمًا خَبِيْرًا اور اگر ڈرو تم اے مسلمانو اور معلوم کرو کہ عورت خاوند آپس مین
بر خلاف اور ضد رکھتے ہین تو پھر کھڑا کرو ایک منصف مرد کے لوگون سے اور ایک
منصف عورت کی طرف والون سے جو چاہین یہ دونون منصف کہ صلح کروا دین

عورت خاوند میں تو موافقت کر دیگا خدا تعالی آپس دونوں عورت خاوند میں
بیشک خدا تعالی سب کچھ جاننے والا خبردار ہے سب چیز کے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ
لَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ
ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا اور بندگی کرو خدا تعالی کی اور شریک نکرو اسکے ساتھ
کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی کرو اور اپنے نزدیک کنبے والوں سے نیکی کرو
اور یتیموں اور فقیروں سے نیکی کرو اور ہمسایوں نزدیکوں سے اور ہمسایہ غیر سے
اور پاس کے بیٹھنے والے دوست سے نیکی کرو اور راہ مسافر سے نیکی کرو اور
لونڈی غلام سے جو تمہارے تابعدار ہیں ان سے نیکی کرو بیشک خدا تعالی
بیزار ہے اور دوست نہیں رکھتا اسکو جو ہو وے خود پسند اترانے والا
اپنی بڑائی اور شیخی کرنے والا اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ
مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا وہ لوگ جو خدا تعالی کی راہ
میں نہیں دیتے محتاجوں کو اور منع کرتے ہیں لوگوں کو کہ خیرات ندو اور چھپاتے
ہیں لوگوں سے اپنا مال جو خدا تعالی نے دیا ہے ان کو اپنے فضل سے اور تیار
کر رکھا ہے ہم نے کافروں کے واسطے عذاب خوار کرنے والا رسوا کرنے والا
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ
يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں مال اپنا لوگوں کے
دکھانے کو اور ایمان نہیں لاتے خدا تعالی پر اور نہ قیامت کے دن پر یعنی
خدا تعالی کو وحدہ لاشریک نہیں جانتے اور قیامت کے آنے کی منصفی نہیں
جانتے اور جس شخص کا شیطان ہو وے رفیق یار پاس بیٹھنے والا پھر بہت برا ہے
وہ رفیق * **فائدہ** یعنی جیسے بخیلی کرنے اور خدا تعالی کی راہ میں ندینا برا ہے
ویسا ہی لوگوں کے دکھانے کو دینا برا ہے اور خیرات کرنا ان لوگوں کا اچھا ہے
جس کا ذکر اوپر ہوا اور نیت بھی کرتے خیرات کرنے میں کہ آخرت میں اسکا بدلہ ملیگا
اور دنیا میں کسی طرح کا عوض نچاہتے وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا اور کس چیز کا نقصان ہوتا ان کافروں پر

اگر ایمان لاتے خدا تعالی پر جو وحدہ لاشریک جانتے اور یقین مانتے قیامت کے آنے کو اور دیتے محتاجون کو اس مال مین سے جو دیا ہے اُن کو خدا تعالی نے اور ہے خدا تعالی اُن کے کامون اور باتون سے واقف کچھہ چھپا ہوا نہین اُس سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ بیشک خدا تعالی نہین کھوتا اور ضائع نہین کرتا کسی کا حق ذرہ بھی جو حق تلف کرنا ظلم ہے اور اگر ہووے نیکی کسو کی تو دونا کر دیتا ہے ثواب اُس کا اور دیتا ہے اپنے پاس سے زیادہ اُس کو ثواب اپنے فضل سے بڑے بخشش اور ثواب فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ پھر کیا حال ہوگا کافرون کا اور ظالمون کا جبکہ لاوین گے ہم اور بلواوین گے ہر قوم اور ہر اُمّت سے ایک شاہد اُن کا احوال کہنے والا اور لاوین گے ہم تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسوقت اُس قوم پر جو تیری اُمت ہے گواہی دینے والا اور اُن کا احوال کہنے والا۔

**فائدہ** قیامت کے دن ہر وقت کی اُمت کے پیغمبر کو بلوا کر اُس اُمت کا احوال پوچھین گے جو کون ایمان لایا اور کون ایمان نلایا يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا اُس دن آرزو کرین گے کافر اور حکم نماننے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ برابر ہو جاوین زمین کے اور نہ چھپا سکینگے خدا تعالی کے آگے کچھہ بات سب ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔

**فائدہ** یعنی قیامت کے دن چاہین گے کہ ہم خاک ہو جاوین تو کیا اچھا ہو یعنی کہ ہم اب پیدا نہوتے مٹی مین مل کر نیست نابود ہو جاتے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نزدیک نہو تم نماز کے اُسوقت کہ جو تم نشہ مین ہو جب تک کہ جانو تم جو کچھہ کہو تم یعنی ہوش آوے تمکو اپنی بات سمجھنے کا یعنی نشہ مین جو مُنھہ سے نکلے اور خبر نہو جو کیا کہا تو کیا جانے جو نماز مین کیا پڑھا جب ہوش آوے تب نماز پڑھو اور نماز کے نزدیک نہو جب کہ تمکو غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلنے کے وقت مسافری مین جب تک کہ تم غسل کرو ✣

**فائدہ** یہ حکم جب تک تھا کہ شراب کا پینا حرام نہوا تھا کہ نشہ مین نماز نہ پڑھو اور اب

یہ حکم ہے کہ اگر بہت نیند سے یا بیماری سے ایسال ہوجاوے منھ سے بات نکلنے کی خبر نہو جو کیا کہا اسوقت کی نماز درست نہین جب ہوش آوے تو پہر قضا پڑھے غسل کی حاجت ہو تو بغیر نہائے نماز درست نہین لیکن وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا اور اگر ہو تم بیمار یا سافری مین راہ چلتے یا آیا کوئی تم مین سے جا ضرور پہر کر یا پیشاب کرکے یا عورت کے بدن سے بدن لگا ہو پہر ایسی حالتون مین نپاؤ پانی کو تو پہر قصد کرو پاک زمین کا یا ستہری مٹی کا پہر وہ خاک ملو منھ اپنو کو اور اپنے ہاتھون کو بیشک خداتعالی معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ❖ **فائدہ** اس آیت مین تیمم کا ذکر ہے فرمایا کہ تیمم اسوقت روا ہے کہ جب پانی کا عذر ہوا اور طہارت ضرور ہو سو طہارت دو قسم کی فرمائی ہے ایک یہ کہ جا ضرور یا پیشاب کرکے آیا وضو کی حاجت ہے دوسرے یہ کہ عورت سے ملا او غسل کی حاجت ہے اور عذر پانی کا تین طرح سے فرمایا ایک تو یہ کہ مسافر ہے اور پانی موجود نہین دوسری یہ کہ پانی تھوڑا ہی پینے کو رکھا ہے اور دور تک پانی نہین وضو کرے تو پیاس سے ہلاک ہو تیسرے یہ کہ پانی ہے لیکن بیماری کے سبب خطرہ ہے کہ اگر پانی لگے تو مرض زیادہ ہو ان مین حال مین تیمم کرے اس طرح کہ زمین پاک پر دونون ہاتھ مار کر اپنے منھ پر پہیرے اچھی طرح پہر دونون ہاتھ زمین پر مار کر اپنے ہاتھون کو ملے کہنیون تلک اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا کیا نہ دیکھا تو نے ان کی طرف جنکو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا توریت یا انجیل وہ خرید کرتے ہین گمراہی کو اور چاہتے ہین کہ تم بھی اے مسلمانو بہکو راہ سیدھی اسلام کی سے اور خداتعالی خوب جانتا ہے تمہارے دشمنون کو اور بس ہے خداتعالی دوست حمایتی اور بس ہے خداتعالی مددگار تمہارے دشمنون پر ❖

**فائدہ** یہود اور نصاری کو کتاب سے یہ حصہ ملا کہ صفت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی معلوم کی سو وہ یہ گمراہی خریدتے ہین کہ دنیا کی عزت اور رشوت کے واسطے چھپاتے ہین اور منکر ہوتے ہین جانکر حسد سے اور چاہتے ہین کہ مسلمان بہی دین سے پھر کر

گمراہ ہو جاوین مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا
وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ بعضے لوگ یہودیون
مین سے پھیرتے ہین باتون کو اُس کے ٹھکانے سے اور کہتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ سنی ہمنے بات تمہاری اور نمانی ہمنے اور سُن جو نہ سُنایا جائیو اور
راعنا کہتے موڑکر اپنی زبان کو اور عیب کرتے ہین دین اسلام مین ؁

**فائدہ** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو یہودیون سے بات کرتے تو جواب مین
کہتے کہ سُنا ہمنے یعنی قبول کیا ہمنے لیکن آہستہ کہتے کہ نمانا ہمنے یعنے کان سے سُنا
دل سے نہ سُنا اور یہودی کہتے کہ سُن نہ سُنایا جائیو ظاہر میں یہ لفظ دعا ہے
یعنی کہ تو ہمیشہ غالب رہیو کوئی بُری بات نہ سُنا سکے اور دل مین نیت یہ رکھتے
کہ تو بہرا ہو جائیو اور راعنا کہتے یعنی مہر سے ہمکو دیکھ اور زبان کو پھیر کر راعینا کہتے
یعنی تو چرواہا ہے ہمارا اور عیب کرتے دین مین کہ جس دین کا پیغمبر چرواہا ہوئے
وہ کیا دین ہے اور جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور کتنے ہی پیغمبرون نے
چرواہی کی اور دوسرا عیب کرتے تھے کہ اگر یہ شخص پیغمبر ہوتا تو ہمارا فریب معلوم
کرتا سو خدا تعالیٰ نے انہین جواب دیا وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا
اور اگر وہ کہ یہود کہتے کہ سُنا ہمنے اور حکم مانا ہمنے اور قبول کیا اور سُن ہماری بات
اور دیکھ مہر سے ہماری طرف البتہ یہ بات بہتر تھی اُن کے حق مین اور درست اور
سیدھی تھی لیکن لعنت کی اُن کو خدا تعالیٰ نے اُن کے کفر کے سبب سو یہود دی
ایمان نہین لاوے مگر تھوڑے سے یعنی کئی شخص ایمان لائے ہین اب خدا تعالیٰ
فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَ
كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ اے وہ لوگو جو دی ہے تمہین کتاب یعنی توریت ایمان لاؤ
اور سچ جانو اُسے جو اُتارا ہے ہمنے یعنی قرآن پر ایمان لاؤ جو سچا بتاتا ہے اُسکو
جو تمہارے پاس ہے یعنی توریت کے موافق ہین حکم اس قرآن کی اصل دین مین
ایمان لاؤ پہلے اس سے جو مٹا ڈالین ہم ان صورتون کو پھر الٹ دین ہم اُن چہرون کو

ہفتہ کی طرف یا لعنت کرین ہم یعنی نکال دین اپنی رحمت سے اُن صورتون کو جیسے کہ
نکال دیا اور لعنت کیا رحمت سے ہفتہ کے دن والون کو اور حکم خدا تعالی کا مقرر ہونے
والا ہے۔ **فائدہ** یعنی ایمان لاؤ پہلے عذاب کے آنے سے جو صورت حیوان
کی بدل کر حیوان کی شکل بن جاوے جیسے یہودیون مین اصحاب سبت کی صورتین
بندر اور سور کی بن گئی تھین قصہ اصحاب سبت کا سورہ اعراف مین آویگا
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِكْ
بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ۝ بیشک خدا تعالی نہین بخشتا وہ کہ اسکا شریک
پکڑے کسی چیز کو اور بخشے گا اُسکے سوائے جو گناہ ہو پھر جسکو چاہے بخشے اور جس نے
ٹھیرایا شریک کسی چیز کو خدا تعالی کے ساتھ پھر مقرر باندھا بڑا جھوٹھ۔
**فائدہ** یہودی جو بچھڑے کو پوجتے تھے اور حضرت عُزیر کو ابن اللہ کہتے تھے
اُنہون نے جب اِس آیت کو سُنا کہ شرک بڑا گناہ ہے ایسا کہ ہرگز نہ بخشا جاے گا
کہنے لگے کہ ہم شرک نہین کرتے بلکہ ہم خاص بندے ہین خدا تعالی کے اور پیغمبرزادے
ہین اور پیغمبری ہماری ارث ہے خدا تعالی کو یہ شیخی پسند نہ آئی یہ آیت بھیجی کہ
اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَكُّوْنَ اَنْفُسَہُمْ بَلِ اللّٰہُ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝
اے کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو جو پاکیزہ کہتے ہین
اپنے آپ کو بلکہ خدا تعالی پاکیزہ اور ستھرا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ظلم نہوگا
اُن شیخی کرنے والون پر ایک تاگے برابر بھی یعنی وہ اپنی اُس شیخی کرنے کے عذاب
مین آپ گرفتار بے نہایت ہون گے اُن پر عذاب ناحق نہوگا اُنْظُرْ كَیْفَ یَفْتَرُوْنَ
عَلَی اللّٰہِ الْكَذِبَ وَكَفٰی بِہٖٓ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ دیکھ جو کیسا باندھتے ہین خدا تعالی پر ٢/٧
جھوٹھ اور بس ہے جھوٹھ باندھنے کا گناہ صریحا اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ
الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ھٰٓؤُلَآءِ اَھْدٰی مِنَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا ۝ کیا نہ دیکھا تو نے اُن لوگون کی طرف جنکو ملا ہے کچھ حصہ کتاب
توریت سے یعنی یہودیون کو دیکھا جو وہ یقین لاتے ہین اور مانتے ہین بتون کو
اور شیطان کو اور کہتے ہین یہودی مکے کے کافرون کو کہ یہ مکے کے کافر زیادہ
راہ پائے ہوئے ہین مسلمانون سے اور یہ بات اِس حسد سے کہی جو پیغمبری

اور سرداری دین کی ہمارے سوا اور کسی قوم میں کیوں ہووے سو خدا تعالی نے
اُن پر لعنت کی کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝
وہی لوگ ہیں جنکو دور کیا خدا تعالی نے اپنی رحمت سے یعنی لعنت کی اُن پر اور جسکو
لعنت کرے خدا تعالی پھر نپاوے تو اسکا کوئی مددگار جو عذاب سے چھڑاوے ۔
**فائدہ** یہودی اپنے خیال میں جانتے تھے کہ سرداری دین کی اور پیغمبری
ہماری ارث ہے اور ہمیں کو لائق ہے اس سبب عرب کے رہنے والے پیغمبر کے
متابعت سے غیرت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر کو حکومت ہمیں کو پہنچ رہے گی
سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ
نَقِيْرًا ۝ اے کیا کچھ اُن کو حصہ ہے سلطنت میں یعنی اُن کو کچھ حصہ نہیں اور کبھی
حاکم ہووین تو نہ دیوین لوگون کو ایک تل برابر بھی یعنی ایسے بخیل ہیں جو بادشاہت
ہیں فقیر کو تل برابر بھی نہ دیوین اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰھُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ یا حسد کرتے ہیں لوگوں کی
اسواسطے کہ دیا ہے اُن کو خدا تعالی نے اپنے فضل سے پھر مقرر دیا ہمنے ابراہیم
علیہ السلام کی اولاد کو کتابیں یعنی حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کو توریت
اور انجیل دی اور علم شریعتوں کا دیا اُن کو اور دیا ہمنے اُن کو بڑی بادشاہت
فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝ پھر اُن میں سے
کوئی ایمان لایا اُس پر اور کوئی اُن میں سے ہٹ رہا اُس سے اور بس ہے دوزخ کی
بھڑکتی آگ کافروں کی عذاب کو **فائدہ** یعنی ہمیشہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
گھرانے میں بزرگی دی خدا تعالی نے اور اب بھی اُسی کے گھرانے میں پیغمبر ہے جو کوئی قبول نکرے اُسکے واسطے
دوزخ کی بھڑکتی آگ تیار ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ
كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝
بیشک اُن لوگوں کو جو منکر ہوئے اور نمانا ہماری آیتوں کو جلد ڈالیں گے ہم
اُن کو آگ میں دوزخ کی پھر جب تک پک جاوے یا جل جاوے کھال اُن کے
بدن کی تو ہم اُن کو بدل کریں گے اور کھال پہلی جلی ہوئی کی سوا ہے اِس
واسطے کہ تو چکھیں عذاب کو مقرر خدا تعالی زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں البتہ داخل کریں گے ہم اُن کو باغوں میں جنکی نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہیں گی اُن باغوں میں کبھی نہ نکلیں گی وہاں سے اُن مومنوں کے واسطے اُن باغوں میں عورتیں ہیں پاکیزہ ستھری اور داخل کریں گے ہم اُن کو گہری چھاؤں میں جو سورج کی گرمی ہرگز وہاں نہ پہنچے گی اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَھْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ بیشک خدا تعالی فرماتا ہے تمکو اے مسلمانو کہ پہنچا دو امانتیں امانت والوں کو یعنی جسکی جو چیز امانت ہے اُسی کو دو اُس میں خیانت نکرو اور جب تم حکم کرو کسی جھگڑے قضیہ میں تو حکم کرو انصاف سے کسی کی طرفداری نکرو خدا تعالی اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے تمکو اسے مانو تم بیشک خدا تعالی سننے والا ہے سب کھلی اور چھپی بات کا اور دیکھنے والا ہے سب ظاہر اور پوشیدہ چیز کا اور کام کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو حکم مانو اور تابعداری کرو خدا تعالی کی اور تابعداری کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور تابعداری کرو اپنے وقت کے حاکم کی جو تم میں سے ہو اگر جھگڑو کسی بات میں دین کے تو اُس جھگڑے کو رجوع کرو خدا تعالی کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی کلام اللہ اور حکم رسول کی طرف اگر ہو تم ایمان لانے والے خدا تعالی پر اور قیامت کے دن پر یہ بات بہت اچھی اور بہت بہتر ہے آخر کو ✣

**فائدہ** حاکم وقت بادشاہ یا صوبہ دار بادشاہ کی طرف سے یا قاضی جو کسی کام پر مقرر ہو بادشاہ یا حاکم کی طرف سے اُن کے حکم کا ماننا بھی ضرور ہے جب تک کہ وہ خلاف حکم خدا تعالی کے اور رسول اللہ کے حکم نکرے اور اگر صریحا خلاف خدا تعالی اور رسول کے حکم کرے تو نمانے اور اگر دو مسلمان آپس میں جھگڑتے ہوں ایک نے کہا کہ چلو شرع میں رجوع کریں دوسرا کہنے لگا ہمیں شرع نہیں چاہیے تو اسی شرع سے

سچے کام نہیں تو مقرر کافر ہوا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ
وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے اُو
لوگوں کی طرف جو دعوے کرتے تھے کہ ایمان لائے ہیں وہ اُس چیز پر جو اُترا ہے
تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن اور جو اُترا ہے پہلے تجھسے ا
پیغمبروں پر جیسے توریت اور انجیل یعنی جو لوگ کہ زبان سے کہتے ہیں کہ ہم قرآن
اور سب کتابوں پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے اس کہنے پر چاہتے ہیں کہ قضیہ لیجاویں
شیطان کی طرف اور مقرر ہو چکا ہے حکم قرآن میں اُن کو کہ اُس شیطان کو نمانیں اور
چاہتا ہے وہ شیطان کہ گمراہ کرے اُن کو اور بہکا کر دور ڈال دے سیدھی راہ
اسلام کیسے ۞ **فائل** ایک یہودی اور ایک منافق جو ظاہر میں مسلمان تھا
ایک معاملہ میں جھگڑنے لگے یہودی نے کہا چل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور
منافق نے کہا چل کعب بن اشرف کے پاس جو یہودیوں کا سردار تھا آخر کو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت
کیا منافق جو جھوٹا تھا باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو حضرت عمر کے پاس جو یہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے کہنے سے مدینہ میں جھگڑا فیصل کرتے تھے منافق یہ سمجھ کر حضرت عمر پاس آئے
کہ مجھے مسلمان جانکر میری طرفداری کرینگے جب حضرت عمر نے یہ جھگڑا سنا اور یہودی نے
کہدیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جا چکے ہیں اور وہ مجھے سچا کر چکے ہیں حضرت
عمر نے یہ بات تحقیق کر کر اُس منافق کی گردن ماری اور کہا کہ جو کوئی ایسے قاضی کے فیصلہ کو
نمانے اُس کی سزا یہی ہے اُس کے وارث حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے
اور جا کر خون کا دعوی کیا اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم اسواسطے گئے تھے کہ صلح کروا دیں
انہوں نے قتل کیا تب یہ آیتیں اتریں اور حضرت عمر کا لقب فاروق فرمایا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا
اور جب اُن منافقوں کو کہے جھگڑے کے وقت کہ آؤ خدا تعالی کے حکم کی طرف جو اُس نے
اُتارا ہے اور اُسکے بھیجے ہوئے کی طرف یعنی جو قرآن میں حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے ہیں اُسے اُنکو دیکھے تو اُس وقت منافقوں کو جو اُٹر رہتے ہیں

اور بند ہو رہتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کہ اُن کا جی نہین چاہتا
جو آئین یہ بات فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا پھر کیا ہوا اور کیا کرین جب اُن کو پہنچی مصیبت اُس ایک سے
کی جو کرتے ہین اپنے ہاتھون پھر آوین مصیبت کے وقت تیرے پاس قسمین
کہاتے اللہ کی کہ ہم نچاہتے تھے سوائے بھلائی کے اور موافقت کے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ
اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ۝
وہ لوگ منافق وہ ہین کہ خدا تعالی جانتا ہے جو ان کے دلون مین ہے بدی نفاق کی
پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی بات سے تغافل کر اور نصیحت کر اُن کو اور کہہ
اُن سے اُن کے حق مین بات بڑی اور اُن کے فائدہ کی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور نہ بھیجا ہمنے کوئی رسول اپنے بندون کی
طرف مگر اسی واسطے کہ اُس کا حکم مانین خدا تعالی کے فرمانے سے اور اگر وہ لوگ
جسوقت کہ بُرا کیا تھا اپنا آپ اُنھون نے اُسوقت آتے تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پھر بخشواتے خدا تعالی سے اور بخشواتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو تو البتہ
خدا تعالی کو پاتے توبہ قبول کرنیوالا مہربان گناہ معاف کرنیوالا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ
وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ پھر نہین ہے در اصل اُن کا ایمان قسم ہے تیرے
پروردگار کی جو ایمان اُن کا ہوگا مضبوط جب تک کہ تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم منصف جانین گے اُس قضیہ مین جو قضیہ اُٹھے اُن کو آپس مین اور تو حکم
کرے تو پھر نپاوین اپنے جی مین شک اور خفگی تیری انصاف کرنے مین اور قبول
رکھین اور مانین تیرے حکم کو جی کی خوشی سے تب در اصل مومن ہووین
وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ
اور اگر ہم حکم کرتے اُن لوگون پر وہ کہ قتل کرواپنے تئین آپ یا نکل جاؤ اپنا وطن اور
گھر چھوڑ کر تو نکرتے یہ فرمانبرداری مگر تھوڑی اُن مین سے حکم بجالاتے وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا
يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ اور اگر یہ لوگ جو ظاہر مین

ایمان لائے ہین کرتے جو کچھہ کہ اُن کو نصیحت ہوتی ہے تو اُن کے حق مین البتہ اچھا
ہوتا اور زیادہ ثابت ہوتی دین ایمان ہین ❊ **فائدہ** یعنی جانون کا مالک
خدا تعالیٰ ہے اُسکے حکم سے جان تلک دیڈالنا چاہیے اگر خدا تعالیٰ ویسا حکم کرتا تو
یہ منافق کب بجالا سکتے اور یہ حکم نصیحت کی ہے اگر بجالاوین تو اُن کے حق مین بہت
اچھا ہے جو نفاق سے نکلین خالص مسلمان ہوجاوین پر سمجھتے نہین وَّاِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ
مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِیْمًا ۙ وَّلَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ اور جب کہ یہہ
منافق نصیحت مانتے تو البتہ دیتے ہم اُن کو اپنے پاس سے بڑا ثواب اور مقرر راہ
دکھاتے ہم اُن کو سیدھی بہشت مین پہنچنے کی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ۝ اور جو کوئی حکم مانے خدا تعالیٰ کا اور اُسکے بھیجے ہوئے کا پھر وہ
لوگ ساتھہ اُن کے ہین جن پر نعمت دی ہے خدا تعالیٰ نے پیغمبرون سے اور صدیقون
اور شہیدون سے اور نیکبختون سے اور کیا اچھے لوگ ہین یہ رفیق بہت اچھی ہی اُن کی
صحبت ❊ **فائدہ** پیغمبر وہ ہین جن پر فرشتہ پیغام لاتا ہے خدا تعالیٰ کے
پاس سے اور صدیق وہ ہین کہ جو پیغام خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبرون کنے آوے
اُن کے جی مین آپہی وہ بات اچھی لگی اور شہید وہ ہین جنکو پیغمبرون کے حکم پر ایسا
صدق آیا کہ اُس حکم پر جان نثار کرتے ہین اور نیکبخت وہ ہین جن کا مزاج نیکی پہ
پیدا ہوا ہے اور سوائے اِن کے اور لوگ جو اِن سے محبت رکھتے ہین اور
اُن کی تابعداری فرمانبرداری کرتے ہین وہ بھی انہین کی شمار مین آوینگے
ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ۝ یہ بزرگی اور فضل خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے
اور کفایت کرتا ہے خدا تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ❊ **فائدہ** اب یہان سے آگے
مذکور لڑائی کا ہے کافرون سے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ
اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو اپنے ہتھیار اور خبردار رہو پھر
باہر نکلو دشمنون سے لڑنے کو جدے جدے جتھے ہر طرف یا جاؤ سب ملکر اکٹھے
کافرون سے لڑنے کو وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّیُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَیَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِیْدًا ۝ اور البتہ تم مین سے ایسا ہے کوئی جو دیر لگاتا ہے اور دلیل

کرتا ہے باہر نکلنے میں لڑنے کو پھر اگر پہنچی تمکو اے مسلمانو مصیبت شکست کی تو
کہنے وہ ڈھیل کرنے والا کہ مقرر خدا تعالی نے فضل کیا مجھ پر جو میں نہ تھا اُن کے ساتھ
لڑائی میں حاضر وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ
يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ اور اگر پہنچی تمکو اے مسلمانو کسی
اور فضل خدا تعالی کی طرف سے جیسے فتح اور مال لوٹ کا ہاتھ لگے تمہارے تو البتہ
کہنے لگے وہ ڈھیل کرنے والا گویا کہ نہ تھے تم میں اور اُس میں کچھ دوستی جو اپنے تئیں
انجان کر کے کہے کہ کیا اچھا ہوتا جو میں بھی ہوتا اُن کے ساتھ تو پاتا بڑی مراد جو لوٹ کا
مال ہاتھ آتا میرے ✽ **فائدہ** ایسا شخص منافق ہے جو خدا تعالی کا حکم نہیں
سمجھتا بلکہ نفع دنیا کا ڈھونڈھتا ہے اگر لوگوں کو اس کام میں کچھ دکھ پہنچے تو الگ رہنے پر
خوش ہوتا ہے اور اگر مسلمانوں کو نفع پہنچے تو افسوس کھاتا ہے اور دشمنوں کی طرح
حسد کرتا ہے فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ
وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا پھر چاہیے کہ لڑیں
خدا تعالی کی راہ میں وہ لوگ جو بیچتے ہیں دنیا کی زندگانی کو واسطے آخرت کے اور
جو کوئی خدا تعالی کی راہ میں پھر مارا جاوے یا فتح کرے دونوں طرح البتہ دیویں ہم
اسکو بڑا ثواب آخرت میں جو بیان میں نہ آسکے وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا اور کیا ہے تمکو
کہ نہ لڑو خدا تعالی کی راہ میں اور واسطے اُن بیچاروں کے جو گرفتار ہیں مکے بیچ
کافروں کے ہاتھ میں مرد اور عورتیں اور لڑکے جو کہتے ہیں یعنی دعا مانگتے ہیں کہ اے
پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکے سے جو ظالم ہیں یہاں کے رہنے والے
اور بنا ہمارے واسطے پاس اپنے سے کوئی حمایتی اور بنا ہمارے واسطے اپنے
پاس سے کوئی مددگار جو حمایت کرے ہماری ✽
**فائدہ** بہت لوگ مسلمان غریب مکے میں ایسے تھے جو مدینے میں نہ آسکتے
تھے اور ناتے دار رشتہ دار اُن کے کافر ستاتے تھے جو پھر کافر ہو جاویں
سو خدا تعالی نے فرمایا کہ دو واسطے تمکو کافروں سے لڑنا ضرور ہے ایک تو یہ کہ

دین برحق خدا تعالی کا بلند ہووے اور دوسرے وہ کہ مظلوم مسلمان جو کے
مین کافرون کے بس مین گرفتار ہین وہ اس بلا سے چھوٹین اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۔ جو لوگ ایمان
لائے ہین سو لڑتے ہین کافرون سے خدا تعالی کی راہ مین اور جو لوگ کہ کافر ہین
سو لڑتے ہین مسلمانون سے شریرون اور مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم اے
مسلمانون شیطان کی دوستون اور حمایتون سے مقرر مکر فریب شیطان کا سست ہے
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
اے کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگون کی طرف جنکو حکم ہوا تھا
کہ اپنے ہاتھ تھام رکھو لڑائی سے اور قائم رکھو نماز کو یعنی وقت پر پڑھا کرو اور
اور دیتے رہو مال زکوٰۃ کا محتاجون کو ۔ **فائدہ** ۔ مکے مین کافر مسلمانون کو
بہت ستاتے تھے اور ظلم کرتے تھے مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت مین آنکر حال ظاہر کرتے اور رخصت مانگتے کہ اگر فرماؤ تو ہم بھی ان سے بدلہ
ظلم کا لیوین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو ابھی مجھے حکم لڑائی کا نہین ہے
فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ
خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۔ پھر جب مدینہ
مین آنکر حکم ہوا مسلمانون پر کافرون سے لڑنے کو تب ایک جماعت مسلمانون سے
ایسی ڈرنے لگی کافرون کی لڑائی سے جیسے کہ ڈرا چاہیے خدا تعالی سے بلکہ زیادہ اس سے
بھی ڈرنے لگی اور کہنے لگی کہ اے پروردگار ہمارے کسواسطے حکم کیا ہم پر لڑائی کا
کیون نہ چھوڑا ہمین امن سے موت تلک جو نزدیک ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا
قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ فائدہ اور مزا دنیا کا تھوڑا سا ہے اور آخرت بہت اچھی ہے اسکے
واسطے جو پرہیز کرتے شرک سے اور بڑے گناہون سے اور یقین جانے کہ ہماری
محنت اور کوشش کا ثواب ضائع نہوگا ایک تاگے برابر بھی اور کہو ان کو یعنی سمجھاؤ کہ اَيْنَ مَا
تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ جہان کہین تم کسی شہر مین

آ پکڑے گی تمکو موت اگرچہ ہو گے تم مضبوط قلعون مین یا برجون مین یعنی کیسے ہی مضبوط مکان مین اور امن کی جگہہ مین رہو موت تمہین کسی طرح نچھوڑے گی وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ اور اگر پہنچے ان لوگون کو کچھہ بھلائی جیسے فتح یا لوٹ کا مال توکہین یہ خدا تعالی کی طرف سے ہے اور اگر پہنچے ان لوگون کو برائی جیسے شکست یا زخم یا نقصان توکہین یہہ بات تیری طرف سے ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیری تدبیر اگر درست ہوتی تو یہہ بدی نہ پہنچتی بے تدبیری سے تیری یہ بدی پہنچی ہمکو قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ توکہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب نیکی اور بدی اور فتح اور شکست خدا تعالی کی طرف سے ہے پھر کیا حال ہے ان لوگون کا جو عقل کے پاس نہین توسمجھین بات ❊

**فائدہ** یہ ذکر منافقون کا ہے کہ اگر تدبیر لڑائی کی درست آئی اور فتح ہوئی اور لوٹ کا مال ہاتھہ آیا تو کہتے ہین کہ خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنے اتفاقاً بات بن آئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدبیر کے قائل نہوتے اور اگر بگڑ جاتے تو الزام رکھتے تدبیر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ سب خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنے وہ تدبیر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدا تعالی کا الہام ہے غلط نہین اور بگڑی کو بگڑا نہ سمجھو یہ خدا تعالی تمکو سدہاتا ہے اور آزماتا ہے تمہاری تقصیر پر اس طرح کہ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا جو پہنچے تجکو اے بندے کسی طرح کی بھلائی تو سمجھہ کہ یہ خدا تعالی کے فضل سے ہے اور جو کچھہ پہنچے تجکو کسی طرح کی برائی سے تو جان اپنے نفس کی طرف سے ہے اور بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگونکے واسطے پیغام پہنچانے کو اور خدا تعالی کفایت کرتا ہے گواہ تیرے پیغمبری پر ❊

**فائدہ** بندے کو چاہیئے کہ نیکی خدا تعالی کے فضل سے سمجھے اور سختی تکلیف کی اپنی تقصیر سے جانے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام نرکھے اور سب طرح کی تقصیرون سے خدا تعالی واقف ہے اور وہی اس کا بدلہ دیتا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا جس نے حکم مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

حکم مانا خدا تعالیٰ کا اور جو کوئی پھرا حکم ماننے سے پھر نہیں بھیجا ہے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں پر نگہبان جو اُن کو گناہ نکرنے دیوے تو تیرا کام پیغام پہنچانا ہی ہے جو کوئی حکم مانے گا اُس کا بھلا ہے اور جو نمانے اُسے عذاب ہوگا اور بعضے لوگ یعنی منافق ایسے ہیں جو وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ اور کہتے ہیں روبرو تیرے کہ قبول کیا حکم تیرا پھر جب باہر گئے تیرے پاس سے تو آپس میں رات کو کہتے ہیں بعضے اُن میں سے سوائے اُس بات کے جو تیرے پاس کہی تھی اور خدا تعالیٰ لکھتا ہے جو وہ تدبیر کرتے ہیں رات کو فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تغافل کر اُن سے اور بھروسا کر خدا تعالیٰ پر سب اپنے کام اُسے سونپ دے اور بس ہے خدا تعالیٰ کام بنانے والا أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا کیا فکر نہیں کرتے غور سے قرآن کے معنوں میں اور اگر یہ ہوتا اور کا بنایا ہوا سوائے خدا تعالیٰ کے تو البتہ پاتے اس میں تفاوت بہت سا خواہی معنوں خواہی لفظوں میں وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ اور جب آتا ہے کوئی کام یا کوئی خبر امن کی جیسے قصد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صلح کے واسطے یا خبر فتح لشکر اسلام کی یا خبر ڈر کی جیسے کہیں جمع ہونا دشمنوں کا یا کام بگڑ جانا کسی فوج مسلمان کا تو ایسی خبریں مشہور کر دیتے ہیں بغیر تحقیق کے وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ اور اگر پہنچا دیتے اُس خبر کو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور طرف اپنے حاکم سردار کے تو البتہ تحقیق کرتے اُس خبر کو وہ لوگ جو تحقیق کرنیوالے ہیں اُن میں سے وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا اور اگر نہوتا فضل اور رحمت خدا تعالیٰ کی تم پر اے مسلمانو اور بخشش اُس کی نہوتی جو تم پر اُس کا پہنچا ہوا اظہار سب چیز میں ہے تو البتہ تم تابعداری کرتے شیطان کی مگر تھوڑے سے بچ رہتے شیطان کی تابعداری سے ❊

**فائدہ** یعنی اگر کہیں سے کچھ خبر آوے تو چاہیے کہ اول پہنچا دیں سردار حاکم کو اور اُس کے نائبوں کو جب وہ اُس خبر کو تحقیق کر لیویں اور اُس پر تدبیر کام کی مقرر

کر چلیں تب آپ اُس پر عمل کرے ❖ **فائدہ** یعنی بات جو اپنی عقل سے
کچھ دریافت ہو تو اُسے مشہور نہ کیجئے جب تک تحقیق نہ ہو سب باتیں مشہور ہوتی ہیں جو
دراصل نرا جھوٹھ ہوتا ہے فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا پھر تو اے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی کر خدا تعالی کی راہ میں کافروں سے تو ذمہ دار نہیں مگر
اپنی جان سے اور تاکید کر مسلمانوں کو جو لڑیں مشرکوں سے تو شاید جو خدا تعالی بچا رکھے
مسلمانوں کو لڑائی سے کافروں کی اور خدا تعالی سخت زیادہ لڑائی کرنے والا ہے
اور بہت سخت عذاب اور سزا دینے والا ہے ❖
**فائدہ** یعنی اگر کافروں کی لڑائی سے سست مسلمان ڈرتے ہیں تو خدا تعالی سے
لڑ سکیں گے یعنی اگر حکم خدا تعالی کا نہ مانیں گے تو اُن پر غصہ خدا تعالی کا ہوگا تو پھر
خدا تعالی کے غصہ سے کافروں سے لڑنا اور مارنا اور مار جانا آسان ہے ❖
مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ
مِنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا جو کوئی سفارش کرے سفارش کرنی نیک
کسی کے حق میں تو ہووے گا شفاعت کرنے والے کو حصہ اُس نیکی میں سے اور جو
کوئی سفارش کرے سفارش کرنی بری کسی کے حق میں تو ہووے گا اُسے بھی حصہ
اُس بدی میں سے اور ہے خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھنے والا اور سب چیز کا
حصہ بانٹنے والا ❖ **فائدہ** اگر کوئی محتاج کو دولتمند سے کچھ دلوا دے تو اُس
خیرات کے ثواب میں دلوانے والا بھی شریک ہے اور کوئی کافر بدکار کو حرام زادے
شریر کو چھڑا دے پھر وہ بدی کرے تو یہ چھڑانے والا بھی اُس فساد میں شریک ہے
وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا
اور جب تجھے کوئی دعا دیوے تو تم بھی اُسے دعا دو اُس سے بہتر یا وہی اُلٹ کر دو بیشک
خدا تعالی سب چیز کا حساب کرنیوالا ہے **فائدہ** یعنی اگر کوئی کہے السلام علیکم
تو واجب ہے اُس کا جواب دینا اگر برابر چاہے تو وعلیکم السلام کہے اور جو ثواب زیادہ
چاہے تو ورحمۃ اللہ بھی کہے اور اگر اُس نے یوں کہا تو آپ کہے وبرکاتہ اللّٰهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا خدا تعالی نے

الله

بیشک جو نہیں اس کے سوائے کوئی خدا تعالی کے لائق جو اس کی بندگی کیجئے مگر
وہی ایک خدا تعالی وحدہ لاشریک ہے البتہ مقرر اکٹھا کرے گا تم سب کو قیامت کے
دن کو ان میں سے اٹھا کر کچھ شک اور شبہ نہیں اس میں ہرگز اور کون شخص زیادہ
سچا ہے بات کہتے میں اور وعدہ کرنے میں یعنی یہ وعدہ قیامت کے آنے کا اور
سب باتیں جو خدا تعالی نے فرمائیں ہیں سب سچ ہیں ❖

**فائدہ** کہتے ہیں کہ ایک قوم مکے سے نکل کر مدینہ کو آنے لگے رستہ میں پچھتا کر پھر
گئی اور مدینہ میں اپنے اسلام لانے کی خبر بھجوا دے پھر مدینہ میں مسلمانوں کو اس
خبر سے تردد پیدا ہوا بعضوں نے کہا کہ وہ مسلمان ہوئے اور بعضوں نے اُن کا اسلام لانا
جھوٹھ جانا اور کہا کہ اگر وہ اسلام لا کر آتے تھے تو پھر راہ میں سے کیوں پھر گئے اس
مقدمہ میں خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ
بِمَا كَسَبُوْا اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا
پھر کیا ہوا تمھیں اے مسلمانو جو منافقوں کے واسطے دو فرقہ ہوئے تم اور خدا تعالی
نے اُن کو الٹ دیا اُن کے کاموں پر جو کئے انہوں نے اے کیا چاہتے تم اے
مسلمانو جو دین اسلام کی راہ پر لاؤ اُن کو جنکو گمراہ کرے خدا تعالی اور جسکو گمراہ کرے
خدا تعالی پھر نپاوے تو اس کے واسطے کوئی راہ سیدھی ❖

**فائدہ** یہاں منافق اُن لوگوں کو فرمایا خدا تعالی نے جو ظاہر میں ہی ایمان
لائے تھے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت ظاہر کی اور ملاپ
رکھتے تھے اس سے غرض وہ تھی کہ اگر اُن کی فوج ہماری قوم پر جاوے تو لوٹ
سے اور مار سے جانے سے بچ رہیں جب مسلمانوں نے یہ معلوم کیا کہ ان کا اخلاص
اس غرض کا ہے دل کی محبت سے نہیں تو بعضے مسلمان کہنے لگے جو ان سے ملنا
ترک کیجئے جو ایک طرف ہو جاویں اور بعضوں نے کہا ان سے ملے جایئے شاید ایمان
لاویں سو خدا تعالی نے فرمایا کہ ہدایت اور گمراہی خدا تعالی کے اختیار میں ہے تمھیں
اس کا فکر کیا ہے بلکہ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا
مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ چاہتے ہیں وہ کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہیں
تو پھر تم سب برابر ہو جاؤ گمراہی میں پھر مت پکڑو تم اے مسلمانو کسی کو اُن میں سے

دوست اور کسی کافر سے اخلاص نکرو جب تک وہ اپنا وطن چھوڑ کر نہ آوین خدا تعالی
کی راہ مین فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ
وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا پھر اگر نمانین یعنی ایمان نلاوین اور وطن نچھوڑین تو پکڑو اُنہین قید کرو
اور قتل کرو اُن کو جہان پاؤ اُن کو اور نٹھیراؤ اُن مین سے کسی کو دوستدار رفیق اور
مددگار اپنا إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ
أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ مگر وہ لوگ جو مل رہے ہین ایک قوم
جو اُس قوم مین اور تم مین عہد ہے یا آئے ہین تمہ پاس جو دق ہوگئے ہین دل اُن کے
تمہاری لڑائی سے یا اپنی قوم کی لڑائی سے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ
فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا
اور اگر چاہتا خدا تعالی تو البتہ زور دیتا اُن کو تم پر اے مسلمانو پھر تم سے لڑتے وہ پھر
کنارہ پکڑین تم سے جو پھر نہ لڑین تم سے اور ڈالین تمہاری طرف صلح اور امان مانگین تم سے
پھر نہین دی خدا تعالی نے تمکو اُن پر راہ قتل کرنے کی اور لوٹ لینے کی ⁂
فائدہ یعنی اُس ظاہر کے ملنے سے اُن کو لڑائی مین نہ بچاؤ مگر دو طرح سے ایک تو
یہ کہ جن لوگون سے تمہاری صلح ہے اُن سے اُن کو عہد ہے اور قسم ہے تو وہ بھی
صلح مین داخل ہین اور دوسری طرح یہ کہ جو لوگ لڑائی سے تھک کر تمسے آپ صلح
کرین اِس بات پر کہ نہ اپنی قوم کی طرف ہو کر تمسے لڑین اور نہ تمہارے ساتھ ہو کر
اپنی قوم سے لڑین پھر اِس عہد پر قائم رہین تو یہ خدا تعالی کا احسان جانو کہ ہماری
لڑائی سے بند ہوئے سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا
رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا اب تم دیکھوگے کہ ایک قوم آوےگی مدینہ مین مسلمان
ہونے کو جو چاہتے ہین کہ امن مین رہین تمسے پھر جب قوم مین جاوین تو کافر ہون
اِسواسطے کہ امن مین رہین اپنی قوم سے ⁂ فائدہ جسوقت بلاوین اُن کو طرف
فساد کے تو پھر جاوین اُس ہنگامہ مین فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا
أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ
سُلْطَانًا مُبِينًا پھر اگر تمہاری لڑائی سے کنارہ نکرین اور صلح اختیار نکرین اور اپنے ہاتھ ع ۱۲
نہ تھامین تمہاری لڑائی سے تو پھر اُن کو پکڑو اور مار ڈالو جہان پاؤ اور وہ لوگ

جو دیا ہم نے تم کو اُن پر سند اور دلیل صریح * فائدہ یعنی جو لوگ تم سے
قول کر جاویں کہ تم سے نہ لڑیں اپنی قوم کے ہمراہ ہو کر اور نہ لڑیں اپنی قوم سے لڑیں تمہارے
رفیق ہو کر پھر جب اپنی قوم کا غلبہ دیکھتے ہیں اُن کے رفیق ہو جاتے ہیں تو تم بھی اُن کے
قتل کرنے میں قصور نہ کرو تمہارے ہاتھ تنگی ہے یہ کہ وہ اپنے قول پر قائم رہے
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا اور نہیں چاہیے مسلمان کو کہ مار ڈالے مسلمان کو
مگر چوک کر انجانی سے اور جو کوئی مسلمان کو مار ڈالے انجانی سے پھر لازم ہوا اُس پر آزاد کرنا
ایک بردہ مسلمان اور خون بہا پہنچانا اُس کے وارثوں کو مگر وہ کہ وارث اُس کے
خون بہا خیرات کر دیں یعنی بخش دیں تو خیر فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ پھر اگر وہ مارا گیا ہوا تھا ایک قوم سے جو وہ قوم تمہاری دشمن ہے
یعنے کافر ہیں اور آپ وہ مقتول مسلمان تھا تو لازم ہے مارنے والے پر آزاد کرنا ایک
بردہ مسلمان اور خون بہا اُس کے وارثوں کو نہ دے جو مسلمان اور کافر ہیں وارث نہیں
وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ
اور اگر مارا گیا ہوا تھا ایک قوم سے جو اُس قوم میں اور تم میں عہد اور قول ہے
تو لازم ہے مار ڈالنے والے پر خون بہا پہنچانا اُس کے وارثوں کی طرف اور
آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ
وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا پھر جو کوئی نہ پاوے یعنی اُسے پیدا نہ ہووے جو بردہ مسلمان خریدے
اور آزاد کرے تو وہ دو مہینے لگے ہوئے روزے رکھے یعنی دو مہینے میں ایک
روزہ بھی نہ توڑے یہ حکم خدا تعالیٰ کا ہے بخشوانا ہے خدا تعالیٰ سے اپنی خطا کا اور
خدا تعالیٰ ہی سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا *

فائدہ انجانی اور چوک کئی طرح سے ہے یہاں وہ مذکور ہے جو مسلمان کافروں میں
ہو اور اِس نے نہ سمجھا کہ وہ مسلمان ہے اور قابو میں آیا تو اُسے مار ڈالا ہر طرح خطائی
پھر مار ڈالنے والے پر دو چیز لازم ہیں ایک تو آزاد کرنا مسلمان بردہ اور اگر مقدور
نہ ہو تو دو مہینے کے ملے ہوئے روزے رکھنے اُس خطا کا کفارہ ہے خدا تعالیٰ کی
جناب میں دوسرے خون بہا دینا اُس کے وارثوں کو جو اُن کا حق ہے اور اگر مارے گئے

ہوائے اُسکے وارث خیرات کر کر چھوڑ دیویں تو چھٹتا ہیں سوا اگر اُسکے وارث مسلمان ہیں یا کافر ہیں لیکن صلح رکھتے ہیں تو ادا کرنی واجب ہے اور اگر کافر ہیں اور دشمن ہیں واجب نہیں خون بہا مذہب حنفی میں مسلمان کے دو ہزار سات سو چالیس روپیے تخمیناً دینے لازم ہیں قاتل کی برادری کو تین برس میں کئی بار کر کے ادا کریں وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو قصد کر کے اور جان بوجھ کے تو پھر سزا اُس کی دوزخ ہے ہمیشہ پڑا رہے گا وہ اُسی میں اور غضب خدا تعالیٰ کا ہوا اُسپر اور دور ہوا وہ رحمت سے خدا تعالیٰ کی اور تیار ہوا اُسکے واسطے عذاب بڑا ❊

**فائدہ** حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مسلمان اگر مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے وہ مقرر دوزخی ہوا اُس کی توبہ قبول نہیں لیکن اور علما کہتے ہیں کہ سزا تو اُس کی یہی ہے جو ابن عباس سے روایت ہے آگے خدا تعالیٰ مالک ہے پر اگر وہ اُسکے بدلے مارا جاوے تو سب کے قول میں وہ پاک ہوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب کہ سفر کرو تم خدا تعالیٰ کی راہ میں یعنی کافروں سے لڑنے کو پھر خوب تحقیق کرو اور مت کہو اُس شخص کو جو بھیجے تمہاری طرف سلام علیک کہ تو مسلمان نہیں یعنی جو کوئی سلام علیک کہے اُسے مسلمان جانو جو یہ لفظ اول نشانی ہے اسلام کی تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ط كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا چاہتے ہو تم مال دنیا کی زندگانی کا یعنی لوٹنے کی تلاش ہے تمہیں پھر خدا تعالیٰ کے پاس ہیں بہت غنیمتیں ایسے ہی تھے تم پہلے اِس سے پھر خدا تعالیٰ نے تم پر فضل کیا جو تم مضبوط ہوئے دین میں پھر تحقیق اور دریافت کرو بیشک خدا تعالیٰ تمہارے کاموں سے جو کرتے ہو خبردار ہے کچھ اُسسے تمہارے دلوں کا بھید چھپا نہیں ہے ❊

**فائدہ** حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک فوج کو ایک قوم پر بھیجا اُس قوم میں ایک مسلمان تھا اُس نے اپنا مال اسباب اور مواشی اُن میں سے نکال کر علیحدہ کھڑا ہو رہا اور مسلمانوں کو دیکھ کر سلام علیک کہا اُن مسلمانوں نے سمجھا کہ اسوقت

غرض کہ سبب اپنے تئین مسلمان جتاتا ہے اُسکو مار ڈالا اور سب مال اور مواشی آسکے لوٹ لیے تب یہ آیت اُتری اور حکم ہوا کہ تم بہی پہلے اسلام سے ایسے ہی تھے جو دنیا کی غرض سے ناحق خون کرتے تھے پر اب مسلمان ہو کر ایسا کام نکیا چاہیے یا پہلے ایسے ہی تھے یعنی تم بہی کافرون کے شہر مین رہتے تھے کچھ حکومت نرکھتے تھے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ برابر نہین بیٹھ رہنے والے مسلمان تندرست اور خدا تعالیٰ کی راہ مین لڑنے والے کافرون سے اپنی جان اور مال سے یعنی لنگڑے لنجے اندھے اور بیمار نہون اور لڑنے کو نہ نکلین اپنے گہرون سے اور وہ لوگ جو کافرون سے خدا کی راہ مین لڑین اور اپنا مال بہی خرچین اور مارے بہی جاوین وہ دونون برابر نہین فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً بڑائی دی ہے خدا تعالیٰ نے کافرون سے لڑنے والون کو جو ساتھ مال اپنے اور جان اپنی کی دریغ نہین کرتے اُن پر جو بیٹھ رہے ہین گہرون مین اپنے درجے مین یعنے کافرون سے لڑنے مین خدا کے واسطے اپنی جان اور مال نثار کرتے ہین اُن کے بڑے درجے ہین اُن سے جو بیٹھ رہتے ہین اپنے گہرون مین وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا اور سب کو جو لڑنے جاتے ہین اور جو بیٹھ رہتے ہین اِن سب مومنون کو وعدہ دیا خدا تعالیٰ نے نیک اور اچہا جو بہشت ہے اور بڑائی دی خدا تعالیٰ نے لڑنیوالونکو اوپر بیٹھنے والون کے بڑا ثواب جو ہین آگے دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا درجے ہین بلند خدا تعالیٰ کے فضل سے اور بخشش ہے اور مہربانی ہے اور ہے خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ❊ **فائدہ** بدن کے نقصان والے یعنی اپاہج لوگون پر جہاد کا حکم معاف ہے اور سوائے اِن کے سب مسلمانون سے لڑنے والون کا بڑا درجہ ہے بیٹھ رہنے والون پہ اگرچہ لڑائی مین نجانے والے بہی بہشت مین جاوینگے اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہین یعنی بعضے مسلمان جہاد کرتے رہین تو جہاد نکرنیوالے معاف ہین اور جو سب موقوف کرین تو سب گنہگار ہین ❊ **شان نزول** کہتے ہین کہ کئی شخص چھپے ہوئے مسلمان

مکے میں تھے اور ظاہر میں کافرون کے ساتھ ہو کر لڑنے آئے تھے اور مارے بھی جاتے تھے اُن کے حق میں یہ آیت اُتری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا بیشک وہ لوگ جنکی جان نکال لیتے ہین فرشتے اُس حال مین جو اپنا بُرا کر رہے ہین کہتے ہین اُن سے فرشتے کہ تم کس بات مین تھے دین کے کام سے جو کونسے فرقہ مین تھے مومنون یا مشرکون سے کہا اُنہون نے فرشتون کو کہ ہم لاچار تھے اِس ملک مین کافرون کے کہا پھر فرشتون نے اُن کو کہ کیا نہ تھی زمین خدا تعالیٰ کی کشادہ جو نکل جاتے تم وطن چھوڑ کر اُس مین سے جیسے اور لوگ نکلکر حبش اور مدینہ مین گئے پھر وہ لوگ جنہون نے وطن نچھوڑا خدا کی راہ مین اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت بُری جگہہ ہے دوزخ پھر جا رہنے کو اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا مگر وہ لوگ جو دراصل لاچار ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کر نہین سکتے تلاش وطن سے نکلنے کی اور نہین پہچانتے راہ کسی شہر کی فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا پھر وہ لوگ لاچار امیدوار ہین جو شاید کہ خدا تعالیٰ معاف کرے اور بخشے اُن سے اور ہے خدا تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ❊ **فائدہ** یہ آیت اُن کے حق مین ہے جو کافرون کے شہر مین ویسے مسلمان ہین اور اُن کے ظلم سے ظاہر نہین ہو سکتے پھر اگر اپنی روزی آپ پیدا کر سکتے ہین اور سفر کی تدبیر سے واقف ہین تو اُن کا عذر قبول نہین چاہیے کہ اور شہر مین جا رہین ملک خدا تعالیٰ کا کشادہ ہے اگر وہان سے نہ نکلین اور اُسی طرح مرین تو اُن پر عذاب ہوگا اور اگر لاچار ہین اور پرائے بس مین ہین تو اُنہین اُمید ہے جو خدا تعالیٰ بخش دے اِس سے معلوم ہوا کہ جس ملک مین مسلمان کہلا نہ رہ سکے وہان سے نکلنا فرض ہے وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً اور جو کوئی نکلے وطن چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی راہ مین پاوے ملک مین وہ مکان بہت آرام کا اور ملے روزی کشادہ اُسے وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ

فقد وقع اجرہ علی اللہ وکان اللہ غفورا رحیما ۝ اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن
چھوڑ کر طرف خدا تعالی کے اور رسول اسکے کے پھر آپکڑے اسے موت راہ مین
پھر مقرر ثابت ہوچکا اسکا ثواب خدا تعالی پر اور ہے خدا تعالی بخشنے والا مہربان
ہجرت کرنے والون پر ۔ **فائدہ** یعنی کافرون کا ملک چھوڑنے مین
روزی کا ڈر نکرین جو بہت جگہہ روزی مل رہتی ہے کشایش سے اور یہ بھی
خطرہ نکرے کہ شاید راہ مین مارا جاوے سو اس مین بھی ثواب پورا ہے اور
موت وقت مقرر سے پہلے نہین آتی واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم
جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا ان الکفرین
کانوا لکم عدوا مبینا ۝ اور جب سفر کرو تم ملک مین
تو تم پر گناہ نہین جو کچھہ کم کرو نماز مین سے اگر تم ڈرتے ہو اس سے کہ ستاوین تمکو
یا مار ڈالین وہ لوگ جو کافر ہین سو مقرر کافر ہے تمہارے دشمن مین صریحا ۔
**فائدہ** سفر جو تین منزل کا ہو اس مین سے چار رکعت فرض مین سے دو ہی
رکعت پڑہنی چاہیے اور کافرون کے ستانے کا ڈر اسوقت تھا جب یہ حکم ہوا
اور دو رکعت چار مین سے معاف ہوئین پھر اب ہمیشہ سفر مین چار رکعت
فرض نہ پڑھے جو خدا تعالی کی بخشش سے بے پروائی ہوتی ہے اور سنت کا
تقید سفر مین نہین واذا کنت فیہم فاقمت لہم الصلوۃ فلتقم طائفۃ منہم
معک ولیاخذوا اسلحتہم اور جب کہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے
ان مسلمانون مین وقت خوف دشمنون کے تو پھر کھڑا کرے تو ان کو نماز مین تو چاہیے
ان مسلمانون کی دو جماعتین کر جو ایک جماعت ان کی کھڑی ہو تیرے ساتھ
نماز پڑھنے کو اور چاہیے لے لیوین اپنے ساتھ اپنے ہتھیارون کو نماز مین
اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہین فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم
ولتات طائفۃ اخری لم یصلوا فلیصلوا معک ولیاخذوا حذرہم واسلحتہم پھر جب سجدہ
کر چکین نماز پڑھنے والے تیرے ساتھ کے پھر چاہیے کہ ہٹ جاوے تیرے
پاس سے مقابلہ دشمن کے ہووین پھر آوین جماعت دوسری جس نے نماز
نہ پڑہی تہی پھر پڑہین نماز تیرے ساتھ اور اپنے ساتھ لے لیوین اپنا بچاو جیسے

سپر زرہ خود اور ہتھیار جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اپنے پاس رکھیں نمازیوں کے واسطے کہ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ چاہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کسی طرح تم اے مسلمانو بیخبر ہو اپنے ہتھیاروں سے اور اپنے اسباب سے تو حملہ کریں تم پر یکبارگی سب جمع ہو کر اور لوٹ لیجاویں وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا اور گناہ نہیں تم پر اے مسلمانو اگر تمکو تکلیف ہو مینہ سے یا تمکو بیماری سے طاقت نہو ہتھیار اٹھانے کی تو کچھ گناہ نہیں اگر رکھو ہتھیار اپنے جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اور ساتھ لے لو اپنا بچاؤ جیسے سپر زرہ خود بیشک خدا تعالی نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے واسطے عذاب خوار اور رسوا کرنے والا ؀

**فائدہ** (۱۱) اس طرح سے خوف کے وقت نماز فرمائی ہے جو مقابلہ ہو دشمن کی فوج کا تو اپنی فوج کے دو حصے ہو جاویں پھر جماعت آدھی نماز میں امام کے ساتھ ہوں اور آدھی جدی پڑھیں ایسے وقت نماز میں آمد و رفت معاف ہے اور تلوار تیر کمان زرہ سپر ساتھ رکھنا بھی معاف ہے اور اسقدر بھی فرصت نہو تو جماعت موقوف کر کے ایک ایک پڑھ لیویں پیادے خواہ سوار اشارت سے اگر یہ بھی میسر نہو تو قضا کریں فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو پھر یاد کرو خدا تعالی کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے کروٹ سے پھر جب خاطر جمع ہو اور ڈر جاوے تو پھر نماز پڑھو درست موافق قاعدے شرطوں کے بیشک جو نماز ہے او پر مومنوں کے فرض کی ہوئی وقتوں پر ؀

**فائدہ** یعنی خوف کے وقت اگر نماز میں کوتاہی ہوئی ہو بعد نماز کے طرح سے خدا تعالی کو یاد کرے ہر حال میں ہر وقت نہ نماز میں قید ہے جو وقت ہی پر پڑھا چاہئے اور یاد خدا تعالی کی ہر صورت میں درست ہے وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ

وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا یَرْجُوْنَ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا اور سستی اور کاہلی نکرو پیچھا کرنے مین کافرون کی اگر تم ہو دکھ پاے ہوئے اُن کی لڑائی سے اور زخمی پھر وہ بھی مقرر زخمی اور دکھ پاے ہوئے ہین جیسے کہ تم تھکے اور دکھ پاے ہوئے ہو اور تم اُمید رکھتے ہو خدا تعالی سے جو وہ اُمید نہین رکھتے کافر اور خدا تعالی ہی سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا +

**فائدہ** کہتے ہین کہ ایک سست مسلمان نے رات کو دوسرے مسلمان کے گھر کو نقب دیکر چوری کی ایک چمڑے کی تھیلی مین آٹا تھا اُس مین زرہ تھے وہ سب چرا لے گیا اتفاقاً اُس تھیلی مین سوراخ تھا راہ مین آٹا گرتا گیا اُسکے گھر تلک اُسکا ایک یہودی آشنا تھا اُسکے گھر لیجا کر زرہ اور تھیلا امانت رکھا وہان بھی آٹا گرتا گیا صبح کو مالک نے زرہ کے آٹے کی کھوج پر اُس چور کے گھر جا کر زرہ مانگے اور جھاڑہ لیا اُسنے قسم کھائی کہ مین واقف نہین مالک زرہ کا آٹے کی کھوج پر یہودی کے گھر جا کر اُسے پکڑا یہودی نے کہا کہ فلانا شخص کل رات زرہ اور تھیلہ امانت رکھ گیا ہے اور ہمسایون نے گواہی دی مالک زرہ کا یہ قصہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور لایا چور کی قوم نے آپس مین غیرت سے مقرر کیا کہ اس پر چوری ثابت نہو یہودی سے جھگڑنے لگے اور اُسی کو چور ٹھیرایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی خاطر مبارک مین گذرا کہ مسلمان جھوٹی قسم نکھاتا ہوگا یہودی ہی سے خطا ہوئی ہوگی اور چاہا کہ یہودی پر غصہ فرماوین ایسے مقدمہ مین یہ کئی آیتین اُتری اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی کہ یہ جو مسلمان قسم کھاتا ہے یہی چور یہودی اِس بات مین سچا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىکَ اللّٰہُ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا بیشک ہمنے اُتاری تیری طرف اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب یعنی قرآن سچ اِس واسطے کہ تو حکم کرے لوگون مین جو سجھاوے تجھکو خدا تعالی اور مت ہو تو دغا بازون کے واسطے جھگڑنے والا وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور بخشوا خدا تعالی سے اُن بدنیتون کو جو یہودی پر تہمت رکھتے تھے بیشک خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے

توبہ کرنے والوں پر وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝ اور مت جھگڑ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف ہو کر
جو اپنے جی میں دغا رکھتے ہیں بیشک خدا تعالی دوست نہیں رکھتا اسکو جو کوئی
ہووے دغاباز خیانت کرنیوالا بدکار يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ
وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا چھپاتے ہیں
لوگوں سے اپنا عیب شرم سے اور نہیں چھپاتے ہیں یعنی نہیں شرماتے خدا تعالی
سے اور خدا تعالی ہر دم ان کے ساتھ ہی ان سے چھپا نہیں رہتا جب کہ راتکو
مشورت کرتے ہیں اس بات کا جس سے راضی نہیں خدا تعالی جو جھوٹی
قسم کھا کر یہودی کو چوری لگا دیں اور ہے خدا تعالی اس چیز کو جو یہ لوگ
کرتے ہیں گھیرنے والا هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ
عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ تم اے چور کی قوم جو جاہلیت
کی غیرت سے جھگڑتے ہو چور کی طرف سے تو چوری اسے نہ لگے زندگانی
میں دنیا کی پھر کون ہے جو جھگڑے گا خدا تعالی سے قیامت کے دن جو چوری
کے عیب سے پاک ہو یا کون ہے ان پر نگہبان کہ ان پر عذاب نہو آخرت میں
وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝
اور جو کوئی کرے برائی جو اس سے کسی کو دکھ پہنچے یا کرے ستم اپنے اوپر پھر بخشواوے
خدا تعالی سے ان گناہوں کو تو پاوے خدا تعالی کو بخشنے والا مہربان وَمَنْ
يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ اور جو کوئی کرے گناہ
اور چاہے کہ کسی پر تہمت دھرے پھر مقرر وہ کام کرتا ہے اپنے حق میں یعنی وہ
برائی اسی پر پھر آتی ہے اور ہے خدا تعالی سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنیوالا
**فائدہ** یعنی لوگ اسی کی حمایت نکریں اور بیگناہ پر تہمت نہ دھریں کس واسطے
کہ خدا تعالی جانتا ہے اور یہی فرماتا ہے کہ ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں ۔
وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ ع ۸ ۱۴
اور جو کوئی کرے تقصیر انجانی سے یا کرے گناہ جان کر پھر لگاوے وہ گناہ بے تقصیر کو
پھر ایسے کام کرنیوالوں نے مقرر اٹھایا گناہ اور بہتان صریح یعنے دو گناہ اس کے

ومتہم ہوئے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ اور نہ ہوتا فضل خدا تعالی کا اور بخشش اسکی
تو البتہ قصد کیا ہی تھا ایک قوم نے ان میں سے جو بہکا دیویں تجکو اے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف کے حکم سے اور نہ بہکا ویں وہ مگر اپنے تئیں
آپ اور تیرا کچھ نہ بگاڑ سکتے جو تو خدا تعالی کی پناہ میں ہے وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور اتاری ہے
خدائے تعالے نے تجھ پر کتاب یعنی قرآن اور سمجھ کی بات اور سکھایا ہے
تجھے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بات جو تو نجانتا تھا آپ سے اور ہے
خدا تعالی کا فضل تجھ پر بہت بڑا لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ
اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ط نہیں بہتری ہیں اچھے ان کے مشورے جو
کرتے ہیں مگر جو کوئی کہ خیرات کرنے کو یا نیک بات جیسے کسی کا حق ادا کرنا
یا صلح کر دینی لوگوں میں اور جھگڑا مٹانا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا اور جو کوئی کرے ایسے کام خدا تعالی کی خوشی کے
واسطے تو ہم جلد دیویں گے ہم اسکو بڑا ثواب *

**فائدہ** منافق لوگ حضرت سے کان میں باتیں کرتے تاکہ لوگوں میں اپنا اعتبار
ٹھیرا دیں اور مجلس میں بیٹھ کر آپس میں کان میں باتیں کرتے کسی کا عیب کسی کا
گلا اسکو اللہ صاحب نے فرمایا کہ ان کی مشورت اکثر بے خیر ہے صاف بات کو
حاجت نہیں چھپانے کی مگر کچھ اس میں دغا ملی ہے اور چھپاوے تو خیرات کو تا کہ
لینے والا شرمندہ نہو یا مسئلہ دین کی غلطی بتانے کو تا نادان خجل نہوں — یا
لڑائیوں میں صلح کرانے کو کہ بخصے والا جوش میں صلح نہیں مانتا اول آپس میں ٹھیرا لے
پھر اسکو سنا دے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ
غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۰ اور جو کوئی
مخالفت کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے اسکے جو کھل چکی اس پر سیدھی راہ
یعنی جب اسے تحقیق ہو چکی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ درست ہے
اور حکم سچ ہے بعد اس تحقیق کے مخالفت کرے اور چلے سوائے مسلمانوں کے

راہ اور چلین مسلمانون کا چھوڑ دے تو چھوڑ دین ہم اسکو اسی طرف جو راہ پکڑی
اس نے اور ڈالین ہم اسے دوزخ مین اور بری جگہ ہے دوزخ جا رہنے کی
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ تحقیق ہے کہ خدا تعالی نہین بخشتا وہ کہ شریک
ٹھیرائے خدا تعالی کا اور بخشتا ہے جو سوائے شرک کے ہے جسے چاہتا ہے
اور جو کوئی شریک ٹھیراوے خدا تعالی کا پھر مقرر بھولا راہ بھولنا دور دراز کا
اور وہ شریک کرنے والا اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ یَّدْعُوْنَ
اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ۝ نہین پکارتے سوائے خدا تعالی کے مگر عورتون کو اور نہین
پکارتے مگر شیطان تکبر کرنے والے حکم نہ ماننے والے کو یعنے سوائے خدا تعالی
کے شرک شیطانون کو اور کسی عورتون کو پوجتے ہین نام بتون کا عورتون کا سا
جیسے لات اور عزی اور اسی طرح لَّعَنَہُ اللّٰہُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ
نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ لعنت کی شیطان پر خدا تعالی نے یعنی نکال دیا شیطان کو
اپنی رحمت سے اور کہا شیطان نے البتہ لون گا مال تیرے بندون سے
حصہ ٹھیرایا ہوا ۝ فائدہ یعنی تیرے بندے اپنے مال مین میرا حصہ
ٹھیرا رکھین گے جیسے دستور سے نکالتے ہین بتون کی نیاز کرتے تھے یا حصہ
مقرر یہ کہ ہزارون کو بہکا کر ایمان ان کا کھو کر اپنے ساتھ دوزخ مین لیجاونگا
جیسے کہ شیطان کہتا ہے کہ وَّلَاُضِلَّنَّہُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّہُمْ وَلَاٰمُرَنَّہُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ
الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّہُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ ؕ اور البتہ گمراہ کرونگا مین تیرے بندون کو
اور آرزو مین ڈالونگا اور امیدین دونگا ان کو اور سکھاؤنگا مین ان کو
چیرین کان جیوانون کی اور سکھاونگا مین پھر وہ بدلین گے صورتین بنائی
ہوئین خدا تعالی کی وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا
مُّبِیْنًا ۝ اور جو کوئی پکڑے شیطان کو دوست خدا تعالی کو چھوڑ کر پھر مقرر اس نے
نقصان کیا نقصان کرنا صریحا ۝ فائدہ کافرون کا دستور تھا جو گائے یا
بکری کا بچہ بت کے نام کا کرتے اس کے کان چیر دیتے یا نشانی اس کے کان
مین ڈال دیتے اور صورت بدلنا یہ کہ جیسے خوجہ کرنا اور بدن کو گودکر نقش بنانا

اور بیلا داغ دینا یا بچون کے سرون پر چوٹیان رکھنی بت کے نام کی مسلمانونکو
ان کامون سے بچنا ضرور ہے اپنے بزرگون سے یہ معاملہ بکری کا فر بھی جنے کرتے تھے بزرگ
تھے جانکر کرتے تھے یَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا وعدہ
دیتا ہے ان کو شیطان جھوٹا اور آرزو مین ڈالتا ہے ان کو اور جو وعدہ
دیتا ہے شیطان ان کو سو نرا فریب ہے اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ
عَنْهَا مَحِيْصًا ۔ وہ لوگ جو تابع شیطان کے ہین ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور
نپاوین گے وہان سے بھاگ جانے کی جگہہ جو نکل جاوین دوزخ سے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور
کام اچھے کیے ان کو داخل کرین گے ہم باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین ہمیشہ
رہین گے وہ ان باغون مین کبھی نہ نکلین گے وہ وہان سے وعدہ ہے خدا تعالیٰ کا
سچا اور کون ہے بہت سچا خدا تعالیٰ سے بات مین اور وعدے مین ۞

**فائدہ** یہودی اور نصرانی او مسلمان بعضے آپس مین بحث کرتے تھے اور ہر ایک
کہتا تھا کہ ہم ہی بہشت مین جاوین گے تب یہ آیت اتری کہ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ
اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا
نہ تمہاری آرزو پر ہے مسلمانو نہ کتاب والون کی آرزو پر وعدہ ثواب کا ہے
جو کوئی برا کام کرے گا اس کام کی سزا پاوے گا اور نپاوے گا خدا تعالیٰ کے سوا
کوئی حامی اور کوئی مددگار جو چھڑاوے عذاب سے ۞

**فائدہ** کتاب والون کو یعنی یہودیون اور نصرانیون کو یہ گمان تھا کہ ہم ہی
خاص بندے ہین کہ گناہون مین پکڑے نہین جانے کے ہمارے پیغمبر حمایت
کر کے ہمین عذاب سے چھڑالیوین گے اور احمق مسلمان بھی اپنے دل مین
یہی سمجھتے تھے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی برا کام کرے گا ویسی سزا پاویگا
کسی کی حمایت کام نہ آوے گی خدا تعالیٰ کے عذاب کے وقت خدا تعالیٰ اپنے
اپنے فضل سے چھوڑے تو ہی چھوٹے دنیا کی مصیبت اور بیماری مین آدمی دھیان کر لیوے
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ۝ اور جو کوئی کام کرے اچھے مرد ہو یا عورت ہو پر چاہیے
کہ ایمان رکھتا ہو پھر وہ لوگ داخل ہوں گے بہشت میں اور ان کا حق ضائع نہوگا
تل بھر بھی وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ
حَنِیْفًا ۭ اور کون ہے بہت اچھا دین میں اس شخص سے جس نے منہ رکھا اپنا
خدا تعالیٰ کے حکم پر اور وہ نیک کام کرتا ہے دل لگا کر اور پیروی کرتا ہے
حضرت ابراہیم کے دین پر سوا ابراہیم علیہ السلام سب دینوں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ
کی رضا میں چلا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا ۝ اور پکڑا خدا تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو
دوست اپنا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ۝ ع ۱۸ ۱۱ ۱۵
اور خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور ہے خدا تعالیٰ
سب چیز کا گھیرنے والا یعنے سب چیز پر قدرت رکھتا ہے وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَاۗءِ ۭ
قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ ۙ وَمَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ فِیْ یَتٰمَی النِّسَاۗءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا
كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا
لِلْیَتٰمٰی بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِیْمًا ۝
اور رخصت مانگتے ہیں مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ حق نکاح
کرنے عورتوں کے تو کہہ ان کے جواب میں کہ خدا تعالیٰ رخصت دیتا ہے تمکو
عورتوں کے نکاح کے حق میں اور وہ جو پڑھ سناتے ہیں تمکو قرآن شریف میں
بیچ حق یتیم عورتوں کے وہ یتیم عورتیں جو نہیں دیتے تم ان کو حق ان کا جو مقرر کیا
ہوا ہے اور چاہتے ہو جو ان کو نکاح میں لاؤ اور بیبس غریب لڑکوں کے
حق میں جو ان کا ورثہ نہیں دیتے تم اور وہ کہ قائم رہو واسطے یتیموں کے کام پر
انصاف سے اور وہ جو کرتے ہو اور کروگے یتیموں اور بچوں کے حق میں نیکو
خدا تعالیٰ کو سب ذرہ ذرہ معلوم ہے ٭

**فائدہ** اس سورہ کے اول میں تقید فرماتا ہے یتیموں کے حق میں کہ جس
لڑکی کا والی نہو مگر چچا کا بیٹا اگر جانے کہ میں اس کا حق ادا نکر سکوں گا تو
آپ اس سے نکاح نکرے کسو اور سے اس کا نکاح کر دیوے جو اس کا آپ
حمایتی رہے تو مسلمانوں نے ایسی عورتوں سے نکاح کرنا موقوف کیا تھا

پھر دیکھا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق میں بہتر ہے کہ اپنا والی ہی آپ سے نکاح میں لاوے جو
وہ اس کی جی سے خاطرداری کرے گا غیروں سے نکرے گا تب مسلمانوں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت مانگی تب یہ آیت اتری اور رخصت ملی اور
فرمایا کہ وہ جو قرآن شریف میں اول شروع سنا تمنے سو اسواسطے ہے جو ان کا حق
پورا ادا نکر سکو اور یتیم کے حق ادا کرنے کی تاکید ہے پھر اگر بھلائی کیا چاہو ان سے
تو رخصت ہے نکاح کر و ان سے وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ
اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ
اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کی لڑائی اور غصہ سے یا روٹھ جانے
اور بیزار ہونے سے پھر کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر وہ کہ آپس میں صلح کر لیویں
کسی طرح اور صلح بہت اچھی ہے اور سامنے دلوں کے حاضر اور موجود ہے بخیلی
اور حرص ❊ **فائدہ** اگر عورت مرد کا دل اپنے سے پھرا دیکھے تو اپنے
خوشی کرنے کو کچھ حق میں سے چھوڑ دیوے تو روا ہے اور حرص آدمی کی ہر وقت
پاس ہے مال کی کفایت سے البتہ خوش ہوتا ہے کچھ مہر سے بخش کر خوش کرے
وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اگر نیکی کرو اور پرہیز
کرو لڑنے سے اور بدسلوکی کرنے سے آپس میں تو پھر خدا تعالی جانتا ہے مقرر
ان چیزوں کو جو تم کرتے ہو کوئی کام اس سے چھپا ہوا نہیں وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ
تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ
وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہرگز نکر سکوگے تم وہ کہ برابر
حق ادا کرو عورتوں کا روزمرہ کے خرچ میں اور صحبت کرنے میں اور اگرچہ
اسکا شوق کرو پھر نکر سکوگے پھر تم تمام پھرے نجاؤ جو پھر ڈال رکھو ایک عورت کو
درمیان میں لٹکتے گرفتار جو نہ نکاح میں ہے نہ طلاق دی ہوئی ہو اور اگر سنوارتے
رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو ستانے سے یا عورت کو آزردہ رکھنے سے تو
خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے ❊ **فائدہ** یعنی اگر کسی نکاحیوں میں ایک کو
زیادہ جی چاہے تو لازم ہے کہ تا مقدور حق ادا کرنے میں قصور نکرے بعد اسکے
خدا تعالی بخشنے والا ہے اور درمیان لٹکتے گرفتار یہ کہ نہ آپ اسکو آرام سے رکھے

چھوڑ دیوے جو اور کسو سی نکاح کر لے وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا اور اگر دونوں جدا ہو جاویں تو خدا تعالیٰ ہر ایک کو محفوظ کریگا
اپنی کشایش سے اور بخشایش سے اور ہے خدا تعالیٰ کشائش اور فراخی بخشنے والا
مضبوط کام کرنے والا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ اور خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں
میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور مقرر فرمایا ہے ہمنے اُن لوگوں کو جنکو کتاب دی ہے
تم سے پہلے اور تمکو بھی فرمایا ہے وہ کہ ڈرتے رہو خدا تعالیٰ سے اور نافرمانی نکرو اُس کی
وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا
اور اگر نمانو گے حکم خدا تعالیٰ کا تو پھر مقرر خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں
اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور ہے خدا تعالیٰ بے پرواہ سب خوبیوں سے تعریف کیا ہوا
وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ
کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور بس ہے خدا تعالیٰ کام بنانے والا
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا
اگر چاہے خدا تعالیٰ لیجاوے تمکو دنیا سے یعنی فنا کرے اور ون کو لے آوے
یعنی پیدا کرے اور خلقت تمہاری عوض جو فرمانبرداری کریں اور ہے خدا تعالیٰ
اس کام پر قدرت رکھنے والا مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا جو کوئی چاہے ثواب دنیا کا پھر خدا تعالیٰ کے
پاس ہے ثواب دنیا کا اور آخرت کا اور ہے خدا تعالیٰ جو دیکھتا ہے سب کے کام
اور سنتا ہے سب کی باتیں یعنی اگر سب مسلمان مل کر شرع پر قائم رہو تو خدا تعالیٰ
دنیا بھی دیوے اور آخرت بھی دیوے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ
شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى
بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو قائم رہو مضبوط درست انصاف پر گواہی دینے میں
خدا تعالیٰ کے واسطے اور اگرچہ ہو تمہارے ہی اوپر حق کسی کا یا تمہاری ماں باپ
یا کسی نزدیکی کنبے والے پر اگر ہووے صاحب جمعیت یا محتاج ہو پھر خدا تعالیٰ اُن کا

خیرخواہ ہے تمسے زیادہ پہر تابعداری نکرو تم دل کی آرزو اور خواہش کی اس بات
مین چاہیے کہ سب کو برابر سمجھو گواہی کے وقت اور اگر تم زبان پہیروگے سچی
گواہی دینے سے یا منھ پہیر جاؤگے گواہی کے وقت تو پہر بیشک خدا تعالیٰ
واقف ہے اُن سب کامون سے جو تم کرتے ہو کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین ہے
فائدہ یعنی گواہی دینے مین دولتمندون کی خاطر نکرو اور محتاج پر ترس نکہاؤ
اور ناتے نزدیک پر دہیان نکرو حق بات ہو سو کہو اور اگر سچ کہو پر زبان دابے
جو سننے والا شبہ مین پڑے یا تمام قصہ نکہو کچھہ رکھ جاؤ تب بھی گناہ مین داخل ہو
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ
اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۱۳۶ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یقین دل سے خدا تعالیٰ پر اور
اُس کے بہیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور اُس کتاب پر ایمان لاؤ جو اُتاری
خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور اُس کتاب پر جو اُتری ہے
قرآن شریف سے پہلے اور جو کوئی نمانے گا اور یقین نلاوے گا خدا تعالیٰ پر اور اُس کے
فرشتون پر اور اُس کی اُتاری ہوئی کتابون پر اور اُس کے بہیجے ہوئے پیغمبرون پر
اور آخر کے دن پر جو قیامت ہے پہر تحقیق وہ شخص یقین نہ لانے والا بہولا سیدہی راہ
بہولنا دور دراز کا ۞ فائدہ ایمان لانے والے فرمایا ہے اُن کو جو ظاہر مین
مسلمان ہوئے اُن کو تقید ہے کہ جب تک دل سے یقین نلاوین اِن چیزون کا
تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مسلمان ہی نہین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ
كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۱۳۷ بیشک
وہ لوگ جو ایمان لائے پہر کافر ہوگئے پہر ایمان لائے پہر کافر ہوئے تیسری بار
پہر زیادہ کیا کفر کو اُن لوگون کو خدا تعالیٰ بخشنے والا نہین اور نہ اُن کو دیوے گا
راہ نجات کی جو عذاب سے چہوٹین فائدہ یعنی اگر ظاہر مین مسلمان ہوئے
اور دل سے بہٹکتے رہے اور آخر کو بے یقین مرے کافر کے برابر ہین اُن کو
بخشش نہین اور ظاہر کی مسلمانی وہان کچھہ کام نہ آوے گی بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا خوشی سنادے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منافقون کو

وکہ اُن کے واسطے ہے عذاب دُکھ دینے والا جو کبھی اُس سے خلاصی نپاوینگی
اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ
الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا وہ لوگ جو پکڑتے ہین کافرون کو دوست مسلمانون کو
چھوڑکر اسے کیا ڈھونڈھتے ہین اُن کے پاس بیٹھنے سے عزت سو عزت خدا تعالے
کے واسطے ہے ساری جو کوئی خدا تعالی کا حکم بجا لاویگا اُس کو عزت ملے گی
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُکْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا
تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ
الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعًا اور تحقیق خدا تعالی نے بھیجا تم پر حکم قرآن شریف مین
اے مسلمانو وہ کہ جب سنو تم آیت خدا تعالی کی اور حکم قرآن شریف مین جو مشرک
انکار لاوے اُس آیت پر اور ہنسی مزاح کرے اُس پر تو پھر مت بیٹھو اُن سے مل کر
جب تک کہ دریافت کرین اور شروع کرین اور کوئی بات سوائے ہنسی اور مزاح
اور انکار کے نہین تو تم بھی اُسوقت اُن کے برابر ہو بیشک خدا تعالی اکٹھا کریگا
منافقون کو اور کافرون کو دوزخ مین سب کو باہم قیامت کو ❊ **فائدہ** جو شخص
کہ ایک مجلس مین اپنے دین پر طعنہ او عیب سنے اور پھر انہین مین بیٹھا سنا کرے
اگرچہ آپ نہ کہے وہی منافق ہے اَلَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
قَالُوْۤا اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ
وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وہ لوگ جو لگ رہے ہین تاک مین تمہاری
اور راہ دیکھتے ہین کہ پھر اگر فتح ہو تمہاری خدا تعالی کے فضل سے تو کہین کیا ہم
نہ تھے ساتھ ہمین بھی حصہ لوٹ کا دو اور اگر ہووے کافرون کا حصہ لڑائی مین
یعنی وہ غالب آوین تو کہین وہ کافرون کو کیا نہ ہمنے تھام رکھا تھا تم پر سے مسلمانون کو
اور غالب نہ ہونے دیا مسلمانون کو تم پر اور ہمنے بچا دیا تمکو مسلمانون سے ہمارا حصہ لاؤ
لوٹ مین سے فَاللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْکٰفِرِیْنَ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا پھر خدا تعالی حکم کریگا تم مین قیامت کے دن اور ہرگز نہ دیگا
خدا تعالی کافرون کو اوپر مسلمانون کے راہ غلبہ کی کسی طرح سے **فائدہ**
ہر شخص جو ایسا ہو کہ کافرون اور مسلمانون دونون سے اپنی غرض کی دوستی رکھے وہی

منافق ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا
كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا البتہ مقرر منافق فریب کرتے ہین
خدا تعالی سے یعنی خدا تعالی کے دوستون سے دغا بازی کرتے ہین اور خدا تعالی
اُنکو اس فریب کی جزا دیوے گا جس وقت کہ کھڑے ہوتے ہین نماز پڑھنے کو تو
اٹھتے ہین سستی اور کاہلی سے لوگون کے دکھانے کو اور نہین یاد کرتے خدا تعالی کو
مگر تھوڑا سا بھی لوگون کے سامنے مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا حیران اور لٹکے ہین بیچ کفر اور اسلام کے نہ کافرون
کی طرف ہین اور نہ مسلمانون کی طرف ہین اور جسکو گمراہ کرے خدا تعالی پھر تو نہ پاوے
اُس کے واسطے کوئی راہ نجات کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اے وہ لوگو جو
ایمان لائے ہو مت پکڑو کافرون کو دوست سوائے مسلمانون کے اے کیا چاہتے ہو
کافرون کے دوست ہوکر وہ کہ بناؤ تم واسطے خدا تعالی کے اوپر اپنے عذاب
ہونے کے الزام اور دلیل صریح یعنی خدا تعالی اس دلیل سے تم پر عذاب کرے
جو دوست ہو تم کافرون کے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ
تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا بیشک منافق سب سے نیچے کی تہ مین رہین گے آگ کی اور
نہ پاوے گا تو ان کے واسطے کوئی مددگار جو نکالے وہان سے یا عذاب کم کر دوے
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا مگر وہ لوگ
جنہون نے توبہ کی نفاق سے اور بنایا اپنے آپ کو خالص مسلمان اور چنگل مضبوط
مارا ساتھ دین خدا تعالی کے اور ستھرا اور پاکیزہ کیا اپنے دین کو خدا تعالی کے واسطے
پھر وہ لوگ نیرے مسلمان ہین ساتھ ایمان لانے والون کے دین دنیا مین اور جلد دیوے گا خدا
مومنونکو بڑا ثواب آخرت مین سو ان توبہ کرنیوالونکو بھی اور مومنون کے ساتھ بڑا ثواب ملیگا مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ
اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا کیا کرے گا خدا تعالی تمکو عذاب
کر کے اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ اور ہے خدا تعالی شکر کا ثواب دینے والا
سب کچھ جاننے والا

## لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا خدا تعالیٰ کو خوش نہیں آتا کسی کی بری بات کو پکار کر کہنا اور کسی کا عیب ظاہر کرنا مگر وہ شخص جس پر کسی نے ظلم کیا ہو سو اپنا حال ظاہر کرے اور ہے خدا تعالیٰ سب کی بات سننے والا سب کا حال جاننے والا ۞

**فائدہ** اگر کسی میں عیب دین کا یا دنیا کا معلوم کرے تو مشہور نہ کرے کہ واسطے کہ خدا تعالیٰ واقف ہے سب چیز سے ہر کسی کو موافق اس کے جزا دیوے گا اسی کو غیبت کہتے ہیں پر مظلوم کو رخصت جو ظالم کا ظلم بیان کرے ایسی ہی کسی طرح کی غیبت روا ہے ۔ یہ حکم یہاں شاید اس پر فرمایا کہ منافق کا نام مشہور کر کری جیسے حضرت نے مشہور نہیں کیا اس میں اس کا دل زیادہ بگڑتا ہے سمجھ نصیحت کرتے منافق آپ سمجھیگا اسمیں شاید ہدایت پاوے اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا اگر تم کھلی بھلائی کرو کسی طرح کی یا چھپا کر کرو اسے یا معاف کرو اور بخشو برائی کسو کی پھر بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے بڑا زبردست ہے

**فائدہ** اس آیت میں مظلوم کو رغبت دیتی ہے صبر کرنے میں اور بخشنے میں کہ خدا تعالیٰ جو زبردست مقدور والا ہے عذاب کرنے پر سو تو گناہ بخشتا ہے تم بھی لوگوں کی تقصیریں بخشو اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وہ لوگ جو کافر ہیں اور منکر ہوتے ہیں خدا تعالیٰ سے اور اسکے پیغمبروں سے اور چاہتے ہیں کہ جدائی ڈالیں اور تفاوت کریں بیچ خدا تعالیٰ کے اور اسکے پیغمبروں کی اور کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اور مانا ہم نے بعضے پیغمبر کو اور نہ مانا بعضے کو اور چاہتے ہیں کہ ایک اور ہی پکڑیں اسکے بیچ میں راہ یعنی ایک نیا مذہب نکالیں کفر اور اسلام کے بیچ میں سو لیکن شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدا تعالیٰ کی راہ پانی مشکل ہے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۞ وہ لوگ جو کفر اور اسلام کے بیچ میں راہ نکالا چاہتے ہیں وہی اصل کافر ہیں اور تیار کیا ہے ہم نے کافروں کے واسطے عذاب خوار کرنے والا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ

يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالیٰ پر اور اس کے
پیغمبروں پر اور تفاوت نہیں کرتے کسی ایک پیغمبر میں بھی ان میں سے سب پیغمبروں پر ایمان
لائے وہ قوم اصل مومن ہیں جلد دیوے گا خدا تعالیٰ ان کو ثواب ان کا اور ہے خدا تعالیٰ
بخشنے والا مہربان اپنے بندوں پر ۔ **فائدہ** یہاں سے آگے ذکر یہودیوں کا ہے جو
کئی سردار یہودیوں کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو سچ
پیغمبر ہے تو ایک کتاب آسمان سے لا جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے
تب یہ آیت اتری يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا
مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ مانگتے ہیں
تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی وہ کہ اتار لاوے تو ان پر ایک کتاب آسمان سے
ایکبارگی مانند توریت کے سو تحقیق مانگ چکے ہیں موسیٰ علیہ السلام سے بڑی چیز اس سوال سے
جو پھر کہا یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہ دکھلا ہمکو خدا تعالیٰ کو آشکارا پھر پکڑا اُن کو
بجلی نے سبب ان کے ظلم کے جو انہوں نے ایسا سوال کیا ۔ **فائدہ** اس بجلی سے
سب مر گئے پھر خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے انہیں زندہ کیا ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذَٰلِكَ وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝ پھر پکڑا بچھڑے کو
خدا کر کے پیچھے اسکے جو آ چکی تھیں ان پاس نشانیاں خدا تعالیٰ کی طرف سے یعنی معجزے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے دیکھ چکے تھے پھر بخشا ہمنے اور معاف کیا سبب توبہ کے اور دیا ہم نے
موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ صریح جو اس بچھڑے کو مار ڈالا اور خاک کیا وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ
بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ
وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝ اور اٹھایا ہمنے ان پر پہاڑ واسطے قول لینے کے ان سے
اور کہا ہمنے ان کو کہ داخل ہو دروازے میں شہر کے سجدہ کرتے ہوئے اور کہا ہمنے ان کو کہ
زیادتی نکرو اور حکم سے باہر نجاؤ ہفتے کے دن میں اور لیا ہمنے ان سے قول مضبوط ۔
**فائدہ** حکم تھا یہودیوں کو جو ہفتے کے دن شکار مچھلی کا نکریں سو اتفاق ایسا ہوتا
جو سب دنوں سے زیادہ ہفتے ہی کے دن مچھلیاں دریا میں بہت نظر آتیں یہودیوں نے
دریا کے پاس حوض بنائے جو ہفتے کے دن دریا سے مچھلیاں حوضوں میں آتیں تو بند کر رکھتے
پھر دوسرے دن شکار کرتے یہ کام فریب کا ہے اور حکم سے باہر جانا ہفتے کے دن کا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ

وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ
عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا پھر ان کے قول توڑنے کی اور کافر ہونے کے سبب جو خدا تعالیٰ
کی آیتوں سے منکر ہوئے تھے اور نبیوں کے ناحق قتل کرنے کے سبب اور ان کی باتوں
کے سبب جو کہا انہوں نے کہ ہمارا دل غلاف میں ہے تیری بات نہیں سمجھتے بلکہ مہر ہے
خدا تعالیٰ کی ان کے دلوں پر ان کے کافر ہونے کے سبب سو ایمان نہیں لائے مگر تھوڑے
سے لوگ یعنی کئی شخص یہودیوں سے ایمان لائے وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ
بُهْتَانًا عَظِيْمًا اور ان کے کافر ہونے کے سبب اور ان کی بات کے سبب جو حضرت مریم
پر طوفان بولے وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور ان کے
کہنے کے سبب جو کہا کہ ہم نے مار ڈالا عیسیٰ مریم کے بیٹے کو وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ
وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور نہیں مار ڈالا عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے اور نہ سولی پر چڑھایا انہوں نے
ان کو لیکن وہی صورت بن گئی تھی ان کے سردار کے آگے وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ اور بیشک وہ لوگ جو کئی باتیں
نکالتے ہیں اس احوال میں شک میں پڑے ہیں کچھ انہیں اسکی اصل کی خبر نہیں مگر
اٹکل پر چلتے ہیں وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا اور نہیں مار ڈالا یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو
بیشک بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا بلکہ اٹھا لیا عیسیٰ علیہ السلام کو
خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اور ہے خدا تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا ۞

**فائدہ** یہودی کہتے تھے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالا سو وہ جھوٹے ہیں
ہرگز نہیں انہیں مار ڈالا خدا تعالیٰ نے ایک صورت یہودیوں کو بنا دی اس صورت کو
انہوں نے سولی پر چڑھا دیا اور نصاریٰ بھی اول سے یہی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کو نہیں مار ڈالا
وہ زندہ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مارا تھا پر تین روز میں زندہ ہو کر بدن سے آسمان پر گئے
اور بعضے کہتے ہیں کہ بدن کو مارا اور روح ان کی خدا تعالیٰ کے پاس گئی ہر طرح یہ بات ٹھیک
اور ثابت نہیں ہوئی سو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ اسکی صورت کو مارا اور ان کے پکڑنے
کے وقت نصاریٰ سب سرک گئے تھے اور یہودی بھی نہ پہنچے تھے اس آن کی خبر
نہ یہودیوں کو اور نہ نصاریٰ کو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا اور جتنے فرقے ہیں کتاب والوں کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ایمان لاوینگے اُنکی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا اُن کا بتانے والا ✦ **فائدہ** یعنی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں چوتھے آسمان پر جب یہودیوں میں دجال پیدا ہوگا
تب اس جہان میں آن کر اُسے مارینگے اور یہود و نصاریٰ سب اُن پر ایمان لاوینگے کہ مُوئے نہ تھے
زندہ تھے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن
سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا پھر سبب گناہوں یہودیوں کے حرام کیں ہمنے اُن پر کتنی پاکیزہ چیزیں جو حلال تھیں
اُن پر اور سبب اسکے جو اٹکتے تھے خدا تعالیٰ کی راہ سے بہت ✦ **فائدہ** یعنی اوپر اول
اُنکے گناہ اور شرارتوں کی تفصیل کر کے بیان فرمایا کہ نہایت گناہ پر دلیر تھے اسواسطے اُنپر شریعت
سخت کی تو سرکشی ٹوٹی وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ
وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور اُنکے بیاج لینے کے سبب اُسپر کہ اُنکو بیاج لینے سے منع
ہو چکا تھا اور سبب مال کھانے لوگوں کے جو ناحق کھاتے تھے لوگوں کا مال اور تیار کر رکھا ہے کافروں کے
واسطے عذاب دکھ دینے والا لَّٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ
إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا لیکن جو ثابت اور مضبوط ہیں علم میں
بنی اسرائیل کی قوم سے اور صاحب ایمان ہیں سو یقین لاتے ہیں قرآن پر جو تجھ پر اترا ہے ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور توریت انجیل پر یقین لاتے ہیں جو تجھ سے پہلے اتری ہیں کتابیں اور ایمان
لائے نمازوں کے قائم رکھنے والوں پر اور دینے والے زکوٰۃ کے اور ایمان لانے والے خدا تعالیٰ پر
اور آخرت کے دن پر سو اُن لوگوں کو جلد دیوینگے ہم بڑا ثواب إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ
وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ
وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ۔ بیشک ہمنے وحی بھیجی تیری
طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ وحی بھیجی ہمنے نوح نبی کی طرف اور طرف اور نبیوں کی جیسے حضرت ہود
اور صالح اور شعیب علیہم السلام کی طرف حضرت نوح کے بعد اور وحی بھیجی ہمنے طرف ابراہیم کے اور اسمعیل کے
اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور یعقوب کی اولاد کی اور طرف عیسیٰ کے اور ایوب کے اور یونس اور ہارون کے
اور سلیمان کے اور دی ہمنے داؤد کو کتاب زبور وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا
لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا اور کتنے پیغمبر جو احوال سنایا ہمنے تجھکو اس قرآن میں پہلے اس سے جو مذکور
ہوا اور کتنے پیغمبر جو اُنکا احوال نہیں سنایا تجھکو ہمنے اور کلام کیا خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کہنی تعلیم کی

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝
اور کئی پیغمبر خوشی سُنانیوالے ایمان لانیوالے کو اور ڈرانیوالے کافرون کو اور منافقون کو بھیجے بھیجنے تو نرہے
لوگون کو خدا تعالی پر حجت الزام کے بعد پیغمبرون کے بھیجنے کے اور خدا تعالی زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا ۔
**فائدہ** یعنی لوگون کو قیامت کے دن اس بات کہنے کی جگہہ نرہے کہ ہمکو تیری مرضی اور غیر مرضی معلوم نتھی
اگر جانتے ہم کہ اس راہ اور اس دین مین تیری خوشی ہے تو ہم وہی کرتے سو اسواسطے پیغمبرون کو معجزے دیکر بھیجا
تو راہ سیدھی جسمین خدا تعالی کی خوشی ہے اور بندون کی نجات ہے وہ راہ بتاوین ۔ **فائدہ** قریش کے
سردارون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمنے علماے یہود سے پوچھا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو
دعوی پیغمبری کا کرتا ہے کچھ تمہاری کتاب مین بھی لکھا ہے اور انھون نے جواب دیا کہ ہم انہے نہین پہچانتے اور ذکر انکا
توریت مین نہین ۔ اتنے مین وہ علماے یہود بھی آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہین قسم دیکر پوچھا کہ
سچ کہو وہ منکر ہوئے اور کہا ہم کچھ نشانی نہین پاتے تیرے پیغمبر ہونے پر تب یہ آیت اتری کہ یہ گواہی نہین دیتے ۔
لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْہَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْہَدُوْنَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا ۝
لیکن خدا تعالی گواہی دیتا ہے اسپر کہ بھیجا تجھکو قرآن جو نازل ہوا ہے تیری پیغمبری پر سو تجھپر بھیجا قرآن کو ساتھ علم اپنے کے اور فرشتے
گواہ ہین تیری پیغمبری پر اور بس ہے خدا تعالی گواہ ۔ **فائدہ** یعنی ہر پیغمبر کو وحی آتی رہی ہے کچھ نئی بات نہین پر اس
قرآن مین خدا تعالی نے اپنا خاص علم اتارا ۔ خدا تعالی اس حق کو ظاہر کر دیویگا جیسے کہ یہ ظاہر ہوا کہ جسقدر ہدایت لوگون کو
اس پیغمبر رسول اور کسی امی سے نہین ہوئی ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا
ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ بیشک وہ لوگ جنھون نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچ نجانا اور پھیرا خدا تعالی کی راہ سے تحقیق وہ دور پڑے
سیدھی راہ سے گمراہی مین ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ وَلَا لِیَہْدِیَہُمْ طَرِیْقًا
بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور ستم کیا جنھون نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ نجانا انہین خدا تعالی نہین بخشیگا انکو ورنہ انکو راہ دکھاویگا
نجات کی جو عذاب سے بچاوین اِلَّا طَرِیْقَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ۝ مگر راہ دوزخ
کی انکو دکھاویگا ہمیشہ پڑے رہینگے دوزخ مین اور ہے یہ خدا تعالی پر بہت آسان ۔ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ
بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ
اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝ اے لوگو بیشک آیا تمہارے پاس بھیجا ہوا خدا تعالی کا ٹھیک اور سچی بات لیکر تمہارے پروردگار کے پاس سے پس ایمان لاؤ
اسپر جو بہت اچھا ہے تمکو یہ اور اگر نمانوگے تو پس بیشک خدا تعالی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور ہے خدا تعالی جاننے والا سب
احوال کا اور مضبوط کام کرنیوالا ۔ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ اے یہودیو اور
نصرانیو زیادتی مکرو اور حد سے نہ نکلو اپنے دین کی باتون مین اور مت کہو خدا تعالی پر سوائے سچی بات کے اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ

رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ مسیح جو ہے عیسی بیٹا مریم کا ہی علیہما السلام بھیجا ہوا
خدا تعالی کا ہی اور اسکا کلام ہی جو ڈالدیا مریم کی طرف اور عیسی علیہ السلام ہی روح خدا تعالی کے پاس کی خاص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ ۣ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ پھر مانو خدا تعالی کو بے شریک بے نظیر اور فرزند اور بے زن اور اسکے سب پیغمبرن
اور مت کہو کہ تین خدا ہین جو یہ بہت برا ہی اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ
لَهٗ وَلَدٌ باز آؤ اور چھوڑو اس بات کو جو یہ بھلائی ہی تمہارے واسطے مقرر خدا تعالی ایک ہی معبود درست ہی پاک ہی ذات اسکی اس سے
اور نہین ہی لائق اسکے جو اس سے اولاد ہو یا عورت ہو لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰي بِاللّٰهِ وَكِيْلًا
اسی کا مال ہی جو کچھ کہ ہی آسمانون مین اور جو کچھ کہ ہی زمین مین اور بس ہی خدا تعالی کام بنانیوالا ۔ **فائدہ** یہ خطاب
نصرانیون کی طرف ہی جو وہ کہتے ہین کہ خدا تین ہین ایک خدا دوسرے عیسی تیسری مریم یہ ان تینون کو وہ خدا کہتے ہین سو خدا تعالی
فرماتا ہی کہ اس بات سے باز آؤ اور توبہ کرو اور لازم ہی کہ دین کی باتون مین مبالغہ نکرے اگر کسی شخص سے اعتقاد ہو تو اسکی تعریف مین حد سے
نہ بڑہے جتنی بات تحقیق ہو اس سے زیادہ نکہے اور لائق نہین خدا تعالی کے جو اس سے بیٹا صلبی پیدا ہو تم اپنا سا قیاس خدا تعالی پر کرو
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ہرگز عیب اور عار نہین رکھتا مسیح علیہ السلام وہ کہ ہووے بندہ خدا تعالی کا
اور نہ فرشتے نزدیکی عیب رکھتے ہین اسکی بندگی سے اور جو کوئی عیب اور غیرت کہے اسکی بندگی سے اور تکبری کرے سو خدا تعالی جمع کریگا
ان سبکو اپنے پاس قیامت کے دن اور بدلا لیویگا ہر ایک سے غرور اور تکبر کا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے انہون نے نیک کام پھر پورا
دیویگا خدا تعالی انکو بدلہ انکے کامون کا اور زیادہ دیویگا ثواب انکو اپنے فضل سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا
فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا اور لیکن وہ لوگ جو عیب اور ننگ رکھتے ہین اور تکبری کرتے ہین خدا تعالی کی فرمانبرداری سے
پھر عذاب کریگا خدا تعالی انپر عذاب بڑا دکھ دینے والا وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ پاوینگے
اپنے واسطے سوا خدا تعالی کے کوئی حمایتی اور نکوئی مدد کرنیوالا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا اے لوگو مقرر آئی تمہارے پاس حجت اور دلیل اور سند تمہارے پروردگار کے پاس سے
اور اتاری ہی ہمنے روشنی یعنی قرآن شریف تمکو صاف فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ
فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا پھر وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالی پر اور پکڑا ساتھ قرآن کے یعنی اسپر
عمل کیا پھر انکو داخل کریگا خدا تعالی اپنی رحمت مین اور فضل مین اور راہ دکھاویگا انکو اپنی طرف سیدھی راہ يَسْتَفْتُوْنَكَ
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ حکم چاہتے ہین اور پوچھتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلالہ کی میراث کا
کلالہ اسے کہتے ہین کہ جسکے بیٹا اور باپ نہو جو اصل وارث ہی ہین تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ خدا تعالی فرماتا ہے اور

تمہارا ... تو گمراہ نہو تم اور خدا تعالی سب چیزون سے واقف ہی اور سب کچھ جانتا ہی ۔ **فائدہ** کلالہ کے معنے اوپر ذکر ہوئے اور ضعیف یہان فرمایا سکو ... جسکے
باپ اور بیٹا نہین کہ اصل وارث یہی ہین تو اسوقت سگے بھائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہی اور اگر سگے نہون تو یہی حکم سوتیلون کا ہی ایک بہن ہو تو آدہا اور دو بہن ہون تو

# اطلاع

حضرات اہل ایمان
و عاشقان تفسیر کلام رحمان و
واعظان خوش الحان و صاحبان مطابع و سوداگران
ذی شان کو مژدہ صحت افزا و راحت فزا ہو کہ یہ تفسیر بے نظیر لائق
و قابل شنید مفید ہر برنا و پیر مصنفہ حضرت زبدۃ المحققین و عمدۃ المفسرین
جناب مولانا شاہ **عبد القادر** صاحب محدث خلف مولانا حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ - عالموں کو علامہ بناتی ہے اور جاہلوں کو علم سکھاتی
ہے - ہر شخص حسب استعداد اس سے فیضیاب اور ہدایت حاصل کر سکتا ہے - زبان ایسی شستہ
اور صاف ہے کہ بچے اور عورتوں کو بھی اس کی تلاوت میں تامل نہیں - خوبی یہ ہے کہ سخت سے سخت
مضامین کو سہل عبارت میں بیان کیا ہے - شکر ہے کہ بار اول ہاتھوں ہاتھ ہدیہ ہو گئیں - ❊ ❊ ❊
اب بار ثانی کا موقعہ نصیب ہوا - اور بصرف زر کثیر مطبع خادم الاسلام دہلی میں طبع ہوئی - اور
رجسٹری باقاعدہ کرائی گئی - کوئی صاحب بلا اجازت ہرگز قصد طبع نہ کریں - ہاں جس قدر نسخہ
مطلوب ہوں - عالم خاں صاحب حافظ محمد ابراہیم صاحب کوچہ نتواں متصل باغ سرکاری
زیر گھنٹہ گھر یا منصرم مطبع خادم الاسلام دہلی کٹڑہ غلام محمد خاں بازار لال چاہ سے
نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرماویں - تاجرانہ نرخ بذریعہ خط و کتابت طے
ہو سکتا ہے - قیمت کامل تفسیر بہت مناسب للعہ ❊

**المشتہر**

منشی محمود مرزا خاں ترکمانی قادری منصرم
مطبع خادم الاسلام دہلی ❊

## تفسیر موضح القرآن

بالکل تیار ہے